آپ کا اپنا اخبار • بے باک آواز

روزنامہ

ہماری دُنیا

نئی دہلی

Daily HAMARI DUNIYA Delhi

R.N.I.No.DELURD/2013/51658 | Vol.12 , Issue. 246 Tuesday , 20 May 2025 | www.hamariduniyanews.com E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com | قیمت: 2:00 روپے | صفحات: 8 | منگل/20 مئی 2025ء، بمطابق/21 ذی قعدہ 1446ھ

پروفیسر خان کی گرفتاری نے بی جے پی کو کیا بے نقاب

حمایت کا مطلب یہ نہیں کہ حکومت سے سوال نہیں کر سکتے: کھڑگے

نئی دہلی: پہلگام دہشت گردانہ حملہ اور 'آپریشن سندور' کے بعد اب ان لوگوں کے خلاف بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں کارروائی ہو رہی ہے، جنہوں نے حکومت سے سوال کیا۔ اس فہرست میں پروفیسر علی خان محمود آباد کا نام بھی شامل ہو گیا ہے۔ آپریشن سندور پر جیسے ہی پروفیسر علی خان محمود آباد نے بیان دیا، ان کے خلاف پہلے تو ایف آئی آر درج کی گئی اور اس کے بعد انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ بڑی تعداد میں پروفیسر علی خان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ کیا حکومت سے سوال پوچھنا بھی جرم ہے؟ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے پروفیسر علی خان محمود آباد کی گرفتاری پر سوال اٹھاتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''انڈین نیشنل کانگریس ہمیشہ اپنے مسلح افواج، بیوروکریسی، ماہرین تعلیم، دانشوروں اور ان کے خاندانوں کے ساتھ کھڑی رہی ہے۔ میں کسی بھی شخص کے کردار کشی، بدنامی، ٹرولنگ، ہراساں کرنے اور غیر قانونی طور پر کی گئی گرفتاری اور کسی بھی کاروباری ادارے کی توڑ پھوڑ کی مذمت کرتا ہوں، خواہ وہ سماج دشمن عناصر کے ذریعہ ہو یا سرکاری ریاستی مشنری کے ذریعہ۔'' کھڑگے کے مطابق اشوکا یونیورسٹی کے پروفیسر علی خان محمود آبادی کی گرفتاری سے پتہ چلتا ہے کہ بی جے پی کسی بھی رائے سے کتنی خوف زدہ ہے جو اسے پسند نہیں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''یہ ایک سلسلہ وار ردعمل کا نتیجہ ہے، جو ہمارے شہید بحریہ افسر کی غمزدہ بیوہ، ہمارے خارجہ سکریٹری اور ان کی بیٹی کو نشانہ بنانے اور بی جے پی کے ایک وزیر کے ذریعہ ہندوستانی فوج میں خدمات انجام دے رہی ایک کرنل کے لیے کی گئی قابل مذمت تذلیل آمیز تبصرے سے شروع ہوئی۔'' کانگریس قومی صدر نے مزید کہا کہ ''مسلح افواج کے خلاف نفرت انگیز بیان دینے والے اپنے ہی مدھیہ پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر کو برخاست کرنے کے بجائے، بی جے پی-آر ایس ایس یہ کہانی گھڑنے میں لگے ہیں کہ جو کوئی بھی اکثریت کی نمائندگی کرتا ہے، حکومت سے سوال کرتا ہے یا قوم کی خدمت میں اپنا پیشہ ورانہ فرض ادا کرتا ہے، اس کے وجود کے لیے خطرہ ہے۔'' کھڑگے کے مطابق مسلح افواج اور حکومت کی حمایت کا یہ مطلب نہیں کہ ہم حکومت سے سوال نہیں کر سکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''کانگریس پارٹی کے لیے قومی اتحاد سب سے بڑھ کر ہے، لیکن بی جے پی کو اس وہم میں نہیں رہنا چاہیے کہ وہ حالیہ واقعات کی آڑ میں آمریت کو فروغ دے سکتی ہے۔ جمہوریت کو مضبوط ہونا چاہیے۔''

دوسری جانب سپریم کورٹ نے پیر (19 مئی) کو علی خان محمود آباد کی عرضی پر سماعت کرنے کے لیے راضی ہو گئی ہے۔ سی جے آئی بی آر گوئی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح کی بنچ نے ایسوسی ایٹ پروفیسر کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل کپل سبل کے دلائل پر غور کیا اور کہا کہ عرضی کو منگل یا بدھ کو سماعت کے لیے درج کیا جائے گا۔

کپل سبل نے کہا کہ ''انہیں حب الوطنی پر مبنی بیان کے لیے گرفتار کیا گیا ہے، براہ کرم اسے آج درج کریں۔'' اس پر سی جے آئی نے کہا کہ ''براہ کرم اسے کل یا پرسوں کے لیے درج کیا جائے۔'' علی خان محمود آباد ہریانہ کی اشوکا یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ وہ ڈیپارٹمنٹ آف پولیٹیکل سائنس کے ہیڈ ہیں۔

بچوں کی تعلیم و تربیت بیحد ضروری: محمد احمد

فیض عام اسکول امرڈوبھا میں طلبہ کا سالانہ پروگرام، طلبہ اور طالبات کو دیے گیے انعامات

دھن گھٹا سنت کبیر نگر (عقیل احمد خان) امرڈوبھا میں واقع فیض عام اسکول میں سالانہ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں اسکول کے ٹاپر بچوں کو انعامات دیکر حوصلہ افزائی کی گئی۔

اسکول منیجر سینیئر لیڈر محمد اسحاق انصاری نے سبھی کارجین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ سبھی طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں والدین اپنے بچوں کے ساتھ موجود رہے۔

اس موقع پر مہمان خصوصی محمد احمد نمائندہ ضلع پنچایت ممبر بچوں کی تعلیم و تربیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی پسماندگی کی خاص وجہ تعلیم سے دوری ہے۔ جبکہ سبھی جانتے ہیں کی تعلیم ترقی کی کنجی ہے۔ سبھی موجود لوگ عہد کریں کی اسجد احمد، شمیم احمد خاص طور پر موجود رہے۔ اسکول کے پروگرام میں بچوں نے آدھی روٹی کھائیں بچوں کو ضرور پڑھائیں، والدین استاد کے ادب احترام عزت تعلیم کی اہمیت افادیت، زنک فوڈ اور موبائل کے نقصانات وغیرہ موضوع پر قیمتی اور مفید پروگرام پیش کر موجود لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دیجئے۔ علم کی روشنی گھر گھر عام کریں۔ اس موقع پر جاوید احمد انصاری، ظہیر الدین انصاری، شبیر احمد، ظفیر علی کرخی، عبدالسلام انصاری، عبداللہ، مولانا اختر، ریاض الدین، حاجی محمد نعیم، پرنسپل

مدرسہ ناصر العلوم پوربناں منصور میں دو بچوں نے کیا حفظ قرآن مکمل

دھن گھٹا سنت کبیر نگر (عقیل احمد خان) پوربناں منصور ضلع سنت کبیر نگر کی جامع مسجد میں تکمیل حفظ قرآن کریم کا ایک عظیم الشان پروگرام منعقد ہوا جس میں بچوں کے سروں پر دستار باندھ کر اعزاز و اکرام سے نوازا گیا پروگرام کی صدارت مولانا معشوق احمد مظاہری جنرل سیکریٹری جمعیت علماء سنت کبیر نگر اور سرپرستی مولانا عبدالسلام ندوی ناظم مدرسہ ناصر العلوم پوربناں منصور نے کی جب کی نظامت کے فرائض شعبہ حفظ کے استاذ حافظ محمد عارف ندوی نے انجام دیا نعت نبی کا ترانہ متعلم محمد احتشام نے گنگنایا محمد یاسر بن حافظ محمد یاسین اور زبیر احمد بن شمس الضحیٰ نے تمام مہمانوں کے سامنے قرآن کریم مکمل کر کے خوب دعائیں لیں صدر جلسہ مولانا معشوق احمد مظاہری نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کریم اللہ کی وہ بے مثال اور لازوال کتاب ہے جو اپنے زمانہ نزول سے قیامت تک معجزہ کے طور پر باقی رہے گا اس کا ایک ایک حرف سچا اور مفید ہے اس کا پڑھنا پڑھانا اور مدارس و مکاتب سے کثرت کے ساتھ حفاظ کا فارغ ہونا بھی ایک معجزہ ہے، قرآن ان تمام لوگوں کیلئے سرچشمۂ ہدایت نسخۂ حیات اور نسخۂ کیمیا ہے جو اس کے احکام پر عمل کرنے والے ہوں، تقویٰ و خوف ان کے اندر ہو اور ایمان بالغیب رکھتے ہوں، مولانا نے مزید کہا کہ اس کے ایک ایک حرف پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں سمجھ کر پڑھنے والوں کے لئے زیادہ اجر ہے بغیر سمجھ کر پڑھنا بھی ثواب سے خالی نہیں ہے مولانا نے کہا قرآن مجید پر اعتراض اور اس پر تنقید کرنے والے فاسق و فاجر ہوتے ہیں ہدایت ان کے لئے مقدر نہیں ہوتی ہے کیونکہ قرآن کریم متقیوں کے لئے ہدایت والی کتاب ہے خوش نصیب ہیں وہ والدین جنھوں نے قرآن کریم سے محبت کرتے ہوئے اپنے بچوں کے لئے قرآن کی تعلیم کو پسند کیا، مبارک باد کے مستحق ہیں وہ طلبہ جنھوں نے اپنے سینوں میں قرآن کو محفوظ کرلیا ان سب کے لئے دنیا میں بھی کامیابی اور عزت ہے اور آخرت میں بھی ان کا مقام بلند ہوگا عزت کا تاج ان کے اور ان کے والدین کے سروں پر روشن و تابناک ہوگا۔ اس موقع مفتی محمد عاصم ندوی، مولانا فصیح الدین قاسمی، مولانا عبدالمنان، مولانا مزمل حسین، حافظ امیر اللہ ندوی، حافظ محمد یسن، شمس الضحیٰ، شکیل احمد، شمیم احمد، مولانا فیاض احمد، محمد انظر، علی احمد وغیرہ خاص طور پر موجود رہے۔

آپریشن سیندور سے مودی کی مقبولیت میں اضافہ: سروے

نئی دہلی: آپریشن سیندور کے بعد عوام کا اعتماد ہندوستانی فوج اور حکومت پر مزید مضبوط ہوا ہے۔ اس کارروائی کے تحت پاکستان اور دہشت گروں کے خلاف کی گئی کارروائی کے باعث نہ صرف وزیر اعظم نریندر مودی ایک بار پھر ایک مضبوط رہنما کے طور پر ابھرے ہیں، بلکہ انہوں نے راہل گاندھی، اروند کیجریوال اور ممتا بنرجی جیسے دیگر رہنماؤں کو فہرست میں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس بات کی تصدیق آئی اے این ایس میٹرائز کے حالیہ سروے میں ہوئی ہے۔

9 مئی سے 15 مئی 2025 کے درمیان کیے گئے آئی اے این ایس میٹرائز سروے میں عوام سے سوال کیا گیا کہ آپریشن سیندور کے تحت کی گئی کارروائی کے تناظر میں کون سا ہندوستانی رہنما پاکستان کو سبق سکھانے کے لیے سب سے زیادہ اہل ہے؟ اس پر وزیر اعظم نریندر مودی کو سب سے زیادہ حمایت ملی۔ 70 فیصد لوگوں کا ماننا ہے کہ نریندر مودی اس کام کے لیے سب سے زیادہ اہل ہیں۔ اس کے بعد راہل گاندھی کا نمبر آتا ہے جنہیں صرف 5 فیصد عوامی حمایت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد اسد الدین اویسی کو 4 فیصد، ساجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کو 3 فیصد، عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال کو 2 فیصد، ٹی ایم سی سربراہ اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو 2 فیصد، ڈی ایم کے کے سربراہ اور تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کو 1 فیصد، بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو 1 فیصد، آر جے ڈی کے رہنما تیجسوی یادو کو 1 فیصد، کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے کو 1 فیصد، بیجو جنتا دل کے صدر نوین پٹنائک کو 1 فیصد، دیگر کو 1 فیصد، اور 8 فیصد لوگوں نے کہا کہ انہیں معلوم نہیں یا وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ آپریشن سیندور نے وزیر اعظم مودی کی عالمی ساکھ کو مزید مضبوط کیا سروے کے مطابق 69 فیصد لوگوں کا کہنا ہے کہ اس آپریشن نے وزیر اعظم مودی کی عالمی ساکھ کو اور مضبوط کیا ہے، جب کہ 26 فیصد کا کہنا ہے کہ ان کی شبیہ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ 5 فیصد لوگ اس بارے میں غیر یقینی کا شکار ہیں۔ آپریشن سیندور کے بعد وزیر اعظم مودی کی مقبولیت کے حوالے سے 74 فیصد عوام نے کہا کہ ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔

وزیر اعلیٰ سدرامیا 20 رمئی کو ہوسپیٹ پہنچیں گے

بیدر۔ 19 رمئی (محمد یوسف رحیم بیدری) وزیر اعلیٰ سدرامیا 20 مئی کو ہوسپیٹ شہر پہنچیں گے اور محکمہ ریونیو اور وجے نگر ضلع انتظامیہ کے زیر اہتمام کرناٹک ترقیاتی ہدف پروگرام کی صدارت کریں گے اور کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ وہ بنگلورو کے ایچ اے ایل ہوائی اڈے سے صبح 9 بجے خصوصی پرواز کے ذریعے روانہ ہوں گے اور صبح 9.50 بجے بیلاری ضلع کے تورنگلی میں جندال ہوائی پٹی پر پہنچیں گے۔ وہ صبح 11.15 بجے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جندال ہوائی پٹی سے روانہ ہوں گے اور صبح 11.30 بجے ہوسپیٹ شہر کے بھٹر ہلی انجنیا سوامی مندر کے احاطے میں ہیلی پیڈ پر اتریں گے۔ بعد ازاں کرناٹکا ترقیاتی ہدف پروگرام کی صدارت کریں گے، جو کہ محکمہ محصولات اور وجے نگر ضلع انتظامیہ کی جانب سے شہر کے ضلع اسٹیڈیم میں منعقد کیا جائے گا، جس میں دو سال کی عوامی کامیابیوں، مزید عوامی خدمت کا عہد، اور ایک لاکھ خاندانوں کو ندی کینڈر کے حق پتر دے جائیں گے۔ سہ پہر 3 بجے، وہ 15:03 پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے بھٹر ہلی انجنیا سوامی مندر کے ہیلی پیڈ پر پہنچیں گے اور ایک خصوصی پرواز کے ذریعہ 30B کو خصوصی طیارے ایچ اے ایل طیارے کے ایچ اے ایل پہنچیں گے۔

خاندانی ماحول سے باہر اکٹھے رہنا سیکھیں گے

میرٹھ (دہرادون) شری سوربھ تھپلیال اور ڈاکٹر ایس فاروق نے اتراکھنڈ اسٹیٹ چائلڈ ویلفیئر کونسل کے زیر اہتمام پانچ روزہ ریاستی سطح کے ایک ساتھ جینا سیکھیں کیمپ 2025 کا افتتاح کیا۔ پروگرام کا افتتاح مہمان خصوصی ڈاکٹر ایس فاروق اور سابق آئی جی شری ایس ایس کوٹھیال نے شمع روشن کر کے کیا۔ سرسوتی وندنا کے ساتھ چراغ اس موقع پر مہمان خصوصی سوربھ تھپلیال نے بچپن سے لے کر طالب علمی تک کی اپنی یادیں تازہ کیں اور بچوں پر زور دیا کہ وہ ان کے بارے میں غیر دوستانہ محسوس کریں۔ آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہر بچے کو اپنا مقصد خود طے کرنا چاہیے اور اس کے لیے سب سے پہلے ایک صحت مند بنیاد رکھنا ہوگی۔ آپ کو اپنے اردگرد کے ماحول کو یعنی ایک اچھا ساتھی بنانا ہوگا، مطالعہ کے تسلسل اور اعتماد کے احساس کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔ شری تھپلیال نے اسکارٹس اساتذہ سے جو ان کے ساتھ آئے تھے اس نیک مقصد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔ سکریٹری جنرل محترمہ پشپا مانس نے کیمپرز کو کونسل کے مقاصد اور سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ مختلف اضلاع کے بچوں نے اپنے اپنے علاقوں کے روایتی لوک گیت اور لوک رقص پیش کئے۔

کیمپ کا انعقاد کرتے ہوئے جوائنٹ سکریٹری کملیشور پرساد بھٹ نے کہا کہ اس سال ریاست کے تمام اضلاع نے کیمپوں میں اپنی موجودگی درج کرائی ہے۔ کیمپ میں 30 لڑکے، 54 لڑکیاں اور 25 اسکارٹ اساتذہ سمیت کل 109 کیمپرز حصہ لے رہے ہیں۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر ایس فاروق نے اپنے شناسا انداز میں اپنی شیریں شاعری سے بچوں کو محظوظ کیا۔ ڈاکٹر فاروق نے بچوں کی صفائی پر خصوصی توجہ دینے کی بھی تلقین کی۔ انہوں نے تمام بچوں کو گرمی سے بچتے ہوئے الرٹ رہنے کی ہدایت بھی کی۔ تمام بچوں کو مشروبات اور دیگر ادویات بھی فراہم کی گئیں۔ سابق آئی جی ایس ایس کوٹھیال نے بچوں سے کہا کہ وہ نظم و ضبط میں رہ کر اپنا مستقبل سنواریں۔ انہوں نے کہا کہ والدین اور اساتذہ کے ساتھ ساتھ بڑوں کا احترام کرتے ہوئے اپنی پڑھائی کرتے رہیں تب ہی آپ کو صحیح سمت ملے گی۔ پریشد کے سینئر نائب صدر جگدیش بابلا نے اپنے خطاب میں بچوں سے کہا کہ وہ صفائی پر خصوصی توجہ دیں۔ جنرل سکریٹری پشپا مانس نے کہا کہ کونسل کے بال بھون میں 19 مئی 2025 سے 23 مئی 2025 تک منعقد ہونے والے اس کیمپ کے ذریعے ریاست کے ضرورت مند اور پسماندہ افراد کو فائدہ پہنچے گا۔ بچے خاندانی طرز زندگی سے دور رہ سکتے ہیں اور مقامی بولیوں اور رسم و رواج کا باہمی بھائی چارہ اور ریاست کی ثقافتی ثقافت کے ساتھ تبادلہ کر سکتے ہیں۔ ورثے کو زندہ رکھنے کا پیغام بھی دیں گے۔ اس دوران روزانہ یوگا پروگرام، علاقائی زبانوں میں لوک گیت اور لوک رقص، روایتی کھیل، مضمون نویسی اور لکھنے کی اہلیت کے لیے جنرل نالج کے مقابلے کے ساتھ ساتھ ماحول سے چھٹکارا پانے کے لیے ماہرین کی جانب سے بچوں کے لیے ذہنی دباؤ کاؤنسلنگ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ دیہی علاقوں سے آنے والے بچوں کے بارے میں معلومات کے لیے وہ ریاستی ہیڈ کوارٹرز آئی ایم اے، ایف آر آئی اور دیگر سیاحتی مقامات کے اہم تاریخی ورثے کا دورہ کریں۔ ایک سیر و تفریح کا اہتمام کیا جائے گا، ساتھ ہی خصوصی شناخت رکھنے والی شخصیات کے ساتھ بچوں کی ملاقات کی بھی تجویز ہے۔ کیمپ میں ریاست کے ہر ضلع سے 6-6 حصہ لینے والے بچے اور اسکارٹ ٹیچرز/اساتذہ کو ان کے سرپرست کے طور پر شامل کیا گیا ہے، جن کے سفری اخراجات کھانے کے ساتھ برداشت کیے جاتے ہیں۔ اور کونسل کی طرف سے بال بھون میں مفت رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ جنرل سکریٹری محترمہ پشپا مانس نے کیمپ میں موجود بچوں اور ان کے ساتھ آنے والے اسکارٹس کی نفسیاتی طور پر کونسلنگ کی۔ تقریباً ایک گھنٹے تک بچوں کے ساتھ بحث میں بہت سے سوالات پوچھے گئے اور انہیں حل بھی کیا گیا۔ کیمپ میں راجیو گاندھی نوودیا ودیالیہ کی پرنسپل محترمہ سنیتا بھٹ نے بچوں کو بچوں کے جنسی استحصال اور گڈ ٹچ-بیڈ ٹچ کے بارے میں معلومات دیں۔ ٹپس بھی دی گئیں تاکہ بچے سائنسی سرگرمیوں کو جدید تعلیم میں ضم کر سکیں۔ سینئر سائنسدان وی کے ڈوول نے ویدک ریاضی پر لیکچر دیا اور بچوں میں ریاضی میں دلچسپی پیدا کی۔ ڈوول نے پیچیدہ سوالات کے آسان حل بھی بتائے۔

آپریشن سندور کی کامیابی بھارت کی عزت نفس اور خودمختاری کی علامت

نئی دہلی: دہلی کے وزیر داخلہ آشیش سود نے کہا کہ آپریشن سندور کی کامیابی ہندوستان کی عزت نفس اور خودمختاری کی علامت ہے۔ آج آشیش سود کی قیادت میں جنگ پوری اسمبلی حلقہ میں ڈابری پولیس اسٹیشن سے قدیمی مارکیٹ (C4G) تک ترنگا یاترا نکالی گئی۔ یہ بات انہوں نے اس دوران کہی۔ کئی آر ڈبلیو اے، مندر کمیٹیاں، گرودوارہ مینجمنٹ، جنک پوری اسمبلی کے مارکیٹ ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے ساتھ ساتھ سماجی تنظیموں سے وابستہ شہریوں نے بھی ترنگا یاترا میں بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اپنے ہاتھوں میں ترنگا جھنڈے اٹھائے ہوئے، ترنگا یاترا کے لیے جمع ہونے والی بڑی بھیڑ نے پورے راستے بھارت ماتا کی جئے کے نعرے لگائے۔ آشیش سود نے بھارتی مسلح افواج کی بہادری کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی ترنگا یاترا کے اختتام کے بعد کہا کہ 'آپریشن سندور' کے دوران بھارتی فوج نے اپنی بہادری اور عزم سے پاکستان کو شکست دی تھی۔ آج نہ صرف اہل وطن بلکہ پوری دنیا جانتی ہے کہ پاکستان میں مہابل پور، سرگودھا، راولپنڈی سے لاہور تک انتہائی درستگی اور بالکل درست حساب کتاب کے ساتھ ہماری افواج نے مل کر دشمن کی ملٹری اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ ساتھ ان کے بہت سے اہم فوجی اڈوں کو ہمیشہ کے لیے تباہ کر دیا ہے۔ یہ کامیابی ہمارے نامور وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے، جن کے پاس مضبوط سیاسی ارادہ ہے۔ ہندوستانی فوج نے ملک پر دشمن کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا ہے اور ایسا بدلہ لیا ہے کہ دہشت گردی کے آقا گھبرا گئے ہیں۔ آج ہم سب ترنگا یاترا نکال کر ہندوستانی فوج کی طاقت کا جشن منا رہے ہیں۔ سود نے کہا کہ آپریشن سندور بھارت کی عزت نفس اور خودمختاری کی علامت ہے۔ جس لگن اور بہادری کے ساتھ ہمارے بہادر سپاہی ملکی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں وہ ہر شہری کے لیے باعث فخر اور باعث ترغیب ہے۔ یہ یاترا ان بہادر سپاہیوں کو ہمارا سلام ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دور دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کی فیصلہ کن پالیسی اور آپریشن سندور کی کامیابی کا جشن ہے جس نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک نیا سنگ میل قائم کیا ہے۔ آپریشن سندور دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کے سخت ردعمل کے ساتھ ساتھ قوم کے اتحاد، سالمیت اور قومی سلامتی کے تئیں ہماری غیر متزلزل عزم کی علامت ہے۔

ریکھا دہلی کی ترقی کے معاملے پر جھوٹے بیان دے رہی ہیں: یادو

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے ریاست کی سابقہ حکومتوں کے بارے میں وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے بیان کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ وہ قومی دارالحکومت کی ترقی کے معاملے پر غلط بیانات دے رہی ہیں۔ مسٹر یادو نے یہ بات وزیر اعلیٰ کے اس بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ گزشتہ 27 سالوں میں ریاست کی سابقہ حکومتوں نے دہلی کے حالات کو خراب کر دیا ہے۔ انہوں نے پیر کو یہاں میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ ان کا یہ بیان بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈروں کے بیانات کی لفظی نقل ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ ملک میں 70 سالوں میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسز گپتا کی طرف سے دہلی میں کانگریس کے 15 سال کے دور میں ہوئی ترقی کو نظر انداز کرنے کا جو بیان دیا گیا ہے وہ پوری طرح سے غیر ذمہ دارانہ ہے اور کام نہ کرنے کے ان کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔ مسٹر یادو نے عام آدمی پارٹی (اے اے پی) پر بھی حملہ کیا اور کہا کہ دہلی کی حالت گزشتہ 11-12 سالوں میں خراب ہوئی ہے، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دہلی بے روزگاری اور مہنگائی سے دوچار ہے، جس کے لیے آپ کے ساتھ ساتھ بی جے پی بھی برابر کی ذمہ دار ہے کیونکہ 2014 سے مرکز میں بی جے پی حکومت کر رہی ہے۔

جنرل چوہان نے سورت گڑھ ملٹری اسٹیشن اور نلیا ایئربیس کا دورہ کیا

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان نے پیر کو تزویراتی لحاظ سے اہم سورت گڑھ ملٹری اسٹیشن اور نلیا ایئر فورس اسٹیشن کا دورہ کیا اور مسلح افواج کے مورال کو بڑھانے کے لیے صورتحال کا جائزہ لیا۔ وزارت دفاع نے کہا کہ جنرل چوہان نے فوجیوں کے ساتھ بات چیت کی اور ابھرتے ہوئے سیکورٹی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے آپریشنل تیاری اور چوکسی کی اہمیت پر زور دیا۔

انہوں نے فورسز کی آپریشنل تیاریوں اور بلند حوصلے کو سراہا اور مستقبل کے خطرات کا موثر جواب دینے کی ان کی صلاحیت پر اعتماد کا اظہار کیا۔ ان کے ساتھ آرمی کمانڈر ساؤتھ ویسٹرن کمانڈ لیفٹیننٹ جنرل منجندر سنگھ اور ایئر آفیسر کمانڈنگ ان چیف ساؤتھ ویسٹرن ایئر کمانڈ ایئر مارشل ناگیش کپور بھی تھے۔ انہیں آپریشن سندور کے دوران تعینات جدید ترین اور مضبوط فضائی دفاعی نظام کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ جنرل چوہان نے سینئر فوجی کمانڈروں کے ساتھ اسٹریٹجک بات چیت بھی کی۔ انہوں نے آپریشن کے فعال مرحلے کے دوران فوجیوں کی غیر معمولی بہادری اور پیشہ ورانہ رویے کو سراہا۔ دشمن کی جانب سے سیکورٹی کو پامال کرنے کی متعدد کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے فوجیوں کی بے لوث لگن، سراسر ہمت اور عزم کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ اعلیٰ ترین معیارات کو برقرار رکھتے ہیں۔ جنرل چوہان نے فیصلہ کن قوت کے ساتھ کسی بھی چیلنج کا جواب دینے کے لیے ہمیشہ تیار رہنے کی ضرورت پر زور دیا۔

بھارت کی مسلم دانشور برادری کی جانب سے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کی حمایت

نئی دہلی، 19 مئی (دس)۔

بھارت کی وقف املاک مساجد، قبرستان، مدارس، درگاہیں اور دیگر غیر منقولہ اثاثے جو عوامی فلاح کیلئے وقف کیے گئے، عرصہ دراز سے بدانتظامی، مقدمات اور بے ضابطگیوں کا شکار رہی ہیں۔ وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 ایک منظم حل پیش کرتا ہے جو شفافیت، جوابدہی اور عوامی مفاد کو اولین حیثیت دیتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار آج پریس کلب آف انڈیا میں منعقد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسلم دانشوروں نے کیا۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر ریاست اور مرکز کے زیر انتظام علاقہ 18 ماہ کے اندر تمام وقف غیر منقولہ املاک کے جیو ٹیگ شدہ ریکارڈ، نقشے اور عمارتوں کی تفصیل جی آئی ایس پورٹل پر اپ لوڈ کرے گا۔ اس سے ''بے نامی'' یا دوہرے اندراجات کا خاتمہ ہوگا اور ہر شہری کسی بھی جائیداد کی حیثیت کی تصدیق کر سکے گا۔ جن اوقاف کی سالانہ آمدنی 100 کروڑ روپے سے زائد ہوگی اُن کے کھاتے اب کیگ (سی اے جی) کے آڈٹ کے تابع ہوں گے؛ جبکہ چھوٹے اوقاف کے لیے بھی لازمی ڈیجیٹل بک کیپنگ فارمیٹ تجویز کیا گیا ہے۔

مضبوط انتظامی ڈھانچہ: نئے سیکشن 14-اے کے تحت ہر ریاستی وقف بورڈ میں ایک غیر مسلم قانون دان اور ایک خاتون سماجی کارکن کی شمولیت ضروری ہے، تاکہ نگرانی میں تنوع اور صنفی توازن برقرار رہے۔ سی ای او کے لیے اہلیت سخت کی گئی ہے — وہ گروپ-اے سول سروس افسر ہوں یا کم از کم 15 سالہ انتظامی تجربہ رکھتے ہوں — جس سے سیاسی سرپرستی میں نمایاں کمی آئے گی۔

فوری تنازعہ حل: ترمیم کے تحت فیصلے کے لیے 12 ماہ کی مدت اور آن لائن شہادت ریکارڈ کرنے کی سہولت دی گئی ہے۔ اپیل براہ راست ہائی کورٹ میں ہوگی، جس سے فورم شاپنگ کم اور برسوں پرانے مقدمات صاف ہوں گے۔

فلاح عامہ پر مبنی دفعات

پچاس فیصد سماجی خرچ: خالص آمدنی کا کم از کم 50 فیصد وظائف، طبی کیمپ، خواتین کی خود روزگاری اور اسی نوع کے پروگراموں پر خرچ کرنا لازم ہے؛ خلاف ورزی پر ایڈمنسٹریٹر کی تقرری اور دوگنا جرمانہ عائد ہوگا۔ اگر کسی جائیداد کی مذہبی نوعیت تبدیل ہو جائے تو سی ای او نوٹس کے بعد 30 دن میں بحال کرے گا، ضرورت پڑنے پر ضلعی مجسٹریٹ لازماً نفاذ میں مدد دے گا۔ دستوری اور بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگی آئین کے آرٹیکل 25 تا 30 مذہبی آزادی اور ریاست کی ''دستوری سرپرستی'' کے درمیان توازن قائم کرتے ہیں۔ بہتر انتظامی نگرانی اقلیتوں کے حقوق سلب نہیں کرتی بلکہ بدعنوانی سے پاک نظام اُن حقوق کو محفوظ بناتا ہے۔ ترکیہ، ملائیشیا اور سعودی عرب کی اوقاف پر مبنی ''پبلک سروس فنڈز'' کی تقابلی رپورٹس بھی ایسے ہی شفاف، ڈیجیٹل ماڈل کی تحسین کرتی ہیں۔ وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 مسلم مذہبی امانتوں کے تحفظ، پیشہ ورانہ بندوبست اور سماجی انصاف کے مشن کو مضبوط بناتا ہے۔ شفاف ڈیجیٹل پلیٹ فارم، پیشہ ورانہ انتظامیہ، وقت مقررہ پر انصاف اور فلاح عامہ پر مبنی اخراجات نہ صرف واقفین کا اعتماد بحال کریں گے بلکہ وقف کی اصل روح — فلاح انسانیت — کو زندہ کریں گے۔ یہ قانون بروقت عدالتی، سماجی اور معاشی اصلاح ہے جو بھارت کے تمام باشعور شہریوں — مسلم و غیر مسلم — کی تائید کا مستحق ہے۔ مسلم برادری نے سپریم کورٹ میں پہلے ہی بار وانٹرویز ایپلیکیشنز داخل کر کے اس ترمیمی قانون کی تائید کی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وسیع ترکیبوتی اصلاح کی مخالف نہیں بلکہ اس کی فعال حامی ہے۔ سیاسی مفاد: بعض قائدین مقامی بلدیاتی اور لوک سبھا انتخابات میں ''محافظ قوم'' بن کر سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بورڈ کی سطح پر پیشہ ورانہ بھرتیوں سے دیرینہ مگر نااہل عہدے داروں کی گرفت کمزور ہو سکتی ہے۔ بہت سے ناقدین نے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، کیگ آڈٹ یا 50 فیصد سماجی خرچ کے اصول کو سرے سے پڑھا ہی نہیں۔ سیکشن 91-بی واضح طور پر کسی بھی حصول کے لیے بورڈ کی منظوری، مکمل مارکیٹ معاوضہ اور رقم کی وقف ڈیولپمنٹ فنڈ میں جمع کرانا لازم قرار دیتا ہے؛ ملکیت ریاست کو منتقل نہیں ہوتی۔ ترمیم صرف انتظامی شفافیت — آڈٹ، ڈیجیٹلائزیشن، سی ای او کی اہلیت — سے متعلق ہے، نماز، امامت یا مذہبی رسومات سے کوئی سروکار نہیں۔ سپریم کورٹ نے بھی 15 مئی 2025 کو واضح کیا کہ وہ فی الحال صرف عبوری ریلیف پر سماعت کر رہی ہے؛ قانون معطل نہیں ہوا۔ ترکیہ، ملائیشیا اور خلیج کے اوقاف نظام میں آن لائن رجسٹر اور فلاحی کوٹے موجود ہیں، جہاں مسلم شناخت پوری طرح برقرار ہے۔ اس موقع پر شیراز قریشی، ایڈووکیٹ، نیشنل کنوینر، بھارت فرسٹ، شاہد سعید میڈیا انچارج، ڈاکٹر عمران چودھری، نیشنل ایڈوائزر، بھارت فرسٹ، سید راشد علی، فیضان رئیس قریشی، جاوید خان سیف (ایڈووکیٹ)، سیف قریشی (ایڈووکیٹ)، طاہر خان، سیف رانا، محمد صابرین، عقیل خان، قیصر انصاری، اقبال احمد، مظاہر خان، شانتی علی، نذیر میر، مولانا کوکب مجتبیٰ، فیض احمد فیض، عرفان پیرزادہ، محمد افضل، ابو بکر نقوی، دیوان سیف اللہ (ایڈووکیٹ) وغیرہ موجود تھے۔

سپریم کورٹ نے ڈی آئی سی سی آئی کو عبوری راحت دی

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو مدراس ہائی کورٹ میں زیر التوا مبینہ بدعنوانی کے معاملے میں دلت انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ڈی آئی سی سی آئی) کو عبوری راحت دی۔ چیف جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ نے گزشتہ ہفتے ہائی کورٹ کے ذریعے دیے گئے عبوری حکم پر روک لگا دی اور ہدایت دی کہ ڈی آئی سی سی آئی کو کارروائی میں ایک فریق کے طور پر شامل کیا جائے۔ ڈی آئی سی سی آئی ابتدائی طور پر ہائی کورٹ کی کارروائی میں فریق نہیں تھا، جس کی اگلی سماعت 21 مئی کو ہوگی۔ یہ مقدمہ تمل ناڈو حکومت کی سالانہ امبیڈکر بزنس چیمپئنز اسکیم (اے اے بی سی ایس) کے نفاذ میں بدعنوانی کے الزامات سے متعلق ہے۔ عدالت عظمیٰ نے حکم دیا کہ موجودہ درخواست گزاروں (ڈی آئی سی سی آئی) کو جواب دہندگان کے طور پر شامل کیا جائے۔ ہائی کورٹ کو درخواست پر غور کرنے اور تمام فریقوں کو سننے کے بعد ایک حکم جاری کرنے دیں۔ جب تک ایسا حکم نہیں دیا جاتا، اس حکم (ہائی کورٹ) کو التوا میں رکھا جائے۔ عدالت عظمیٰ نے یہ بھی ہدایت دی کہ ہائی کورٹ کو اس معاملے میں مزید کارروائی کرنے سے پہلے ڈی آئی سی سی آئی کو ضرور سننا چاہیے۔ عدالت عظمیٰ نے سماعت کے دوران یہ بھی سوال کیا کہ ہائی کورٹ نے گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران اس معاملے کو اتنی جلدی کیوں اٹھایا۔ بنچ کی طرف سے پیش ہوئے چیف جسٹس گوائی نے پوچھا کہ چھٹیوں میں معاملہ اٹھانے میں کیا جلدی تھی؟ یہ مقدمہ یو ٹیوبر ساوکو شنکر کی طرف سے دائر مفاد عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) کے ذریعے شروع کیا گیا تھا، جس نے الزام لگایا تھا کہ اے اے بی سی ایس اسکیم من مانی اور غیر قانونی طور پر ڈی آئی سی سی آئی کو تفویض کی گئی تھی۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ ڈی آئی سی سی آئی کے رہنماؤں کے تمل ناڈو کانگریس کمیٹی (ٹی این سی سی) کے صدر اور ایم ایل اے کے سیلوا پیرونتھاگئی کے ساتھ تعلقات تھے۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ اسکیم کا فائدہ مطلوبہ دلت استفادہ کنندگان کے بجائے سیاسی طور پر جڑے لوگوں کو دیا گیا۔ شنکر نے اس معاملے میں سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) سے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے، جس میں غلط کھیل اور سیاسی تعصب کا الزام لگایا گیا ہے۔ پی آئی ایل کی سماعت جسٹس جی آر سوامی ناتھن اور جسٹس وی لکشمی نارائنن کی تعطیلاتی بنچ اس کیس کی سماعت کر رہی ہے۔ ہائی کورٹ نے 14 مئی کو ریاست کو نوٹس جاری کیا تھا اور میونسپل انتظامیہ اور پانی کی فراہمی کے محکموں، ایم ایس ایم ای، نئی سرکاری محکموں بشمول محکمہ اور چنئی میٹروپولیٹن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ (سی ایم ڈبلیو ایس ایس بی) کی طرف سے کی جانے والی کارروائی کی درخواست کی تھی۔ عدالت نے متعلقہ دستاویزات بھی جمع کرانے کی ہدایت دی تھی۔ اس معاملے میں 16 مئی کو میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پیش ہوئے۔ رویندرن نے دستاویزات جمع کرانے کے لیے مزید وقت مانگا تھا۔

مودی وزیر خارجہ کے بیان کا جواب دیں: کانگریس

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) کانگریس نے آپریشن سندور سے متعلق معلومات پر وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے بیان کو سفارتی ناکامی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایسا کر کے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت نے دوسری بار دہشت گرد حافظ سعید کو بچایا ہے، اس لیے وزیر اعظم نریندر مودی کو اس پر جواب دینا چاہیے۔ مسٹر کھیڑا نے پیر کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ جنگیں صرف سرحدوں پر نہیں لڑی جاتیں بلکہ سیاسی حکمت عملی سے بھی لڑی جاتی ہیں۔ جہاں فوج سرحد پر اپنی ڈیوٹی بڑی بہادری سے کرتی ہے، وہیں دارالحکومت میں بیٹھے جنگی حکمت عملی بنانے والے بھی بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کا کردار اہم ہے، اور یہ حکمت عملی یا تو فوج کی طاقت کو بڑھا سکتی ہے یا نقصان پہنچا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر جے شنکر نے خود میڈیا کو بتایا ہے کہ پاکستان کو حملے سے پہلے اطلاع دی گئی تھی۔ اب اس اطلاع کا کیا مطلب ہے؟ کیا وزیر خارجہ اس بات پر بھروسہ کرتے ہیں کہ دہشت گرد پاکستان کے کہنے پر خاموش بیٹھیں گے؟ سوال یہ ہے کہ وزیر خارجہ نے پہلے پاکستان کو اطلاع کیوں دی؟ انہوں نے کہا کہ "پہلگام حملے کا انصاف نہیں ملے گا کیونکہ ملک کی قیادت چین اور امریکہ سے خوفزدہ ہے۔ اس جنگ میں چین اور امریکہ کے کردار کو سب جانتے ہیں، امریکہ خود اس جنگ کو روکنے میں اپنے کردار پر فخر کر رہا ہے، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر خاموش ہیں۔ کانگریس لیڈر نے اسے حکومت کی ناکامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ دراصل یہ سفارت کاری نہیں بلکہ اسے مخبری کہا جاتا ہے، وزیر خارجہ کی بات سب نے سنی۔ پھر بھی اس پر پردہ ڈالا جا رہا ہے، کیا مخبری کی وجہ سے مسعود اظہر بچ گئے اور حافظ سعید زندہ بچ گئے؟ انہوں نے کہا کہ ملک کو یہ جاننے کا حق ہے کہ پاکستان کو حملے کی اطلاع دے کر مسعود اظہر کو دوبارہ کیوں بچایا گیا۔ اس سے قبل مسعود اظہر کو قندھار ہائی جیکنگ کے دوران رہا کیا گیا تھا۔ وزیر خارجہ کا یہ بیان حساس ہے، کیونکہ اس بیان سے لگتا ہے کہ دہشت گرد اپنے ٹھکانوں سے بھاگ گئے ہوں گے۔ مسٹر مودی اور مسٹر جے شنکر کو جواب دینا پڑے گا کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ عوام جاننا چاہتی ہے کہ فوجی کارروائی کے دوران ملک کے کتنے طیارے گرے، ملک کو کیا نقصان پہنچا؟

سندھ طاس معاہدے پر پابندی تاریخی ناانصافی کا خاتمہ ہے: شیوراج

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) مرکزی زراعت اور کسانوں کی بہبود کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے پیر کو سندھ آبی معاہدے پر پابندی کو ایک غیر معمولی واقعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے تاریخی ناانصافی کا خاتمہ کیا ہے۔ یہاں کسانوں اور کسانوں کی تنظیموں سے بات کرتے ہوئے مسٹر چوہان نے کہا کہ سندھ آبی معاہدے پر روک کسانوں کے مفاد میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کو سندھ طاس کے دریاؤں سے پانی ملے گا اور اس سے خطے کے پانی کے بحران کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ پانی اب ہمارے ملک اور ہمارے کسانوں کے مفاد میں استعمال ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے ملک کے کسانوں کو بھوکا رکھ کر ہم ان لوگوں کو پانی دے رہے ہیں جو دہشت گرد پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔" انہوں نے کہا کہ سندھ طاس معاہدہ پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے دور میں ہوا تھا اور 80 فیصد پانی پاکستان کو دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ 83 کروڑ روپے بھی دیے گئے جن کی موجودہ قیمت 5500 کروڑ روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت آبی ماہرین نے سندھ طاس معاہدے کی مخالفت کی تھی۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے بھی سال 1960 میں پارلیمنٹ میں اس معاہدے کی مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔

پروفیسر علی خان محمود آباد کی گرفتاری قابل مذمت ہے: نائب امیر جماعت اسلامی ہند

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) سوشل میڈیا پوسٹس میں سماج دشمن، مملک مخالف یا بدسلوکی پر مبنی مواد سے مبرا ہونے کے باوجود پروفیسر علی خان محمود آباد کی گرفتاری کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار نائب امیر جماعت اسلامی ہند ملک معتصم خان نے میڈیا کے لیے جاری ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے میڈیا کے لیے جاری بیان میں کہا کہ پروفیسر محمود آباد نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ انتہا پسندی پر تنقید کی اور انصاف کا مطالبہ کیا۔ ان کی سوشل میڈیا پوسٹس میں سماج دشمن، ملک مخالف، یا بدسلوکی پر مبنی مواد سے مبرا ہونے کے باوجود انہیں صرف ملک کے اندر گھریلو ناانصافیوں پر روشنی ڈالنے کے لیے نشانہ بنایا گیا۔ ان کی گرفتاری اختلاف رائے اور اقلیتی آوازوں کے تئیں بڑھتی ہوئی عدم برداشت کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک ہزار سے زیادہ ماہرین تعلیم اور انسانی حقوق کے گروپوں نے غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے ان پر لگائے گئے الزامات کو بے بنیاد اور سیاسی طور پر محرک قرار دیا ہے۔ ہم ان کی فوری رہائی اور تمام من گھڑت الزامات کو واپس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

پروفیسر علی خان محمود آباد کی گرفتاری پر اظہار تشویش حکومت پر تنقید ملک کی مخالفت نہیں: محمود مدنی

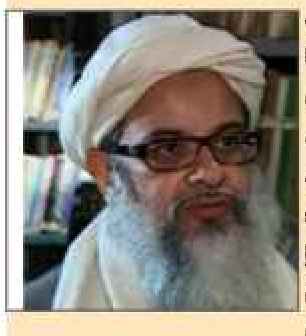

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے اشوکا یونیورسٹی کے پروفیسر علی خان محمود آباد کی گرفتاری پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے آئینی حق کی پامالی سے تعبیر کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ اس معاملے کا جائزہ انصاف کے حقیقی اصولوں کی روشنی میں لیا جائے گا۔ آج یہاں جاری ریلیز کے مطابق انہوں نے کہا کہ پروفیسر علی خان کا جو بیان میرے سامنے ہے، اسے بغاوت یا توہین کے زمرے میں پیش کرنا سمجھ سے بالاتر ہے، جہاں تک تنقید یا اختلاف رائے کی بات ہے تو اس کی گنجائش اور اجازت حاصل ہے چاہے اس کا تعلق حکومت سے کیوں نہ ہوں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حکومت یا ملک کے کسی طبقے اور تنظیم سے اختلاف ملک کی مخالفت کے ہم پلہ نہیں ہے۔ مولانا مدنی نے سرکار اور انتظامیہ کے دوہرے معیار کا بھی تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف مدھیہ پردیش حکومت کے ایک وزیر کرنل قریشی کو دہشت گردوں کی بہن قرار دیتے ہیں، جس پر عدالت کی سرزنش تو ہوتی ہے، مگر حکومت یا پارٹی کی جانب سے ہنوز کوئی تادیبی کارروائی عمل میں نہیں آئی تو دوسری طرف پروفیسر علی کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جاتا ہے، جب کہ مذکورہ وزیر کا بیان ملک کے اتحاد کی تحقیر ہے۔ یہ روش انصاف قائم کرنے والے اداروں کے تئیں لوگوں میں بے اعتمادی کو فروغ دیتی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ انصاف کے محافظ اداروں کو سمجھنا چاہیے کہ قانون کا مقصد شہریوں کی آزادی کی حفاظت ہے۔ ایک جمہوری نظام میں خوف یا خاموشی کے بجائے احترام رائے سے اتحاد قائم ہوتا ہے۔

معصوم مرادآبادی کی تحریریں ادب وصحافت کا حسین امتزاج ہیں: پروفیسر محسن عثمانی

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) خاکہ نگاری اردو ادب کی ایک پسندیدہ صنف ہے موجودہ عہد میں جن لوگوں نے اسے اعتبار بخشا ہے، ان میں معصوم مرادآبادی کا نام سرفہرست ہے معصوم مرادآبادی بنیادی طور پر صحافی ہیں لیکن ان کی تحریریں صحافت اور ادب کا حسین امتزاج ہیں اب ان کی پہچان صحافی سے زیادہ بہترین انشا پرداز کے طور پر ہونے لگی ہے ان خیالات کا اظہار ممتاز ادیب اور دانشور پروفیسر محسن عثمانی ندوی نے سینئر صحافی، ادیب اور خاکہ نگار معصوم مرادآبادی کے خاکوں کے دو مجموعوں 'نگینے لوگ' اور 'چہرے پڑھا کرو' کی رسم رونمائی کے موقع پر کیا۔

اس موقع پر پروفیسر اختر الواسع نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ "ہم بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم معصوم مرادآبادی کے عہد میں جی رہے ہیں۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ ان کے قلم سے کسی شخصیت کا خاکہ یا تذکرہ پڑھنے کو نہ ملتا ہو۔ ان کی تحریریں پڑھ کر ابن انشائی کی یاد آتی ہے۔ 'نگینے لوگ' اور 'چہرے پڑھا کرو' دونوں ہی کتابیں غیر معمولی اہمیت کی حامل ہیں۔"

سابق ممبر پارلیمنٹ اور سفیر م۔ افضل نے کہا کہ "مجھے فخر ہے کہ میرے ساتھ ایسے لوگوں نے کام کیا جو آج اردو صحافت اور ادب میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ معصوم مرادآبادی کو میں اس لیے اہمیت دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنی محنت، لگن اور ایمانداری سے صحافت اور ادب دونوں میں نام کمایا۔ وہ جتنے اچھے صحافی ہیں، اتنے ہی اچھے ادیب اور خاکہ نگار بھی ہیں۔"

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے مہمان ذی وقار کی حیثیت سے معصوم مرادآبادی کی صحافتی، علمی اور ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ان میں بات کہنے کا جو سلیقہ ہے وہ بہت کم لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ انھوں نے لوگوں کے ذہنوں پر اپنی انشائی پردازی کے گہرے نقوش ثبت کئے ہیں۔ وہ تواتر کے ساتھ لکھ رہے ہیں اور ان کے قلم سے بہترین تحریریں منظر عام پر آرہی ہیں۔ حال ہی میں قومی اردو کونسل نے بھی ان کی ایک تحقیقی کتاب شائع کی ہے۔ انجمن ترقی اردو (ہند) کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر اطہر فاروقی نے کہا کہ "میں اور معصوم مرادآبادی جدوجہد کے دنوں کے ساتھی ہیں۔ انھوں نے جو اسٹرگل کی ہے اسے دیکھ کر بہت حوصلہ ملتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان کی اگلی کتاب اردو صحافت کی پیچیدہ راہداریوں کا احاطہ کرے گی۔"

شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر شہزاد انجم نے اپنی تقریر میں 'چہرے پڑھا کرو' اور 'نگینے لوگ' کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ "مجھے معصوم مرادآبادی کے اسلوب نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ ان کی زبان و بیان، اسلوب، معلومات اور رشتوں سے ان کے علم و حلم کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ وہ بڑی سے بڑی بات کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔" سینئر صحافی سہیل انجم نے 'نگینے لوگ' پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "یہ کتاب خاکہ نگاری کے باب میں ایک اہم اضافہ ہے اور اس میں شامل طنزیہ و مزاحیہ خاکے بہت لطف دیتے ہیں۔" ممتاز فکشن نگار ڈاکٹر نعیم جعفری پاشا نے کہا "معصوم مرادآبادی کی صحافت اور خاکہ نگاری میں ایک مماثلت ہے۔ وہ بہت کم وقت میں کسی شخص کی تصویر کشی بڑی مہارت سے کرتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں بڑی رنگارنگی، روانی ہے اور انداز نگارش نہایت سادہ اور دل نشین ہے۔" معروف صحافی اور شاعر تحسین منور نے کہا کہ "معصوم مرادآبادی کسی شخصیت کا مطالعہ بہت باریک بینی کے ساتھ کرتے ہیں اور ان کی نگاہ ان پہلوؤں تک جاتی ہے جہاں تک عام لکھنے والوں کی رسائی نہیں ہے۔ مجھے سب سے زیادہ ان کی آسان، رواں اور دلچسپ زبان نے متاثر کیا ہے۔" عالمی شہرت یافتہ مزاحیہ شاعر ڈاکٹر اعجاز پاپولر میرٹھی نے کہا کہ "معصوم مرادآبادی کی ادبی تحریروں نے مجھے حد درجہ متاثر کیا ہے اور میں ان کی نثر کا مداح ہوں۔ ان کا پیرایہ اظہار بڑا دلچسپ اور بیانیہ بہت متاثر کن ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ نثر میں شاعری کر رہے ہیں۔" صاحب کتاب معصوم مرادآبادی نے کہا کہ "زندہ لوگوں پر خاکے لکھنا ایک مشکل کام ہے کیونکہ اس عمل میں آبگینوں کو ٹھیس لگنے کا احتمال ہوتا ہے۔ زندہ لوگوں کی تصویر کشی اگر طنزیہ اور مزاحیہ پیرائے میں کی جائے تو یہ ایک جوکھم بھرا کام ہے، لیکن خطروں سے کھیلنا ہی اہم صحافیوں کا کام ہے۔"

روزنامہ ہماری دنیا نئی دہلی

آسمانی شادی

ظفر اقبال ظفر

2020 مجھے ساری زندگی نہیں بھول سکتا اس سال نے انسانیت کو کرونا وائرس جیسی وبا کے امتحان میں ڈالا جو خود تو نظر نہیں آتی تھی مگر کئی واقعات دیکھا گرگئی جب ملک بھر میں لاک ڈاون لاگو کر دیا گیا یہ کہانی ہے ایک ایسے مزدور کی جو روزانہ اپنا کنواں کھود کر پانی نکالتا تھا یعنی روز کمایا تو کھایا ورنہ فاقہ ہے لاک ڈاون کو دوسرا ماہ تھا عوام گھروں میں قید تھی جن کے گھر وافر راشن اور رقم تھی وہی بے فکر تھے باقی سبھی خوراک کی خوراک بنتے جا رہے تھے مشکل میں مصیبت کو دور کرنے والے انسانوں کے جہان کا تو پتا نہیں مگر پاکستان پنجاب کے مسلمانوں نے اپنی دوکانوں پر پڑی چیزیں مہنگی کر دی تھیں دور حاضر میں یہ مجبوری کا فائدہ اٹھانے والے لوگ حیوانوں کو اشرف المخلوقات ہونے پر کبھی پچھتانے نہیں دیتے۔ نا جانے کتنے لاچار بے بس غریب انسانوں کو کورونا وائرس کے دور میں موت کا خوف اپنی لپیٹ میں مبتلا کر چکا تھا مگر یہ کہانی ایک ایسے غریب مزدور کی جس نے اپنے بچوں کی بھوک مٹانے میں ناکامی کا یہ حادثہ پیش کیا کہ شہر کے بیچ میں ایک درخت پر پھندہ بنا کر جھول گیا اس کی تصویریں سوشل میڈیا پر دیکھیں تو روح کانپ اٹھی قریبی شہر کا واقعہ تھا میں بھی دو بچوں کا باپ ہوں اور باپ کے حساس دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک دن اس خوفناک موت کا شکار ہونے والے باپ کے گھر پہنچا اور دیکھا ایک چھوٹا سا گھر جس کی کچی دیواریں اور چھت اس میں رہنے والوں کے حالات بیان کر رہی تھیں بیوہ اپنی بچیوں کو آغوش میں لیے خون کے آنسو بہاتی ہوئی کہہ رہی تھی بیٹی کا رشتہ طے کیا تھا اس کے سسرالیوں کو گمان تھا کہ باپ جہیز میں کچھ نہ کچھ ضرور دے گا مگر اب وہ بھی دامن چھڑاتے نظر آ رہے ہیں ہو سکتا ہے کچھ روز میں شادی سے انکار کر دیں مجھ سے کچھ بولا نہ گیا اور اگلے نقصان کا اعلان سن کر ڈھی سا لوٹ آیا کسی غیبی طاقت نے مجھے ان کے لیے کوشش کرنے پر مجبور کر دیا میں نے اپنے ایک بیرون ملک مقیم کزن سے مدد کی بات کی تو اس نے مجھے بیس ہزار روپے بھیجے کچھ رقم میں نے اپنے شافع محشرؐ کے غلام مسیحا سے حاصل ہونے والی شامل کی اور مزید کے لیے بے قرار ہو گیا روز میرا دل مجھے کسی نیلام گھر جہیز والے کے پاس پہنچنے کو مجبور کرتا اور میں سوچتا کہ معمولی سی رقم سے جہیز کا سامان متاثرہ گھر میں کیسے پہنچ سکتا ہے مگر مجھے چلانے والی طاقت نے جہیز مارکیٹ جانے پر مجبور کر دیا بندے کی جیب میں پچاس ہزار ہو اور وہ ڈھائی تین لاکھ کا سامان لینے چلا جائے ظاہری طور پر تو یہ بے وقوفانہ جرت ہے جس کا نتیجہ شرمندگی کے سوا کچھ نہیں مگر یہ جو صاحب حیثیت لوگ ہوتے ہیں ان کو قدرت اپنے کسی بندے کی مدد کے لیے صاحب دل بھی کر لیتی ہے میں دوکانوں کے آگے سے گزر رہا ہوں اور میری نظریں دوکان میں سامان نہیں انسان تلاش کر رہی تھیں خدا کی حکمت سے واقفیت کا پہلو بھی سن لیجیے مالک خوبصورت روحوں پر خوبصورت چہرے سجاتا ہے ہمارا واسطہ کئی ایسے افراد سے پڑتا ہے جن کی شکل دیکھ کر عقل محبت کے احساس کا پتا دیتی ہے اور کئی ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے ہمارا بگاڑا ابھی کچھ نہیں ہوتا اور وہ ہمیں اچھے بھی نہیں لگتے یعنی نظریں کئی چہروں کو روح کے فیصلے پر چھوڑ دیتی ہے اور کئی چہرے دل کے فیصلے میں آجاتے ہیں ایسے ہی میں ایک دوکان مالک بزرگ انسان گورا چہرہ سفید داڑھی سفید لباس ہونٹوں پہ تبسم نگاہوں میں مہربانی ہماری نظریں ملتے ہی توجہ کا جذبہ اجاگر ہوا میں ان کی طرف کھنچا چلا گیا اور انہوں نے مجھے اپنی طرف آتے ہی ملازم کو کرسی لانے کا پیغام دیا میں قریب پہنچا تو کرسی مجھ سے پہلے پہنچ گئی میں نے سلام کیا جواب دیتے ہی تشریف رکھیے کا اشارہ زبان اور ہاتھ پر اتر آیا میں کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا کہ بات کیسے اور کہاں سے شروع کروں وہ میرا چہرہ دیکھتے رہے میں نے ہمت جمع کر کے کہا محترم میں گاہک نہیں خدا کا پیغام ہوں جو آیا نہیں بھیجا گیا ہوں پھر موبائل سے وہ غریب مزدور کی پھانسی لینے والی تصویر سامنے کرتے ہوئے واقعہ بیان کیا کہ میں حادثے کے بعد اس کے گھر گیا تھا اس کی بیوی اور بچیاں اپنی زندگی کا خدا سے اس بات کا شکوہ کر رہی تھیں کہ اس دور میں کیوں پیدا کیا جس میں انسان تو ہیں مگر انسانیت نہیں بستی کاش ہمارے ہاں ہمسائیوں کے حالات سے باخبر رہنے کی روایت زندہ ہوتی تو ہمارا باپ عزت نفس کی رسی کو اپنے گلے کا ہار بنا کر انسانوں کے جہان سے روانہ نہ ہوتا اور چوک میں پھندا لینا یعنی انسانوں میں انسانیت جگانے کی کوشش تھی ورنہ مر تو وہ گھر کی چار دیواری میں بھی سکتا تھا۔ اس بزرگ بندے کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے شروع ہوئے کہنے لگا ہمیں قدرت کا کیا کام کرنا ہے؟ میں نے کہا اس کی ایک جوان بچی ہے جس کا رشتہ طے کر کے گیا تھا اب وہ لوگ جہیز کے سامان کے نہ ملنے کی وجہ سے رشتہ توڑ سکتے ہیں اگر کچھ سامان میسر آجائے تو ہم مرنے والے کو تو نہیں بچا سکے مگر گھٹ گھٹ کر زندگی اور حالات کو کوسنے والی ایک بچی کا گھر بسنے سے پہلے اجڑ جانے سے بچا سکتے ہیں اور وہ رقم جو میرے پاس تھی نکالتے ہوئے ان کی طرف بڑھا دی انہوں نے وہ رقم گنی بھی نہیں اور ملازموں کو بلا کر کہا جو سب سے اچھا جہیز کا سیٹ پڑا ہے وہ گاڑی میں لوڈ کرو اور چائے کے لیے آرڈر دو کہ اللہ کا قاصد ہمارا مہمان بنا ہے میں اپنی خود غرضی کی غلاظت سے بھری اوقات دیکھتے ہوئے رو پڑا کہ مالک نے کیسا کام لیا جس نے مجھے انسانیت کا ترجمان بنا دیا بس ایک عیب چھپانے والی رحمت کی چادر تھی جس نے میرے کردار کو انمول بنایا ہوا تھا۔ سامان لوڈ ہوا تو اس بزرگ بندے نے گاڑی ڈرائیور کو کرایہ دیتے ہوئے کہا کسی سے کوئی پیسوں کا مطالبہ نہ کرنا اور ان صاحب کے ساتھ چلے جاؤ جہاں یہ کہیں سامان چھوڑ آنا میرے پاس اس بزرگ بندے کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں تھے مگر اس کا جواب قدرت خود ہی اسے دے گی میں گاڑی والے کے ساتھ بیٹھا اور ہم متاثرہ گھر کی جانب روانہ ہو گئے میں دل میں اس بیوہ ماں کی کیفیت کو محسوس کر کے اشک بہا رہا تھا کہ جب اس بچی اور ماں کو معلوم ہوگا کہ قدرت نے ان کی روح کا ایک بڑا بوجھ ہلکا کر دیا ہے تو ان کی کیفیت کیا ہوگی مجھ سے یہ منظر دیکھا نا جائے گا مالک ہمت عطا کرے گا ہم دو گھنٹے بعد اس متاثرہ گھر کے دروازے پر پہنچے دستک دی اندر سے بچی کی آواز آئی کون؟ بیٹی اللہ کا بندہ ہوں اپنی ماں کو کہو وہ جو بندہ دوسرے شہر سے تعزیت کے لیے آیا تھا وہ دوبارہ آیا ہے ملنا چاہتا ہے بچی نے اپنی ماں کو بتایا تو اس نے اندر آنے کی اجازت دی میں اندر گیا ٹوٹی ہوئی چارپائی پر بیٹھی عورت نے میرا دیکھا ہوا چہرہ پہچان لیا میں نے سلام کیا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اللہ نے آپ کی بچی کے لیے سامان بھیجا ہے اسے قبول کر کے مجھ پر احسان کریں ان کے ذہن میں آیا کہ کوئی چھوٹی موٹی رقم یا چیز ہوگی جو ابھی میں جیب سے نکال کر ان کے حوالے کروں گا مگر میں نے ان کا ہاتھ تھاما اور انہیں دروازے سے باہر گاڑی کے پاس لے آیا ڈرائیور سے کہا ترپال اٹھائیں جب جہیز کے سامان پر اس عورت اور بچی کی نظر پڑی تو وہ بے اختیار روتیں ہوئیں آپس میں گلے لگ گئیں بچی ماں کو کہنے لگی بابا نے خدا کے پاس جا کر خدا کو منا کر میری زندگی کے آباد ہونے کا سامان بھیجا ہے بھلا ایسا بابا کسی بچی کو نصیب ہوا ہوگا جو مجھے ملا تھا۔ ہم نے سامان گاڑی سے نکال کر ان کے کمرے میں رکھنا شروع کیا گلی میں ہمسائے دیکھتے گزرتے تو وہ عورت کہتی میرے میاں نے اللہ کے پاس جا کر ہمارے زخم دکھائے تو رب نے مرہم بھیجا ہے مکمل سامان حوالے کرنے کے بعد اس کی تصویریں بچی کے سسرال والوں کو بھیجیں تو انہوں نے فوری آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا ان کے آنے سے پہلے میں وہاں سے بیوہ کو یہ کہہ کر روانہ ہو گیا کہ یہ میرا نمبر ہے شادی کی تاریخ طے کر کے بتا دیجیے گا اور اس کا شکریہ بھیجنے والے رب کو ادا کیجیے گا اس رات اس گھر میں لاوارثی کا نا صرف احساس ختم ہوا بلکہ دکھ کے جسموں نے خوشی کا لباس بھی پہنا افلاس کے ہاتھوں ننگے ہوتے انسان محفوظ ہو گئے دو روز بعد اس عورت کا فون آیا کہ بچی کے سسرال والوں نے بچی کو آنکھوں پر بیٹھا کر بسانے کا یقین دلایا ہے ہم نے ایک ماہ بعد شادی کی تاریخ مقرر کر لی ہے سو لوگ بارات میں آئیں گے مجھے طے شدہ تاریخ کا بتایا گیا تو میں کچھ روز بعد ہی اس شہر کے ایک شادی ہال کے مالک کے پاس پہنچا اور اسے اپنا تعارف کروا کر سارا ماجرہ سنایا وہ شخص اس موت سے باخبر تھا مگر جب میری زبانی بات سنتا گیا تو اس کے دل پر قدرت کا احساس نازل ہوتا گیا وہ میرے جڑے ہاتھ اشکوں میں بھیگے منت سے لبریز الفاظ سنتے ہوئے اپنی خاموشی توڑ کر کہنے لگا بھائی خدا کا کام ہے میرے شادی ہال کا مجھ پر کوئی خرچہ نہیں مگر بارات کا کھانا میری طرف سے ہوگا ورنہ میں رب کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گا ساری زندگی پیسا کمایا ہے آج انسانیت کمانے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دوں گا ہم دونوں متاثرہ گھر میں گئے اور اس بیوہ عورت کو بارات کے سارے انتظامات کے بارے میں بتایا بچی کے دلہن کے لباس سے لے کر عام پہنچے کے کپڑے جوتے اور باقی افراد کے شادی پر پہننے کے جوتے کپڑے جیسی تمام اشیاء سے بے فکر کر کے اٹھے کچھ روز بعد یہ سامان شادی ہال کے مالک اور اس کی بیوی کے ہاتھوں پہنچ گیا مجھے بتایا اور ساتھ کہا کہ جہیز کے موجود سامان کے علاوہ کسی اور سامان کی ضرورت و فکر نہیں بچی کے سسرال والوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے کہ لڑکے نے باقی انتظام کر لیا ہے شادی ہال کے مالک نے اپنے صاحب حیثیت دوستوں کو بتایا تو وقت آنے پر ان میں کسی نے مہندی کا سامان پہنچایا تو کسی نے کھانا ہمسائیوں کے ساتھ بیوہ عورت کے اپنے اور خاوند کے قریبی عزیز ارقاب نے ان متاثرہ افراد کے سر پر چھوٹی چھوٹی مہربانیوں کی چھت بنا ڈالی اگلے دن شادی ہال میں بارات پہنچی نکاح پڑھایا گیا شاہی کھانا کھلایا گیا مجھے یقین ہے یہ شادی آسمان والے کے کیمرے میں ریکارڈ کی گئی اور خودکشی کرنے والے باپ کی روح نے آسمان سے رب کی رحمت کے پھول اپنی بچی پر برسا کر رخصت کیا ہوگا کیونکہ دلہن اس موقع پر اپنے بابل کے سینے لگ کر کندھے پہ سر رکھ کے رونے والے احساس میں جکڑی کہہ رہی تھی یہ وہی شادی ہے جس کا میرا بابل دلاسہ دیا کرتا تھا۔ میں اس موقع پر جان بوجھ کر شریک نہیں ہوا کہ بچی یا اس کی ماں کی عزت نفس مجروح نہ ہو ان کی نگاہوں میں اس احسان کی تصویر نہ اتر آئے جو میں نے کیا ہی نہیں بلکہ میں تو خود اپنی روح کا سجدہ خدا کے حضور پیش کر رہا تھا جس نے مجھے آسمانی فیصلے کی تکمیل کا حصہ بنایا ہاں میں اتنا ضرور کہوں گا اس سوئے ہوئے احساس انسانیت کے معاشرے میں درد انسانیت کے شعور کو اجاگر کیا جائے تو کوئی غریب لاچار بے بس زندگی خودکشی نہ کرے انسان موت کو گلے تب لگاتا ہے جب معاشرہ انسانیت کو گلے لگانا چھوڑ دیتا ہے۔

حب الوطنی اور دفاع وطن کے تقاضے

وطن ایک عظیم نعمت اور بے بہا دولت ہے۔ یہ خیر و برکت کا گہوارہ، محبتوں کا مرکز، اور رشتہ داروں و اقربا کی جائے سکونت ہے۔ اسی سرزمین پر عبادات کا نظام رواں دواں رہتا ہے۔ اس کی مٹی کی خوشبو میں یادوں کی مہک، احساسات کی گرمی اور جذبات کی شدت پوشیدہ ہے۔ وطن وہ عظیم سرمایہ ہے جو آباؤ اجداد کی امانت کے طور پر نسل در نسل منتقل ہوتا ہے۔ اس سے محبت محض ایک جذبہ نہیں، بلکہ فطرت کی پکار اور سنتِ نبوی کا روشن نشان ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی، تو نگاہوں میں ایک ایسی حسرت و جدائی کی کیفیت تھی جو پتھروں کو بھی نرم کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب وطن کو ایسی اشک بار نظروں سے الوداع کہا کہ فضا غم سے بوجھل ہو گئی۔ وہ الوداعی الفاظ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے، دلوں کو چھو لینے والے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے مکہ! تو مجھے تمام شہروں سے زیادہ محبوب ہے، تو کتنی پاکیزہ سرزمین ہے! اگر میری قوم نے مجھے تجھ سے نہ نکالا ہوتا، تو میں کبھی تجھے چھوڑ کر نہ جاتا یہ ارشادِ نبوی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ وطن سے محبت نہ صرف فطری ہے بلکہ انبیاء کی سنت بھی ہے۔ جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو الوداع تو کہا، مگر آپ کا دل اس کی گلیوں، اس کی فضا، اور اس کی مٹی سے ہمیشہ کے لیے وابستہ رہا۔ اس سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ وطن سے سچی محبت ہی اس کی تعمیر و ترقی کا پہلا زینہ ہے۔ یہی محبت وطن کی خوشحالی کا ضامن اور اس کے عروج کا نقطۂ آغاز ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس شہر کے لیے بھی وہی محبت اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ الٰہی میں دستِ دعا بلند کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت بھی ایسے ہی ڈال دے جیسے مکہ کی محبت ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ یہ دعا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ وطن خواہ مکہ ہو یا مدینہ، انسان کا دل اس سے جڑ جاتا ہے، اور اس کی ترقی کے لیے دعا، قربانی اور محنت کرنا ایمان داروں کی پہچان ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ وطن سے محبت صرف جذباتی وابستگی نہیں، بلکہ ایک عظیم دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے، جسے ہر فرد کو بخوبی نبھانا چاہیے۔" یہ وطن ہم سب کے لیے ایک امانت ہے ایسی امانت جس کی نگہبانی، اس کی حفاظت، اور اس کی ترقی میں حصہ لینا ہم پر تادمِ حیات لازم ہے۔ ہمیں نہ صرف اس کی سرحدوں کی حفاظت کرنی ہے، بلکہ اس کی نظریاتی بنیادوں، اس کی تہذیب، اس کے وسائل اور اس کے امن و امان کی پاسبانی بھی کرنی ہے۔ وطن عزیز کے بے شمار حقوق ہیں، جن میں چند اہم درج ذیل ہیں:

اس کی سالمیت کا دفاع کرنا
قانون کی پاسداری کرنا
باہمی رواداری اور اتحاد کو فروغ دینا
تعلیم، خدمت، اور محنت سے اسے ترقی دینا
وسائل کا درست استعمال اور کرپشن سے اجتناب
اس کی عزت، وقار اور شہداء کی قربانیوں کی قدر کرنا

یقیناً، جب ہر فرد اپنے حصے کا فرض ادا کرے گا، تب ہی ہمارا وطن ترقی کی راہوں پر گامزن ہوگا اور دنیا میں عزت و افتخار حاصل کرے گا۔ لب لباب یہ ہے کہ دفاعِ وطن نہ صرف ایک عظیم شرف ہے بلکہ ایک مبارک نبوی عمل بھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دفاع میں جانثاروں کو صف بند کیا، قلعہ بندیاں کروائیں، اور ہر ممکن کوشش کی کہ اسلامی ریاست محفوظ رہے۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ دشمن کی چالوں کا توڑ صرف جذبۂ قربانی، نظم، اور اجتماعی شعور سے ممکن ہے۔ یقیناً، ہماری یکجہتی، اتحاد، باہمی محبت، اور وطن سے سچی وابستگی ہی وہ طاقت ہے جو دشمن کے ہر وار کو ناکام بنا سکتی ہے۔ جب قوم اپنے حکام کا احترام کرتی ہے، اپنے اداروں کا دفاع کرتی ہے، اور وطن کے مفاد کو ذاتی مفاد پر مقدم رکھتی ہے، تب ایک ناقابلِ شکست قوت بن جاتی ہے۔ پس، دفاعِ وطن ہمارا حق بھی ہے اور فرض بھی اور یہ فرض ہر اُس شخص پر عائد ہوتا ہے جو اس سرزمین کی چھاؤں میں پلتا بڑھتا ہے۔ حال ہی میں جس طرح ہماری افواج نے پاکستان کو منہ توڑ جواب دے کر وطن دشمن عناصر کو ناکام بنایا ہے، وہ پوری قوم کے لیے باعثِ افتخار ہے۔ یہ صرف ایک عسکری کامیابی نہیں بلکہ اس بات کا اعلان ہے کہ ہندوستان امن کا خواہاں ضرور ہے، مگر اپنی خودمختاری پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ ایسے جانباز، بہادر اور فرض شناس سپاہی کسی بھی قوم کے لیے باعثِ فخر ہوتے ہیں۔ ان کی قربانیاں، ان کی چوکس نگاہیں، اور ان کا جذبۂ شہادت ہی ہے جو ہمیں پرسکون نیند عطا کرتا ہے۔ لہٰذا، ہماری قومی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم نہ صرف ان سپاہیوں کا احترام کریں بلکہ ہر سطح پر ان کا ساتھ دیں چاہے وہ اخلاقی ہو، سماجی ہو یا عملی۔ ہمیں اپنے بچوں میں بھی یہی جذبہ پیدا کرنا ہے کہ وطن سب سے مقدم ہے، اور اس کے دفاع کے لیے ہر قربانی ایک سعادت ہے۔

خواجہ الطاف حسین حالی کی رباعی گوئی: ایک تنقیدی جائزہ

تحریر: محمد فداء المصطفیٰ قادری

خواجہ الطاف حسین حالی اردو کے معروف نقاد، غزل گو، قصیدہ نگار، شخصی مرثیہ کے موجد اور جدید نظم کے علم بردار ہونے کے علاوہ بہترین رباعی نگار بھی ہیں۔ انہوں نے سماجی اور اخلاقی رباعیاں لکھ کر اردو شاعری کے دامن کو وسعت دی ہے۔ وہ مختلف اصناف میں تبدیلیوں کے خواہاں تھے۔ وقت کے اعتبار سے وہ جدت مضمون اور جدت ادا کو اہمیت دیتے تھے۔ سرسید تحریک کے تحت انفرادی و اصلاحی نقطہ نظر پر ان کا اصرار بھی تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے اردو میں جدید نظریہ شاعری کی بنیاد ڈالی اور اسے نئے رجحانات و میلانات سے ہم آہنگ کیا۔ اس سے اردو شاعری میں وسعت خیال، فلسفہ فکر، جدت، حقیقت، ادا کی چاشنی اور نئے موضوعات کی آمد ہوئی۔

حالی نے اپنے دیوان کے ساتھ ہی رباعیوں کو بھی شائع کیا۔ اس کے بعد الگ سے ان کی رباعیوں کے کئی مجموعے شائع ہوئے۔ ان کی رباعیات کا انگریزی ترجمہ بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ شجاعت علی سندیلوی کی تحقیق کے مطابق حالی کی ۱۵۳ رباعیاں دستیاب ہیں جن میں سے ۱۵۰ رباعیاں "کلیات نظم حالی" جلد اول مرتبہ شیخ محمد اسماعیل میں، جب کہ تین نواب محسن الملک مرحوم کی قومی و ملی خدمات کے اعتراف میں رسالہ "نقوش" کے شخصیات نمبر میں شامل ہیں۔ حالی کی رباعیاں اس دور سے تعلق رکھتی ہیں جب ہندوستان ایک نئے عہد میں داخل ہو رہا تھا۔ مسلم قوم زوال و انحطاط کا شکار تھی، انگلینڈ اور یورپ سے آنے والے عظیم انقلابات اور سائنسی ایجادات نے اپنا سکہ جما لیا تھا، مغربی علوم کا بول بالا ہو رہا تھا اور ایک تہذیب جدید ابھر رہی تھی۔ حالی اپنی قوم کی حالت دیکھ کر کرب و افسوس میں مبتلا تھے۔ ان کی رباعیوں میں اس دور کی صورت حال اور قوم کی حالت پر درد اور کرب کے ساتھ اصلاحی شعور، مشورے نیز مسائل کے حل موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا وحید الدین سلیم نے "رباعیات حالی" کے دیباچے میں حالی کی مشہور و معروف شاعر کارودوشی کے مماثل اور مشابہ قرار دیا ہے۔ کارودوشی اٹلی کا ایسا شاعر گزرا ہے جس نے خود کو اپنی قوم کی خدمت اور اصلاح کے لیے وقف کر دیا تھا۔ حالی بھی بعینہٖ ایسے شاعر ہیں جنھوں نے اپنی تمام تر علمی و ادبی زندگی قوم کی اصلاح میں صرف کر دی۔" چنانچہ رباعیات حالی میں لکھتے ہیں: "کارودوشی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بڑا شاعر ہی نہیں بلکہ بڑا آدمی بھی تھا۔

بڑے آدمی کی صفت یہ ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں اپنے ملک کے پردہ ظلمت کو چاک کر کے ستارہ اور اس کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک منور کر دیتا ہے، پھر اس کا نور اور ملکوں میں بھی پھیل جاتا ہے۔ کیا یہی صفت مولانا حالی پر صادق نہیں آتی؟ ان کے پرجوش کلام نے ملک میں زلزلہ ڈال دیا ہے، تمام قوم کے جسم میں حرکت اور جنبش پیدا کر دی ہے۔ جہالت اور تعصب کو ان کے پر اثر اشعار نے دور کر دیا ہے اور علم و حلم کی لہریں ہر ایک فرد کے دل میں پیدا کر دی ہیں۔ یہ مقامی پیغام جو مسلمانوں میں ہو رہا ہے، سب ان کے کلام کی برکت سے ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف بڑے شاعر ہی نہیں بلکہ بڑے آدمی بھی ہیں۔" (دیباچہ رباعیات حالی، خواجہ الطاف حسین حالی، مسلم یونیورسٹی پریس، علی گڑھ، 1932ء) موضوعات کے اعتبار سے حالی کی رباعیات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جیسے: ۱۔ اصلاحی رباعیات، ۲۔ مذہبی رباعیات، ۳۔ سیاسی رباعیات، ۴۔ اخلاقی رباعیات، ۵۔ فلسفیانہ رباعیات اور ۶۔ ذاتی رباعیات

۱۔ اصلاحی رباعیات:

حالی کی رباعیاں اپنے احوال کی عکاسی کرتی ہیں۔ انہوں نے اپنی رباعیوں میں افراد کی اخلاقی خامیوں اور سماجی کمزوریوں کا ذکر بڑے موثر انداز میں کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مرض کی نشاندہی بھی کی ہے اور ایک ڈاکٹر اور معالج کی طرح اس کا علاج بھی بتایا ہے۔ جیسے حالی اخلاقی خامیوں اور سماجی کمزوریوں سے متعلق مسائل کا حل علم تحقیق سے بتاتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کی یہ رباعی دیکھیے:

اے علم! کیا ہے، تو نے ملکوں کو نہال
غائب ہوا، تو جہاں سے واں آیا زوال
ان پر ہوئے غیب کے خزانے مفتوح
جن قوموں نے ٹھہرایا تجھے راس المال

مولانا حالی علی گڑھ تحریک کے زیر اثر سماجی اصلاح کے شدید خواہاں تھے۔ وہ مذہب میں بھی اصلاح چاہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ: مذہب، سماج، اور نئی تعلیم کی ہم آہنگی ضروری ہے۔ جدید مغربی تعلیم کا حصول لازم ہے۔ وہ مذہب کے ان نظریات کے مخالف تھے جو انسان کو تعصب سکھائیں۔ خدا کے وجود کا انکار کرنے یا غفلت برتنے کا سبب بنیں۔ حالی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسلامی قوانین اور مذہبی امور کو نئے دور کے مطابق ترتیب دیا جائے۔ نئی نسل کو جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار بھی سکھائی جائیں۔

ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
آتش پہ مغاں نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے نہ بن آیا تیرا

حالی نے ایسے تنگ نظر، متعصب مولویوں اور زاہدوں پر بھی انگلی اٹھائی ہے جن کے اندر ریا کاری و ظاہرداری تھی مگر ایمان پختہ اور کم نہیں تھا۔ ظاہر اور باطن کے اس فرق اور قول و عمل کے تضاد پر حالی نے گہرا طنز کیا ہے۔ بہ طور نمونہ یہ رباعی دیکھیے:

زاہد کہتا تھا جان ہے دین پر قرباں
پر آیا جب امتحان کی زد پر ایماں
کی عرض کسی نے کیجیے اب کیا ہے صلاح
فرمایا کہ بھائی جان جی ہے تو جہاں

حالی نے کہیں واعظ کے رویے تو کہیں قوم کے باہمی نفاق تو کبھی مذہبی رہنما کی نیت میں خلوص کی کمی تو کبھی ریا کاری پر وار کرتے ہوئے ان خامیوں کو نشان زد کرنے کی کوشش کی ہے اور ان اہم نکتوں پر رباعیاں تحریر کی ہیں۔

سیاسی رباعیات:

حالی کے یہاں بعض رباعیاں ایسی بھی ہیں جن سے اس دور کی سیاسی صورت حال پر روشنی پڑتی ہے۔ حالی کا سیاسی شعور پختہ اور نظر گہری تھی۔ وہ ان تمام مسائل سے واقف تھے جن سے حالات میں تبدیلیاں واقع ہو رہی تھیں۔ وہ یہ بھی سمجھتے تھے کہ وقت کے تیز دھارے میں خود کو کیسے قائم رکھا جا سکتا ہے۔ وہ جمہوری نظام کی اہمیت کے ساتھ ساتھ جمہوری نظام میں مساوات، اتحاد، امن اور قومیت کی اہمیت سے بھی بخوبی واقف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی رباعیوں میں کہیں مسلمانوں کو دیگر مذہبی قوموں کے ساتھ مل کر رہنے کی تلقین ملتی ہے تو کہیں وہ عمال کی سرگرمیوں سے نالاں نظر آتے ہیں اور کہیں وہ سخت ٹیکس کی وصولی کو روکنے کے لیے آواز بلند کرتے ہیں۔ مثلاً یہ رباعی دیکھیے:

واعظ نے کہا کہ وقت سب جاتے ہیں ٹل
اک وقت سے اپنے نہیں ملتی تو اجل
کی عرض یہ اک سیٹھ نے اٹھ کے کہ حضور
یہ ٹیکس کا وقت بھی اسی طرح اٹل

ہیں برف سے بیخ سے ملک پامال کہیں
طاعون ہے نازل کہیں، بھونچال کہیں
ابتر ہے کچھ ان دنوں نظام عالم
عمال نہ ہوں خلق کے اعمال کہیں

اخلاقی رباعیات:

حالی اس امر سے بخوبی واقف تھے کہ مسلم قوم کی تنزلی اور بدحالی کی بڑی وجہ ان کی اخلاقی پستی اور گراوٹ ہے اور یہ تعلیم کی کمی کے سبب ہے۔ ایک قوم ترقی یافتہ اور شائستہ و مہذب تبھی ہو سکتی ہے جب اس کا اخلاق مجموعی اور انفرادی دونوں صورتوں میں اعلیٰ ہو۔ اس کے اندر اخلاقی کمزوریاں نہ پائی جائیں۔ حالی نے اپنی رباعیوں میں ان پہلوؤں کو بڑے موثر انداز میں بیان کیا ہے۔ انھوں نے ان کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان کو دور کرنے کی تلقین کی ہے۔ عیوب سے بچنے کے سلسلے میں وہ ایک رباعی میں کہتے ہیں:

ممکن نہیں یہ کہ ہو بشر عیب سے دور
ہر عیب سے بچے تا بمقدور ضرور
عیب اپنے گھٹاؤ پر خبردار رہو
گھٹنے سے کہیں ان کے نہ بڑھ جائے غرور

فلسفیانہ رباعیات:

حالی سیاسی شعور رکھنے کے علاوہ فلسفیانہ شعور بھی رکھتے تھے۔ وہ دوسرے دانشوروں کے تصورات سے اخذ و استفادہ کرنے کے علاوہ خود ایک نظریہ ساز بھی تھے۔ مسئلہ فنا کو جب بھی کسی شاعر نے برتا ہے تو اداسی، یاس اور بے ثباتی کا عنصر اس میں موجود ہوتا ہے۔ اس بات کی تصدیق میں شاد، صہبائی اور انیس کی رباعیاں یا میر تقی میر کے اشعار پیش کیے جا سکتے ہیں۔ مگر حالی کے یہاں فنا کا ایک نیا تصور قائم ہوتا ہے اور اس میں یاس و اداسی کے بجائے جینے کے لیے ایک حوصلہ اور نیا پیغام ملتا ہے۔

دنیائے دنی کو نقش فانی سمجھو
روداد جہاں کو ایک کہانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا
ہر سانس کو عمر جاودانی سمجھو

ذاتی رباعیات:

حالی کے یہاں بعض ایسی رباعیات بھی ملتی ہیں جن سے ان کے ذاتی مراسم، تعلقات دیرینہ محبت و یگانگت اور خلوص و اپنائیت کا علم ہوتا ہے۔ ان کی شخصیت کا یہ گوشہ ان کی بعض رباعیوں سے اجاگر ہوتا ہے۔ ان کی بعض رباعیوں سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے مراسم کتنے بڑے بڑے لوگوں سے تھے اور وہاں بھی ان کا رشتہ ذاتی مفاد کا نہ ہو کر اپنائیت اور خلوص کا ہی تھا۔ نواب وقار الامراء اقبال الدولہ بہادر کی شان میں ان کی یہ رباعی ملاحظہ ہو جس میں ان سے حالی کے رشتہ اور قربت کا اندازہ ہوتا ہے۔

توفیق نے اس کی چھوڑ دی ہمراہی
اقبال پہ جس نے فتح پائی چاہی
حالی لے جائے گا کون بازی ان سے
ہے جن کی رگوں میں خون آصف جاہی

مذکورہ موضوعات پر مشتمل رباعیوں کے علاوہ ان کے یہاں بعض ایسی رباعیاں بھی ملتی ہیں جن میں کائنات کے مظاہر کا ذکر سائنسی حقائق اور اسلامی ضوابط کے ذریعے کیا گیا ہے اور ان کے ذریعے خدا کے وجود کا احساس دلایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ان کی یہ رباعی دیکھیے:

دریا سے اٹھا کے بھاپ مینہ برسایا
پیراہن سبز خاک کو پہنایا
دانے کو کیا نخل تناور تو نے
پانی جڑ سے پھننگ تک دوڑایا

اسرائیلی قیدیوں کی بازیابی کیلئے اسرائیلی فوج خواتین کی لباس پہن کر غزہ میں داخل

غزہ، 19 مئی (و س)۔ ایک نجی ٹی وی چینل العربیہ کے ذرائع نے آج پیر کے روز دعویٰ کیا کہ اسرائیلی فوج کی ایک خصوصی فورس غزہ کی پٹی کے شہر خان یونس کے وسط میں داخل ہوئی ہے تاکہ اسرائیلی قیدیوں کو نکالنے کا مشن انجام دے سکے۔ تاہم ذرائع نے واضح کیا کہ اس کارروائی کے دوران کوئی اسرائیلی یرغمالی رہا نہیں کرایا جا سکا۔ ذرائع نے مزید انکشاف کیا کہ یہ خصوصی فورس خواتین کا لباس پہن کر اور پناہ گزینوں کے بیگ اٹھائے ہوئے داخل ہوئی۔ اس نے القسام بریگیڈز کے ایک ذمے دار کو گرفتار کرنے کی کوشش کی جس کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ ممکنہ طور پر کچھ قیدیوں کے ہمراہ سرنگوں سے باہر نکلا ہے۔ بعد ازاں یہ واضح ہوا کہ وہاں کوئی قیدی موجود نہیں، تو فورس کارروائی کے بعد واپس چلی گئی، جب کہ اس کے نتائج پوری طرح واضح نہیں ہو سکے۔ اسی دوران ایک اسرائیلی ذریعے نے بتایا کہ اس کارروائی کا مقصد القسام بریگیڈز کے ایک رہنما کو اغوا کرنا اور ساتھ ہی قیدیوں کو نکالنا تھا۔ دوسری طرف، اسرائیلی فوج کے ترجمان نے اعلان کیا کہ اسرائیلی افواج غزہ کے تمام علاقوں میں عربات جدعون کے نام سے آپریشن انجام دے رہی ہیں، تاہم ترجمان نے خان یونس کی اس مخصوص کارروائی کا ذکر نہیں کیا۔ العربیہ/الحدث کے نمائندے نے بتایا ہے کہ اسرائیلی فضائی حملوں کی ایک نئی لہر خان یونس کے مختلف علاقوں کو لپیٹ میں لے رہی ہے۔ نمائندے کے مطابق اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے دو اور جنگی طیاروں نے ایک حملہ کیا، جب کہ مشرقی خان یونس پر شدید فائرنگ بھی کی گئی۔ اس کے علاوہ، ایک فضائی حملے میں جنوبی غزہ میں ناصر ہسپتال کے قریب ایک پناہ گاہ اسکول کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ زمینی صورت حال ایسے وقت میں سامنے آ رہی ہے جب گزشتہ روز اسرائیلی فوج نے اعلان کیا کہ اس کی زمینی فورسز نے شمالی اور جنوبی غزہ کے مختلف علاقوں میں عربات جدعون کے نام سے کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ اسرائیلی دفاعی ذرائع نے بتایا کہ پانچ انفنٹری اور بکتر بند بریگیڈز اس کارروائی میں شریک ہیں، جس کا مقصد غزہ کے کچھ حصوں پر دوبارہ قبضہ کرنا اور ان علاقوں کو مکمل طور پر زمین کے برابر کرنا ہے۔ اتوار کو ہی اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے اعلان کیا تھا کہ غزہ میں ایک زبردست عسکری معرکہ شروع ہو چکا ہے، اور اسرائیلی افواج فلسطینی علاقے میں داخل ہو چکی ہیں۔ انھوں نے ایکس پلیٹ فارم پر جاری کردہ وڈیو میں کہا ہم پوری قوت سے غزہ میں داخل ہو رہے ہیں تاکہ جنگ کے اہداف حاصل کیے جا سکیں۔ اسرائیل اس وقت غزہ کی پٹی میں حماس پر عسکری دباؤ بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ مذاکرات کی میز پر اسے مزید رعائتیں دینے پر مجبور کیا جا سکے۔ یہ بات برطانوی خبر رساں ایجنسی نے بتائی۔ ادھر حماس کی جانب سے اس شرط پر اصرار کیا جا رہا ہے کہ تمام اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے بدلے مکمل جنگ بندی اور امداد کی فراہمی کی ضمانت دی جائے۔ ابھی تک اسرائیلی فوج کے اندازوں کے مطابق 7 اکتوبر 2023 سے غزہ میں تقریباً 58 اسرائیلی قیدی موجود ہیں، جن میں سے 24 زندہ ہیں۔

اس سے پہلے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے غزہ میں محدود پیمانے پر بنیادی انسانی امداد کی تقسیم کی اجازت دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل غزہ پر مکمل قبضہ کرے گا، اسرائیلی فوج نے غزہ کے دوسرے بڑے شہر خان یونس کے تمام شہریوں کو فوری جبری انخلا کا حکم بھی دے دیا۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے سرکاری نشریاتی ادارے 'کان' نے وزیر اعظم کے حوالے سے کہا ہے کہ ہم غزہ کی پٹی کے تمام علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ خان یونس میں آج صبح 'خصوصی آپریشن' کے بارے میں غیر تصدیق شدہ رپورٹس کے حوالے سے نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیلی فورسز 'وہاں بہت اچھا کام کر رہی ہیں، تاہم میں زیادہ تفصیلات بیان نہیں کر سکتا۔ اسرائیلی فوج نے خان یونس کے لیے جبری نقل مکانی کا حکم جاری کر دیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی فوج نے غزہ کے دوسرے بڑے شہر خان یونس کے رہائشیوں کو فوری طور پر علاقہ چھوڑنے کا حکم دیا ہے، اور خبردار کیا ہے کہ وہاں 'ایک بے مثال حملہ' ہونے والا ہے۔ جبری انخلا کا حکم اسرائیلی فوج کے عربی زبان کے ترجمان اویچائے ادرعی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کیا، جو قریبی علاقوں بنی سہیلا اور عبسان پر بھی نافذ ہوگا۔ حکم نامے میں شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مغرب کی طرف واقع علاقے المواسی منتقل ہو جائیں۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ خان یونس کو فوری طور پر ایک 'خطرناک جنگی زون' تصور کیا جائے گا۔ یہ حکم اس سے ایک دن قبل اسرائیلی فوج کی جانب سے وسطی غزہ کے علاقوں، بشمول جنوبی دیر البلح میں واقع القارعہ، کے لیے بھی جاری کیا گیا تھا، جہاں فوج نے اپنے حملوں کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔ امریکا کے دباؤ پر اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے غزہ کی پٹی میں بنیادی انسانی امداد کی فوری بحالی کا حکم دیا ہے، جو اسرائیل کابینہ کے دائیں بازو کے حلقوں میں نہایت غیر مقبول فیصلہ ہے۔ امریکا کی طرف سے کئی ماہ سے جاری ناکہ بندی ختم کرنے کے لیے اسرائیل پر دباؤ بڑھ رہا تھا، اور امریکا کا اسرائیل سے تعاون خطرے میں پڑ گیا تھا۔

کاٹھمنڈو حج تربیتی پروگرام میں علماء کرام کا خطاب

حج ایک عظیم عبادت ہے۔ آپ وہاں جا کر کے ملک وعالم اسلام کے لئے دعائیں کریں

کٹھمنڈو: 19 مئی 2025ء بروز سوموار نیپالی حجاج کرام کے لئے ملک نیپال کی راجدھانی کاٹھمانڈو کے پرگیہ پرتیشٹھان کملادی ہال میں نیپال کی فعال تنظیم جمعیت تواصل الخیریہ کے زیر اہتمام حج تربیتی پروگرام ملک نیپال کی موقر اور مستند علمی شخصیات کی تربیتی وتوجیہی خطابات کے ساتھ منعقد ہوا جس میں مسلم آیوگ کے صدر محترم محمد دین، نیپال سنسد سراج احمد فاروقی نے تاثراتی خطاب کیا۔ میراج گنج کے میئر ابوالکلام احمد نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز مولانا اختر ریاضی کے تلاوت کلام ربانی سے ہوا پہلے خطاب میں جمعیت تواصل کے رئیس شیخ عبدالقیوم مدنی نے حج کی فضیلت واہمیت اور آداب کو کتاب وسنت کی روشنی میں واضح کیا۔ فاطمۃ الزہراء کے استاذ مولانا مجیب الدین مدنی نے حج میں ہونے والی غلطیوں کی تفصیل سے نشاندہی فرمائی۔ جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر نیپال کے فرض شناس وفیاض استاذ شیخ پرویز یعقوب مدنی نے حجاج کرام کو نہایت ناصحانہ انداز میں توجیہ کی اور اسان زبان میں خطاب کیا جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈا نگر نیپال کے معتمد تعلیمات مولانا قمر الدین ریاضی نے پروجیکٹر کے ذریعہ پریکٹیکلی انداز میں عازمین حجاج کے سامنے طریقہ عمرہ وحج پیش کیا۔ روتہٹ میں دعوت کتاب وسنت کو عام کرنے والے شیخ محمد ہارون مدنی نے مختصر ناصحانہ خطاب کیا۔ ناچیز زاد آزاد جھنڈا نگری اور ایمالے پارٹی کے عالیہ سانسد عالیجناب سراج احمد فاروقی نے بعد دیگرے اپنے تاثرات اور احساسات کو عازمین حجاج کرام کے سامنے پیش فرمایا۔ عازمین حج کی تعداد تقریباً دو سو سے متجاوز تھی۔ پروگرام کی نظامت کا فریضہ نیپال کے معروف ناظم پروگرام مولانا محمد زبیر سراجی نائب مربی انجمن جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال نے کافی سلیقہ اور دانشمندگی کے ساتھ انجام دیا، پروگرام ساڑھے آٹھ بجے سے شروع ہو کر گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا آخر میں عازمین حج کے مابین کھانا تقسیم کیا گیا۔ سبھوں نے امن ویکجہتی اخوت وبھائی چارہ اور بقاء باہم کو فروغ دیتے ہوئے کھانا کھا کر کے اپنے اپنے ہوٹلوں کو رخصت ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ حجاج کے سفر کو آسان بنائے اور بحسن وخوبی ان کو اپنے اعزہ واقارب میں واپس لائے آمین۔ وزارت الشئون الاسلامیہ کے ذریعے منعقد کردہ یہ پروگرام نہایت ہی کامیاب رہا۔

پاکستان کے نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار چین روانہ چینی وزیر خارجہ وانگ یی سے ملاقات کریں گے

اسلام آباد۔ 19 مئی۔ ایم این این۔ پاکستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار پیر کو چین کے تین روزہ سرکاری دورے پر روانہ ہوگئے۔ پاکستانی میڈیا آوٹ لیٹ اے آر وائی نیوز نے رپورٹ کیا کہ وہ چینی وزیر خارجہ وانگ یی کی دعوت پر بیجنگ کا سفر کر رہے ہیں۔ 19 سے 21 مئی تک چین کے دورے پر ڈار کے ساتھ افغانستان کے لیے پاکستان کے خصوصی نمائندے محمد صادق بھی ہیں۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان دشمنی کے خاتمے پر اتفاق کے بعد یہ ان کا چین کا پہلا دورہ ہے۔ اس دورے کے دوران، ڈار اپنے چینی ہم منصب وانگ یی کے ساتھ جنوبی ایشیا میں بدلتی ہوئی علاقائی صورتحال اور امن واستحکام پر اس کے اثرات پر بات چیت کریں گے، ان کے دفتر نے ایک بیان میں اعلان کیا۔ دونوں فریق دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیں گے اور باہمی دلچسپی کی علاقائی اور عالمی پیش رفت پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ڈار کا دورہ پاکستان اور چین کے درمیان جاری اعلیٰ سطحی تبادلوں کا حصہ ہے۔ یہ 'آل ویدر اسٹریٹجک کوآپریٹو پارٹنرشپ' کو مزید مضبوط بنانے کے لیے دونوں ممالک کے مشترکہ عزم کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ اے آر وائی نیوز نے ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ ڈار چینی وزیر اعظم سے بھی ملاقات کریں گے۔ طالبان کے مقرر کردہ وزیر خارجہ امیر خان متقی 20 مئی کو چین پہنچیں گے۔ چین، افغانستان اور پاکستان کے وزرائے خارجہ بیجنگ میں سہ فریقی اجلاس منعقد کریں گے۔ ذرائع کے مطابق تینوں رہنما بھارت اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کے تناظر میں موجودہ علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال کریں گے۔ ذرائع کے مطابق دونوں رہنما باہمی تجارت اور سکیورٹی تعاون کے فروغ پر بھی بات کریں گے۔ جموں وکشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی تھی جس میں 26 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے تھے۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں، ہندوستانی مسلح افواج نے 7 مئی کی اولین ساعتوں میں آپریشن سندور کا آغاز کیا، جس میں پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر (پی او جے کے) میں دہشت گردی کے نو مقامات کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں جیش محمد (جے ای ایم)، حزب الاسلام اور حزب الطہار جیسی دہشت گرد تنظیموں سے وابستہ 100 سے زیادہ دہشت گرد مارے گئے۔

سابق امریکی صدر جو بائیڈن پروسٹیٹ کینسر کی خطرناک قسم میں مبتلا

واشنگٹن: سابق امریکی صدر جو بائیڈن میں پروسٹیٹ کینسر کی خطرناک قسم کی تشخیص ہوئی ہے جو ان کی ہڈیوں تک پھیل چکا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق جو بائیڈن کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا ہے 82 سالہ جو بائیڈن کو جمعہ کو پیشاب سے متعلق علامات کے بعد پروسٹیٹ کینسر کی تشخیص ہوئی، وہ اور ان کا خاندان ڈاکٹرز کے ساتھ علاج کے آپشنز پر غور کر رہا ہے۔ ان کے دفتر نے کہا کہ اگرچہ یہ بیماری کی ایک زیادہ جارحانہ قسم ہے، تاہم یہ کینسر ہارمون سینسٹو معلوم ہوتا ہے، جو اس کے موثر علاج کو ممکن بناتا ہے۔ وہ کینسر جو پھیل چکا ہو، یا 'میٹاسٹیسائزڈ' ہو، اسے اسٹیج 4 سمجھا جاتا ہے، جو سب سے آخری مرحلہ ہوتا ہے، پروسٹیٹ کینسر کی زیادہ تر اقسام کی ابتدائی مرحلے میں تشخیص ہو جاتی ہے۔ سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن (سی ڈی سی) کے مطابق 2021 میں پروسٹیٹ کینسر کے 2 لاکھ 36 ہزار 659 کیسز میں سے 70 فیصد کی تشخیص اس وقت ہوئی جب کینسر پروسٹیٹ سے باہر نہیں پھیلا تھا، اس سال کے تقریباً 8 فیصد نئے کیسز میں کینسر ایڈوانسڈ اسٹیج پر تھا۔

جو بائیڈن کی جسمانی صحت اور ذہنی فہم ان کی 2021 تا 2025 کی صدارت کے دوران زیر بحث رہی، انہوں نے اپنی دوبارہ انتخابی مہم جولائی میں اچانک ختم کر دی تھی، کچھ ہفتے بعد جب ایک مباحثے میں ریپبلکن ڈونلڈ ٹرمپ کے خلاف ان کی ہچکچاہٹ بھری کارکردگی نے ان کے ساتھی ڈیموکریٹس میں تشویش پیدا کر دی۔ صدر ٹرمپ، جنہوں نے جنوری سے بائیڈن پر بارہا تنقید کی ہے، نے اتوار کو بائیڈن اور ان کی اہلیہ جِل کے لیے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر ہمدردی کا اظہار کیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے لکھا کہ 'میلانیا اور میں جو بائیڈن کی حالیہ طبی تشخیص سن کر افسردہ ہیں، ہم جِل اور ان کے خاندان کے لیے اپنی دلی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں، اور جو کے لیے جلد اور کامیاب صحتیابی کی دعا کرتے ہیں'۔ بائیڈن کے دفتر نے بتایا کہ کینسر کا 'گلیسن اسکور' 10 میں سے 9 ہے، جو پروسٹیٹ کینسر کی شدت کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ نیو یارک لینگون ہیلتھ کے یورولوجسٹ ڈاکٹر ہربرٹ لیپور نے کہا کہ اسکور 9 انتہائی خطرناک ہے، لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ کئی مرد ایسے کینسر کے ساتھ 5 سے 10 سال یا اس سے زیادہ بھی جی سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا گزشتہ دہائی میں ایڈوانسڈ پروسٹیٹ کینسر کے علاج میں بہت پیشرفت ہوئی ہے۔

اٹلی میں پاکستانی جرائم کے نیٹ ورک کا پردہ فاش

روم۔ 19 مئی۔ ایم این این۔ 14 مئی کو، ایک مربوط بین الاقوامی پولیس آپریشن نے پاکستانی نژاد افراد کے ذریعے چلائے جانے والے ایک بین الاقوامی انسانی سمگلنگ رنگ کو ختم کر دیا۔

مجرمانہ گروہ نام نہاد بلقان کے راستے پر کام کرتا تھا، غیر قانونی تارکین وطن کا استحصال کرتا تھا جو یورپی یونین میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس معاملے میں سات افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے، جب کہ دیگر کو انسانی اسمگلنگ سے لے کر بڑھتے ہوئے حملے، اغوا، بھتہ خوری اور ڈکیتی کے الزامات کا سامنا ہے۔ اس آپریشن کی قیادت اٹلی کی سینٹرل آپریشنل سروس اور ٹریسٹ کے موبائل اسکواڈ نے کی جس میں سلووینیا، کروشیا اور بوسنیا کے قانون نافذ کرنے والے حکام سے قریبی تعاون حاصل کیا۔ ان کی کارروائیاں مہینوں کی تحقیقات کے بعد ہوئیں، جو فروری 2024 میں ایک ہندوستانی تارک وطن کی شکایت کے بعد شروع ہوئی تھی، جسے ایک ساتھی ہم وطن کے ساتھ مل کر، اغوا اور وحشیانہ حملہ کیا گیا تھا۔ گروپ کے طریقہ کار میں انتہائی تشدد شامل تھا۔ متاثرین کو تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے مارا پیٹا گیا اور فلمایا گیا، ان کے خاندانوں کو فی شخص 2,000 یورو کا تاوان لینے کے لیے ویڈیوز بھیجی گئیں۔ تفتیش کاروں نے انکشاف کیا کہ بوسنیا اور سلووینیا کے پناہ گزین کیمپوں اور زگریب اور ٹریسٹی کے اہم نوڈس سے کام کرنے والے مجرم گروہ نے غیر قانونی سرحدی گزرگاہوں کی سہولت فراہم کی جبکہ منظم طریقے سے تارکین وطن کو مزید بدسلوکی کا نشانہ بنایا۔

تارکین وطن کو جنگل کے دور دراز راستوں سے اٹلی میں لے جایا جاتا تھا، جنہیں اکثر راستے میں "محفوظ گھروں" یا ہوٹلوں میں عارضی طور پر رکھا جاتا تھا، اور پھر دھمکیوں اور تشدد کے ذریعے بھتہ وصول کیا جاتا تھا۔ ایک خاص طور پر پریشان کن کیس میں تین ہندوستانی شہری شامل تھے جنہیں ٹریسٹ پہنچنے پر، اغوا کیا گیا، جسمانی طور پر حملہ کیا گیا، اور تاوان کے لیے رکھا گیا۔ اطالوی پولیس کی تیزی سے مداخلت متاثرین کو بچانے اور ان کے اغوا کاروں کو فلیگرینٹ ڈیلیکٹو میں گرفتار کرنے کا باعث بنی۔ آپریشن کے دائرہ کار نے ایک منظم اور بین الاقوامی نیٹ ورک کا انکشاف کیا، جس میں بین الاقوامی رقم کی منتقلی کے نظام اور متعدد ممالک کے ذریعے مالیاتی بہاؤ کا پتہ لگایا گیا۔ دو مشتبہ افراد کو بیرون ملک گرفتار کیا گیا تھا۔

غزہ پر اسرائیلی بمباری جاری، 171 فلسطینی جاں بحق

غزہ، 19 مئی (و س)۔ ہفتے کے روز سے غزہ کی پٹی میں اسرائیلی بمباری میں شدت آ گئی ہے۔ آج پیر کی صبح اسرائیلی طیاروں نے مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا۔ العربیہ کے نمائندے کے مطابق ان حملوں میں فضائیہ، بحری جنگی کشتیوں، ٹینکوں اور توپ خانے نے حصہ لیا، جو سرحدی پٹی پر مشرقی رفح (جنوبی غزہ) سے لے کر مغربی بیت لاہیا (شمالی غزہ) تک تعینات ہیں۔ ادھر غزہ میں شہری دفاع نے علی الصبح اعلان کیا کہ اسرائیل نے شدید فضائی حملے کیے جن کا نشانہ پناہ گزینوں کے خیمے اور رہائشی مکانات تھے۔

یہ حملے غزہ کے جنوبی، وسطی اور شمالی علاقوں میں کیے گئے۔ ان حملوں کے نتیجے میں 11 فلسطینی جاں بحق ہوئے۔ طبی ذرائع نے العربیہ کو بتایا کہ ہفتے سے اتوار تک اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں 160 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ اس سے قبل اتوار کے روز اسرائیلی فوج نے اعلان کیا تھا کہ اس نے غزہ میں وسیع زمینی آپریشن شروع کر دیا ہے۔ فوج کے بیان میں کہا گیا کہ اس کی فورسز نے شمالی اور جنوبی غزہ میں عربات جدعون کے عنوان سے ایک نئی زمینی کارروائی کا آغاز کیا ہے، جو کہ غزہ میں جاری نئے حملے کا نام ہے۔ سے قبل ہفتے کو اسرائیلی فوج نے غزہ پر اپنے حملوں کو وسعت دینے کا اعلان کیا تھا، باوجود اس کے کہ بین الاقوامی سطح پر جنگ بندی کی اپیلیں کی جا رہی تھیں اور غزہ کی انسانی صورت حال پر انتباہات جاری تھے۔

دوسری طرف، ہفتے کے روز قطر اور مصر کے ثالثوں نے، امریکا کی حمایت سے، اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے بالواسطہ مذاکرات کا نیا دور دوحہ میں شروع کیا۔ تاہم اسرائیلی اور حماس کے ذرائع کے مطابق دوحہ میں ہونے والے اس مذاکراتی دور میں کوئی خاص پیش رفت نہ ہو سکی۔ اسرائیلی اندازوں کے مطابق اس وقت غزہ میں تقریباً 24 اسرائیلی قیدی زندہ موجود ہیں، جن میں سے 10 کی رہائی کو کسی بھی ممکنہ معاہدے کے ابتدائی مرحلے میں شامل کرنے کی امید ہے۔

یاد رہے کہ اسرائیل کی فوجی کارروائیاں 18 مارچ کو اس وقت دوبارہ شروع ہوگئیں جب مصر، قطر اور امریکا کی ثالثی سے ہونے والی ایک عارضی جنگ بندی کے بعد، معاہدے کے اگلے مرحلے پر مذاکرات تعطل کا شکار ہو گئے تھے۔

پاکستان کی رکی ہوئی نجکاری اصلاحات گہرے مسائل کی علامت

اسلام آباد۔ 19 مئی۔ ایم این این۔ شدید معاشی عدم استحکام اور آئی ایم ایف جیسے بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے دباؤ کا سامنا کرنے کے باوجود، پاکستان اپنے خسارے میں چلنے والے سرکاری اداروں کی نجکاری کی اہم اصلاحات میں تاخیر کر رہا ہے۔ یکے بعد دیگرے آنے والی پاکستانی حکومتیں، ان کی سیاسی وابستگیوں سے قطع نظر، اپنی نجکاری کے بیانات کو ٹھوس اقدامات میں تبدیل کرنے میں مسلسل ناکام رہی ہیں، جس کی وجہ سے مختلف شعبوں میں فالج اور غیر موثر ریاستی کنٹرول کی میراث ہے۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (PIA) اور پاکستان اسٹیل ملز (PSM) جیسے ادارے بڑے پیمانے پر مالی بوجھ کی نمائندگی کرتے ہیں، جو بد انتظامی، زائد اسٹاف، اور سیاسی سرپرستی کی وجہ سے نمایاں سالانہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ بار بار بیل آؤٹ فراہم کرنے والے آئی ایم ایف نے اپنے قرض کے معاہدوں میں نجکاری کو ایک شرط کے طور پر مستقل طور پر شامل کیا ہے، لیکن پاکستان کے وعدوں کو اکثر تاخیر، کمزور یا مکمل طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے، جس سے مستقبل کی فنڈنگ اور بین الاقوامی اعتماد کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ پاکستان کا سیاسی طبقہ طویل مدتی اصلاحات پر قلیل مدتی استحکام کو ترجیح دیتا ہے، مزدور یونینوں کی جانب سے سیاسی ردعمل اور ماضی کی نجکاری کے اسکینڈلز سے پیدا ہونے والے عوامی تاثرات کے خوف سے۔

چین پر امریکی محصولات کا جواز۔۔۔ اقتصادی جبر، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

بیجنگ۔ 19 مئی۔ ایم این این۔ چینی سامان پر ریاستہائے متحدہ کے محصولات کو چین کی وسیع ریاستی مداخلت سے جائز قرار دیا گیا ہے، جو منڈیوں کو بگاڑتا ہے، گھریلو کمپنیوں کی حمایت کرتا ہے اور مبہم قوانین کے ذریعے ڈبلیو ٹی او کی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتا ہے، جبری ٹیکنالوجی کی منتقلی، اور کم لاگت کی قیمتوں کا تعین کرتا ہے۔

تائیوان کے صدر نے اپوزیشن کے چین بارے موقف کو مسترد کیا

تائی پے۔ 19 مئی۔ ایم این این۔ تائیوان کے صدر لائی چنگ۔ تے نے اس خیال کو مسترد کر دیا ہے کہ تائیوان کی اپوزیشن جماعتوں کے تعاون سے چین کے ساتھ بات چیت کی جا سکتی ہے اور دلیل دی کہ ان کا نقطہ نظر حکمران ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ فوکس تائیوان کے مطابق، ہفتے کے روز منڈی ورلڈ نیوز کے یوٹیوب چینل پر ایک انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے، تائیوان کے صدر نے ڈی پی پی کے دیرینہ موقف کو دہرایا کہ اپوزیشن جماعتیں بیجنگ کے "ایک چائنہ اصول" کی حمایت کرتی ہیں۔ انہوں نے "1992 کے اتفاق رائے" کے لیے کے ایم ٹی کی حمایت کی طرف اشارہ کیا اور دیگر بیانیے جیسے "آبنائے کے دونوں اطراف ایک خاندان ہیں"، جو انہوں نے کہا کہ چین کے اتحاد کے ایجنڈے کے ساتھ زیادہ قریب سے ہم آہنگ ہیں۔ فوکس تائیوان کے مطابق، بیجنگ "ایک چائنہ اصول" رکھتا ہے، جو کہتا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین ہی چین کی واحد قانونی حکومت ہے اور تائیوان اس کا حصہ ہے۔ کے ایم ٹی 1992 کے اتفاق رائے کی تشریح کرتا ہے کیونکہ دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ "ایک چین" ہے لیکن اس کے معنی کی مختلف تشریحات کی گنجائش ہے۔ لائی نے 2015 میں تائی پے کے سابق میئر کو وین۔ جے کے "ایک خاندان" کے جملے کے استعمال کا بھی حوالہ دیا تاکہ کراس سٹریٹ مصروفیت کی حمایت کی جا سکے۔

رائے پور چھتیس گڑھ میں حیدر ملت کانفرنس، محمد نظام الدین رضوی

رائے پور (پریس ریلیز) سرزمین رائے پور چھتیس گڑھ میں حضرت برہان شاہ قلعے والے بابا کے آستانے کے قریب یادگار اسلاف پیر طریقت رہبر شریعت گل گلزار نقشبندیت حضرت مولانا الشاہ مفتی غلام حیدر قادری مصباحی علیہ الرحمہ بانی و مہتمم دارالعلوم سلمانیہ مسلم یتیم خانہ پٹھان ٹولی مظفرپور کے ایصال ثواب کے لیے حیدر ملت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی سرپرستی پیر طریقت، رہبر شریعت خلیفہ حضور غیاث ملت حضرت مولانا الحاج جلال الدین رضوی بانی و مہتمم دارالعلوم امام اعظم بھلائی چھتیس گڑھ، صدارت ہمدرد قوم وملت حضرت مولانا صوفی رجب علی قادری صاحب قبلہ تبلیغی کتاب گھر بیجناتھ پارہ رائے پور چھتیس گڑھ، قیادت پیر طریقت رہبر شریعت جانشین محسن ملت قاضی چھتیس گڑھ حضرت مولانا مفتی محمد علی فاروقی صاحب قبلہ بیجناتھ پارہ رائے پور، عنایت مصلح قوم ملت حضرت مولانا نظام الدین رضوی بانی و مہتمم دارالعلوم حضرت علی رائے پور چھتیس گڑھ نے فرمائی۔ حضرت مولانا مفتی عبدالقادر برہانی نے حضرت مفتی غلام حیدر قادری علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر روشنی ڈالی۔ قاری عمران اشرفی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اہلسنت وجماعت کے ایک عظیم داعی کا نام مفتی غلام حیدر قادری ہے۔ خطیب باوقار ناشر مسلک اعلی حضرت خلیفہ حضور غیاث ملت حضرت مولانا مفتی کلیم اشرف قادری دارالعلوم اسلامیہ اہلسنت یتیم خانہ بھلائی چھتیس گڑھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ شمالی بہار میں آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے جو تاریخ کا ایک اہم حصہ بھی ہے۔ پیر طریقت رہبر شریعت خلیفہ حضور غیاث ملت حضرت مولانا الحاج جلال الدین رضوی بانی و مہتمم دارالعلوم امام اعظم بھلائی چھتیس گڑھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ علم، عمل اور تقویٰ کے پیکر جمیل کا نام مفتی غلام حیدر قادری ہے انہوں نے دین وسنت اور مسلک اعلی حضرت کی نشر واشاعت میں ان کی قربانی قابل قدر ہے نئی نسلوں کو علم سے آراستہ کرنے کے لئے مسلم یتیم خانہ کے نام سے ایسا چراغ روشن کیا جس کے اجالے میں قوم کے بچے علم حاصل کر رہے ہیں۔ نقابت کے فرائض نقیب اعظم ہندوستان حضرت مولانا خورشید عالم ساغر اسلام پوری نے بڑے اچھے انداز میں انجام دیئے۔ شہنشاہ ترنم حضرت جوہر مظفرپوری، شاہکار ترنم حضرت ظہیر رہبر رائے پوری، حضرت وسیم ناگپوری صاحبان نے اپنے نعتیہ منقبت کلام سے سامعین کو محظوظ ولطف اندوز کیا۔ اس پروگرام میں علمائے کرام حضرت سید وین انجم اشرفی صاحب، حضرت مولانا لئیق الدین مصباحی بھلائی، حضرت مولانا حبیب الرحمن رائے پور، مولانا اشرف صاحب رائے پور، مولانا ذاکر حسین صاحب رائے پور، مولانا فہیم اختر صاحب رائے پور، مولانا شمشاد حسین منظری صاحب رائے پور، مولانا محفوظ عالم اشرفی صاحب رائے پور، مولانا نوشاد عالم رضوی صاحب رائے پور، مولانا نثار احمد صاحب رائے پور، مولانا شمیم امجدی صاحب رائے پور، حافظ غلام فرید رضوی، حافظ سلطان رضوی، مولانا عبدالشکور صاحب، حافظ شاہد رضا، حافظ عبدالصمد، حافظ عمر خان نوری، حافظ عبدالرزاق اشرفی، حافظ ارشاد عالم رضوی، حافظ شمشیر عالم نقشبندی، قاری تبریز عالم صاحبان نے شرکت کی۔ شہر کے معززین میں نعیم رضوی، حاجی عبدالمجید، حاجی غلام ریاض الدین، محمد افضل صاحب، حاجی سہیل صدیقی، کلام الدین، احسن رضا، انس رضا، مخدوم اشرف، سبطین رضا، اختر رضا صاحبان بھی شریک محفل ہوئے۔

تعلیم کے بغیر اچھے معاشرہ کی تشکیل ناممکن ۔ قربان شیخ

نور جہاں چلڈرن اسکول میں طلبہ اور سرپرست کو اعزاز سے نوازا گیا

اعظم گڑھ ۔ عبدالرحیم شیخ ۔ نور جہاں چلڈرن اسکول دونہ لال گنج اعظم گڑھ میں سی بی ایس ای بورڈ کی دسویں، بارہویں جماعت کے ہونہار طلبہ اور سرپرست کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر اسکول کے پرنسپل محمد قربان شیخ نے کہا کہ اس کا اسکول انتظامیہ نے یہ فیصلہ لیا ہے کہ جو بھی طلبہ 90 فیصد یا اس سے زیادہ نمبرات سے دسویں جماعت میں پاس ہوئے ہیں خواہ وہ کسی بھی اسکول میں پڑھنے والے طلبہ ہوں اگر نور جہاں چلڈرن اسکول میں داخلہ کرواتے ہیں تو انکو نور جہاں چلڈرن اسکول مفت میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع دے گا۔ انہوں نے کہا کہ خدمت خلق بڑی عبادت ہے۔ طلبہ سے مخاطب ہو کر انہوں نے کہا کہ بہتر مستقبل کے لئے بہتر تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ محنت اور لگن سے پڑھائی کریں۔ جو طلبہ ابھی تک کوئی مقام حاصل نہیں کر سکے وہ مایوس نہ ہوں۔ محنت سے پڑھائی کریں انشاء اللہ کامیابی ضرور قدم چومے گی۔ اس موقع پر اسکول کے صدر حاجی انیس احمد، منیجر حاجی اسرار احمد، نائب منیجر محمد ہاشم، پرنسپل محمد قربان شیخ سمیت بڑی تعداد میں سرپرست موجود تھے۔

اردو کیوں پڑھیں کی مشاورتی میٹنگ میں کئی اہم امور پر غور وخوض

رام پور (صدام حسین فیضی) اردو کے فروغ کے لیے چلائی جا رہی تحریک اردو کیوں پڑھیں؟ کی مشاورتی میٹنگ محلہ چوکی کنڈا میں ڈاکٹر محمد عبدالسلام کی رہائش گاہ پر ہوئی۔ تحریک کے ارگنائزر عاصم راجہ اور نعمان غازی کی ایماء پر بلائی گئی اس میٹنگ میں حامد اسکول کے سابق پرنسپل اسرار احمد، ناصر علی خان (علیگ)، ڈاکٹر عبدالرؤف، ڈاکٹر خالد حسن خان، عاصم راجہ، نعمان غازی، ڈاکٹر محمد عبدالسلام، فضل شاہ فضل حافظ محمد محسن اور جرنلسٹ مظفر اللہ خان نے شرکت کی۔ شرکاء نے کہا کہ مادری زبان اردو کو گھر گھر تک پہنچانے کے لئے محلے محلے ایک ایک گھر پر دستک دیکر اردو کی اہمیت سے بچوں کے سرپرستوں کو روشناس کرانا ہوگا۔ اس سلسلے میں وارڈ ممبران کو بھی ساتھ لیکر چلنا ہوگا۔ محلے کے سنجیدہ اور اردو کے تئیں دردمندی کا جذبہ رکھنے والوں کو اس تحریک سے روشناس کرا کر ان کا تعاون ناگزیر رہے گا۔ محلے کے ہمدرد لوگوں کے مشورے سے اردو درس وتدریس کے سلسلے کا مناسب مقام، وقت اور نصاب کا تعین کیا جائیگا۔ نعمان غازی نے کہا کہ بارہا ان کو اس کا مشاہدہ رہا ہے کہ جب صدق دل کے ساتھ کام کیا جائیگا تو مقام اور وسائل کی کمی کا مطلق بھی سامنا نہیں کرنا پڑیگا۔ اسرار احمد اور ڈاکٹر عبدالرؤف نے پبلک اسکولوں میں اردو کی تعلیم کا نظم، سرکاری اسکولوں میں اردو کے طلباء کی تعداد میں اضافہ پر سنجیدگی سے کوشش کرنے پر زور دیا۔ مظفر اللہ خاں نے بتایا کہ چکی مسجد نزد حافظ شاہ جمال اللہ صاحب کا مزار پر بعد نماز عصر بچوں کے مکتب کو مفتی ضیاء الحق چلاتے ہیں۔ اس میں 10 بچوں کا گروپ ہوتا ہے جنہیں اردو اور دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ صرف ایک گھنٹہ کے اس مکتب میں انگریزی اسکول میں پڑھنے والے بچے اردو کے علاوہ دین کے فہم سے بھی روشناس ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر پڑھائی جانے والی ابتدائی کتابوں اور اردو رسم الخط کی مشق کی کتابوں کو انہوں نے شرکاء کو دکھایا۔ مظفر اللہ خاں نے بتایا کہ دوران ملازمت انہوں نے گورکھپور میں جابجا ایسے مکاتب مسلم محلوں میں دیکھے جہاں انگریزی اسکولوں میں زیر تعلیم بچے صرف ایک گھنٹہ پڑھ کر اردو اور دین کا اچھا فہم حاصل کر لیتے تھے۔ یہ طے کیا گیا کہ اردو کیوں پڑھیں کے آئندہ پروگرام کے لئے مقام کا تعین ہونے پر تحریک فروغ اردو کے گروپ کے ارکان کو مطلع کر دیا جائیگا۔ واضح رہے کہ یہاں استاد شاعر منظر واحدی کی وفات پر ان کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت بھی کی گئی۔ بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

لڑکی نے سوسائیڈ نوٹ لکھ کر لگالی پھانسی

لکھنؤ: راجدھانی لکھنؤ کے گومتی نگر میں ہسریہ کی رہنے والی سروجنی (22) نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ اس کے پاس سے ایک سوسائیڈ نوٹ بھی ملا ہے۔ اس میں اس نے بیماری سے پریشان ہو کر خودکشی کرنے کا لکھا ہے۔

دریں اثناء، راجیو شکلا (50) جو کرتا لکھورہ کے بادشاہ کھیڑا کے ایک پرائیویٹ ڈرائیور نے بھی پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ ہردوئی کے پھوتہ کی رہنے والی سروجنی ایک پٹرول پمپ پر کام کرتی تھی۔ والد بھگوان دین نے بتایا کہ مالک مکان نے ہفتہ کی دوپہر اسے فون کیا اور اس کی اطلاع دی۔ بتایا کہ سروجنی صبح سے کمرے سے باہر نہیں آئی ہیں۔ جب دوسرے کرایہ داروں نے کھڑکی سے دیکھا تو سروجنی پھندے سے لٹکی ہوئی نظر آئی۔ مکان مالک کی اطلاع پر پولیس پہنچی اور دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئی۔

اس کے بعد سروجنی کو ایک پرائیویٹ اسپتال لے جایا گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ خبر ملتے ہی سروجنی کے اہل خانہ بھی لکھنؤ پہنچ گئے۔ تفتیش کے دوران پولیس کو کمرے سے ایک خودکشی نوٹ ملا۔ اس میں اس نے خود کو اپنی موت کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اس نے لکھا تھا کہ وہ بیماری سے پریشان ہو کر خودکشی کرنے کو تیار ہے۔ آخر میں لکھا تھا کہ اس میں کسی کا قصور نہیں۔ اس کے والد ایک کسان ہیں اور ماں شانتی دیوی، سروجنی خاندان کی سات بہنوں میں چوتھی تھیں۔ پچھلے سال اس نے بارہ بنکی کے ایک پرائیویٹ ڈگری کالج سے بی کام مکمل کیا تھا۔

مڑیاوں میں گومتی ندی میں ڈوب کر تین نوجوان جاں بحق

لکھنؤ: 18 مئی (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے مڑیاوں تھانہ علاقے میں گومتی ندی میں ڈوب کر تین نوجوان ہلاک ہو گئے۔ موقع پر موجود پولیس اور غوطہ خوروں نے دو کو بچا لیا۔ دونوں کو ٹراما سینٹر بھیج دیا گیا ہے۔ ایک کی تلاش جاری ہے۔

گرین ووڈ اسکول رام پور میں سمر کیمپ میں لے رہے ہیں طلباء لطف

رام پور: گرین ووڈ اسکول رام پور میں سمر کیمپ کافی ہٹ رہا جس میں بچوں نے خوب لطف اٹھایا۔ بچوں کی گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہو گئی ہیں۔ پہلی سے آٹھویں جماعت تک کے بچوں کا یہ سمر کیمپ آج شروع ہوا جو ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ سمر کیمپ میں تقریباً 700 بچے حصہ لے رہے ہیں۔ سمر کیمپ صبح 7 بجے سے 9.30 بجے تک جاری ہے اور اس میں مختلف قسم کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ سمر کیمپ میں گھوڑ سواری، برما برج، فاکس فلائنگ، تیر اندازی، رکلے ماؤنگ، اسپیرا ایڈیری مختلف قسم کے تفریحی کھیل، اسکیٹنگ، ایئر رائفل شوٹنگ، آرٹ اینڈ کرافٹ، یوگا ریٹ اور ڈانس کلاس جیسی سرگرمیاں زوروں پر جاری ہیں۔ کیمپ میں بچے مختلف قسم کے جھولوں سے لطف اندوز ہوئے۔ بچوں میں سب سے زیادہ جوش وخروش برما پل کی طرف دیکھا گیا۔ آج بچوں نے سنسنی اور ہمت کا تجربہ کیا کہ یہ پل جنگلات اور ناقابل رسائی جگہوں پر کس طرح مددگار ہے۔ بچے ایئر رائفل شوٹنگ میں شوٹنگ کے کرتب سیکھ رہے ہیں۔ اسکیٹنگ میں بچوں کا جوش وخروش قابل دید ہے۔ سمر کیمپ میں موسیقی اور رقص کی تربیت بھی دی جا رہی ہے۔ بچے بہت لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ سمر کیمپ کے تمام پروگرام گرین ووڈ اسکول کے ڈائریکٹر شاہد خان، جوائنٹ ڈائریکٹر ثمینہ خان اور پرنسپل این کے تیواری کی رہنمائی میں چلائے جا رہے ہیں۔ کیمپ کی تمام سرگرمیاں تجربہ کار ریز کی نگرانی میں چلائی جا رہی ہیں۔ وائس پرنسپل شکیل احمد، احترام علی، عبید خان، مرتضیٰ علی، ونے کیوت، محمد صادق، فیروز حیدر، شاداب خان وغیرہ سمر کیمپ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

مؤثر رہی جے ڈی یو کی سیاسی مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ: سدھاکر

پرانے کارکنوں کے تجربے کے ساتھ نوجوانوں کا جوش بھی ضروری

چھپرہ: پٹنہ میں منعقدہ جے ڈی یو کی سیاسی مشاورتی کمیٹی کی ایک روزہ میٹنگ تنظیم کی مضبوطی، انتخابی حکمت عملی اور زمینی کارکنوں کے کردار کے حوالے سے بہت مؤثر رہی۔ مذکورہ باتیں کمیٹی کے رکن اور فعال جے ڈی یو لیڈر سدھاکر بھاردواج نے میٹنگ سے واپس آنے کے بعد کہیں۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے ریاستی صدر امیش کشواہا نے کہا کہ پرانے کارکنوں کا تجربہ اور نوجوانوں کا جوش مل کر وہ طاقت پیدا کرے گی جو انتخابات میں جیت کو یقینی بنا سکتی ہے۔ میٹنگ میں ریاست بھر سے کمیٹی کے ارکان نے تہیہ کیا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں 225 سیٹوں پر این ڈی اے کی جیت کو یقینی بناتے ہوئے بہار میں استحکام اور ترقی کی سیاست کو مضبوط کیا جائے گا۔ سارن کی جانب سے مسٹر بھاردواج نے تنظیم کی زمینی سطح پر مضبوطی، کارکنوں کی فعالیت اور آئندہ انتخابات کے لیے مقامی حکمت عملی کے بارے میں تجاویز دیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی صدر امیش کشواہا کی قیادت کا انداز، تنظیم کے تئیں ان کی وفاداری اور زمینی کارکنوں کے ساتھ ان کی جامع بات چیت جے ڈی یو کو نئی توانائی دے رہی ہے۔ جس لگن اور وژن کے ساتھ وہ ریاست بھر کے کارکنوں کو متحد کر رہے ہیں۔ واقعی متاثر کن ہے۔ نتیش کمار کی قیادت بہار کی سیاست میں انقلابی تبدیلی کی علامت بن گئی ہے۔ جس طرح انہوں نے سماجی انصاف، ترقی اور گڈ گورننس کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ آج وہ پورے ملک کے لیے ایک مثال ہیں۔ ہر غریب، عورت، نوجوان کی ترقی کے لیے ان کی کوششیں بے مثال ہیں۔

بیوی سے جھگڑے کے بعد وکیل نے اندرا نہر میں لگائی تھی چھلانگ

لکھنؤ: جمعہ کی رات دیر گئے راجدھانی لکھنؤ میں ایک وکیل نے اپنی بیوی سے جھگڑے کے بعد اندرا نہر میں چھلانگ لگا دی تھی۔ اس کے رشتہ دار نے اسے بچانے کے لیے پیچھے سے چھلانگ لگا دی۔ جس کی وجہ سے دونوں نوجوان ڈوب گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور غوطہ خوروں کی مدد سے نوجوانوں کی تلاش شروع کی۔ دونوں کی لاشیں اتوار کو ملیں۔ انوپم تیواری (37) جو کہ اصل میں مئو ضلع کے مدھوبن تھانہ علاقے کے گوپال پور گاؤں کے رہنے والے ہیں، لکھنؤ میں رہتے تھے۔ یہاں وہ ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ میں وکیل تھے۔ رات گئے اس کی بیوی سے جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد وہ گھر سے چلے گئے۔ ان کے پیچھے اس کا رشتہ دار شیوم اپادھیائے (20) تھا۔ انوپم تقریباً 11.45 بجے اندرا نہر کے قریب پہنچے۔ اس نے خودکشی کے ارادے سے ڈیم میں چھلانگ لگا دی۔

ایودھیا کے ایم پی اودھیش نے کیا پروفیسر رام گوپال کا دفاع، مدھیہ پردیش کے وزیر کو بنایا نشانہ

لکھنؤ: 18 مئی (پی این ایس) پاکستان کے خلاف آپریشن سندور میں اہم کردار ادا کرنے والے ونگ کمانڈر ویومیکا سنگھ پر سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور ایم پی پروفیسر رام گوپال یادو کے نازیبا ریمارکس کے سوال پر ایودھیا کے ایس پی ایم پی اودھیش پرساد نے رام گوپال یادو کا دفاع کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مدھیہ پردیش بی جے پی کے وزیر وجے شاہ کو کابینہ سے ہٹایا جائے اور لیفٹیننٹ کرنل صوفیہ قریشی کے خلاف توہین آمیز تبصرہ کرنے پر پارٹی سے نکال دیا جائے۔ پروفیسر رام گوپال یادو کا دفاع کرتے ہوئے ایس پی ایم پی نے کہا کہ وہ ہماری پارٹی کے سب سے سینئر لیڈر ہیں اور بہت پڑھے لکھے اور باشعور ہیں۔ ان کا نظریہ، سوچ اور ذہنیت اس ملک میں باہمی تعاون اور بھائی چارے کی ہے۔ ذات پات کی سوچ اس میں کبھی نہیں رہی۔ اگر کوئی ایسا الزام لگاتا ہے تو اسے پہلے اسے سمجھنا ہوگا۔ پروفیسر رام گوپال یادو کا دفاع کرتے ہوئے ایس پی ایم پی نے کہا کہ ان پر ایسا کوئی الزام نہیں ہے اور جس نے بھی یہ الزام لگایا ہے، یہ ان کے نظریے، سوچ اور ذہنیت پر مبنی ہے۔ بھارت میں اگر کسی نے فوج کی عزت کی ہے تو وہ آنجہانی ملائم سنگھ یادو ہیں۔ پروفیسر رام گوپال کا بیان ذات پات کا بیان نہیں ہے۔ کوئی گمراہ کن بیانات نہیں ہیں۔ یہ ایسا بیان نہیں ہے جس سے ملک تقسیم ہو جائے۔ ملک کو تقسیم کرنے والا بیان مدھیہ پردیش کے وزیر وجے شاہ کا ہے۔ عدالت نے ایسے وزیر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا ہے لیکن بی جے پی نے ابھی تک اس وزیر کو وزراء کی کونسل سے نہیں ہٹایا ہے۔

اے ٹی ایس نے رام پور کے شہزادے کو جاسوسی کے الزام میں کیا گرفتار

رام پور: رام پور کے رہائشی شہزاد کی پاکستانی خفیہ ایجنسی (آئی ایس آئی) کے لیے جاسوسی کے الزام میں گرفتاری کے بعد علاقے میں خاموشی ہے۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ شہزاد پہلے گاڑی چلاتا تھا اور کمبل بھی بیچتا تھا۔ گزشتہ چند سالوں سے اس نے پاکستان کی خواتین کے سوٹ اور کپڑے درآمد کر کے مقامی طور پر فروخت کرنا شروع کر رکھا تھا۔ شہزاد کی اہلیہ رضیہ نے بتایا کہ ان کے شوہر دو بار پاکستان جا چکے ہیں لیکن ان کا مقصد صرف کاروبار تھا۔ ضلع انتظامیہ مزید جانچ پڑتال میں مصروف ہے۔ بیوی کا کہنا ہے کہ میرا شوہر بے قصور ہے۔ میں اس کے لیے لڑوں گی۔ ISI ایجنٹ کی بیوی نے یہ بھی کہا ہے کہ مجھے بھی اس کے ساتھ پھانسی پر لٹکا دو، میرے دو چھوٹے بچے ہیں۔ ٹانڈہ تھانہ علاقہ کے رہنے والے شہزاد نامی نوجوان کو یوپی اے ٹی ایس نے مرادآباد سے پاکستان کے لیے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ شہزاد رام پور کے ٹانڈہ شہر کے محلہ آزاد نگر میں مکان نمبر 135 میں رہتا ہے۔ اے ٹی ایس کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ شہزاد پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی سے رابطے میں تھا اور اس کے لیے جاسوسی کر رہا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ شہزاد بھارت اور پاکستان کے درمیان کاسمیٹکس، کپڑے، مصالحہ جات اور دیگر سامان اسمگل کرتا تھا۔ وہ کئی بار پاکستان جا چکا ہے اور وہاں سے اس کا رابطہ آئی ایس آئی کے ایجنٹوں سے ہوا۔ اس اسمگلنگ کی آڑ میں اس نے پاکستان کی خفیہ ایجنسی کے لیے کام کرنا شروع کر دیا۔

گرج چمک کے ساتھ بدلے گا موسم شدید گرمی اور لو سے ملے گی راحت

لکھنؤ: 18 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں ایک بار پھر موسم بدلنے والا ہے۔ چند روز تک چلچلاتی گرمی اور ہیٹ ویو سے کچھ راحت ملے گی۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ ریاست کے ترائی علاقوں میں مشرقی ہواؤں اور بوندا باندی کا سلسلہ پیر کے بعد ریاست کے مشرقی اور مغربی دونوں ڈویژنوں میں دیکھا جائے گا۔ یوپی میں 19 اور 23 مئی کے درمیان مشرق سے مغرب تک تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کے اشارے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کی صبح ایودھیا، بارہ بنکی اور بلرام پور میں تیز ہواؤں کے ساتھ بارش ہوئی۔ لکھنؤ میں بھی ہلکی بارش ریکارڈ کی گئی۔ جس کے باعث پارہ میں معمولی کمی ہوئی اور لوگوں کو گرمی سے راحت ملی۔

دہلی این سی آر، نوئیڈا اور گریٹر نوئیڈا میں 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلیں۔ آگرہ اور علی گڑھ کے علاقوں میں بھی طوفان جیسے حالات دیکھے گئے۔ اتوار کو بھی ریاست کے کچھ ترائی علاقوں میں بوندا باندی دیکھی گئی۔ دوپہر کے وقت گرمی نے لوگوں کو پریشان کر دیا۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سائنسدان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش میں ایک نیا گردباد اور موسمی نظام فعال ہو رہا ہے۔

ہائی کورٹ کی خاتون ملازم کا گلا کاٹ کر قتل

لکھنؤ: 18 مئی (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے چنہٹ میں سنیچر کی رات دیر گئے سمرہ کی رہنے والی آؤٹ ہاؤس کی ایک خاتون ملازم کا گلا کاٹ کر قتل کر دیا گیا۔ اتوار کی صبح اطلاع ملتے ہی ڈی سی پی ایسٹ ششانک سنگھ، اے ڈی سی پی ایسٹ پنکج کمار اور انسپکٹر ونیش چندر مشرا موقع پر پہنچ گئے۔ فرانزک ٹیم نے شواہد اکٹھے کر لیے۔ مقتولہ کے بھائی نے اپنی بھابھی پر عاشق کے ساتھ مل کر اپنی ہی ماں کو قتل کرنے کا الزام لگایا ہے۔ پولیس نے دونوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ بھائی روی کے مطابق اس کی بہن آؤٹ ہاؤس میں گھر کی دیکھ بھال کا کام کرتی تھی۔

جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ گندیوڑہ میں مدارس کی تربیت کے موضوع پر ایک پُروقار علمی مجلس کا انعقاد

جلال آباد: مدارس کی ترقی کا راز طلباء و اساتذہ کی صحیح تربیت میں مضمر ہے۔ مولانا کبیر الدین فاران الحمدللہ، مدارس دینیہ کی تربیت وتنظیم کے عنوان سے جامعۃ الشیخ عبدالستار کے مہتمم الحاج فضل الرحمان نانکوی کی ایماء پر ایک نہایت اہم، با مقصد اور پُروقار علمی مجلس کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں علاقے کے جید علمائے کرام، اساتذہ و ارباب مدارس نے شرکت فرمائی۔ اس مجلس کا مقصد دینی مدارس کے نظام تعلیم وتربیت کو مزید مؤثر، منظم اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ بنانا تھا۔ اس علمی نشست کی صدارت حضرت مولانا کبیر الدین فاران مظاہری مہتمم مدرسہ قادریہ مسروالا نے فرمائی، جنہیں علمی دنیا میں ان کی دینی خدمات اور تعلیمی بصیرت کی بنا پر خاص مقام حاصل ہے۔ جامعۃ الشیخ عبدالستار کے استاذ تجوید وقرأت قاری مطیع الرحمان قاسمی کی تلاوت باسعادت سے مجلس کا آغاز ہوا جامعہ رحمانیہ للبنات کی طالبہ نے خوبصورت نعت پیش کی آپ نے صدارتی خطاب میں مولانا کبیر الدین فاران نے مدارس کی موجودہ صورتحال، تربیت مدرسین کی اہمیت، اور طلبہ کی فکری وعملی تربیت پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ مولانا نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق میں دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز ہے دنیا کی تمام کامیابیاں، چاہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی، وقتی ہوں یا دائمی، اگر کسی ایک تعلق پر قائم کی جائیں تو وہ ہے نبی کریم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا، گہرا اور وفادار تعلق۔

یہ تعلق محض زبانی دعوے کا نام نہیں، بلکہ محبت، اطاعت، اتباع اور ادب کے جذبات سے معمور ہونا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا مطلب ہے: ان کی سیرت کو اپنا نمونہ بنانا ان کی سنت کو اپنی زندگی میں زندہ کرنا ان کی تعلیمات کو اپنے عمل میں ڈھالنا اور ان کے لائے ہوئے دین کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرنا اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ترجمہ: کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔" یعنی اللہ کی محبت اور رضا مندی، دنیا و آخرت کی کامیابی کا اصل زینہ، صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جس دل میں نبی سے سچا تعلق ہوتا ہے، وہ دل ظلمتوں سے پاک اور نور ہدایت سے روشن ہو جاتا ہے۔ ایسی زندگی میں برکت، محبت، سکون اور مقصد ہوتا ہے۔ اور آخرت میں اسی تعلق کی بنیاد پر شفاعت، بخشش اور جنت کی نوید ہے۔ پس آئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق تازہ کریں، ان کی سیرت کا مطالعہ کریں، ان کے اخلاق کو اپنائیں، ان کی سنتوں کو زندہ کریں اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کریں۔ اس موقع پر کنوینر اجلاس مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی ناظم جمعیت علماء ہند ضلع سہارنپور نے بھی نہایت وقیع اور مدلل خطاب فرمایا، جس میں آپ نے مدارس کے نظام تعلیم میں درپیش چیلنجز اور ان کے ممکنہ حل پر روشنی ڈالتے ہوئے اصلاحی نکات پیش کیے۔

1. خالص نیت اور اخلاص

مدارس کی ترقی کا پہلا زینہ اخلاص ہے۔ جب نظام، تدریس اور خدمات صرف رضائے الٰہی کے لیے ہوں تو اللہ تعالیٰ خود اس میں برکت عطا فرماتا ہے۔

2. معیاری تعلیم وتدریس

اساتذہ کی علمی قابلیت، تدریسی مہارت اور نصاب کی جامعیت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ جدید تدریسی طریقوں، زبان و بیان، تحقیق و مطالعہ اور تنقیدی سوچ کی تربیت دی جائے۔

3. سیرت و اخلاق کی تربیت طلبہ کے اخلاق، کردار، اخلاص، وقت کی پابندی، اور دینی حمیت کو مضبوط بنانے پر خاص توجہ دی جائے۔ صرف نصابی تعلیم کافی نہیں، عملی و روحانی تربیت بھی ضروری ہے۔

4. عصر حاضر کی ضروریات سے ہم آہنگی مدارس کو عصری تقاضوں کے مطابق بھی تیار کیا جائے۔ جیسے: کمپیوٹر وانٹرنیٹ کی بنیادی تربیت جدید زبانوں (خصوصاً انگریزی وعربی) میں مہارت سیرت، دعوت، مناظرہ اور معاشرتی فہم

5. مضبوط انتظامی نظام مدارس کا نظم و نسق شفاف، مربوط اور جواب دہ ہونا چاہیے۔ باقاعدہ میٹنگز، منصوبہ بندی، احتساب، اور مالی نظم وضبط ترقی میں مددگار ہوتے ہیں۔

6. رابطہ وتعلقات عامہ مدارس کو عوام، اہل خیر، تعلیمی اداروں اور دیگر دینی تنظیموں سے مربوط رکھنا چاہیے تاکہ باہمی تعاون اور فہم وشعور کی فضا قائم ہو۔

مخلوط نصاب اور دینی اقدار: ایک جائزہ

نازش احتشام اعظمی

تعارف: مخلوط تعلیم، جس میں لڑکے اور لڑکیاں ایک ہی تعلیمی ماحول میں ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں، آج دنیا بھر کے جدید تعلیمی نظاموں کا اہم جزو بن چکی ہے۔ اس کا مقصد صنفی مساوات، سماجی ہم آہنگی اور وسائل کے موثر استعمال کو فروغ دینا ہے۔ تاہم، مذہبی روایات رکھنے والے بہت سے معاشروں میں اس ماڈل کے ساتھ دینی اقدار کی ہم آہنگی کے حوالے سے سوالات اٹھائے جاتے ہیں۔ یہ مضمون مخلوط تعلیم اور مذہبی اقدار کے درمیان تعلق، ممکنہ اشتراکات، چیلنجز اور ہم آہنگی کے امکانات کا جائزہ لیتا ہے۔

مخلوط تعلیم اور اس کے مقاصد کی تفہیم: مخلوط تعلیم کا بنیادی مقصد ایسا تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے جہاں دونوں اصناف کے طلباء باہمی تعاون اور احترام کے ساتھ سیکھ سکیں اور ایک متنوع دنیا کے لیے تیار ہو سکیں۔ اس نظام کے حامیوں کا کہنا ہے کہ مخلوط تعلیم صنفی امتیازات کو کم کرتی ہے، سماجی مہارتوں کو بہتر بناتی ہے، اور طلباء کو عملی زندگی کے لیے تیار کرتی ہے۔ تعلیمی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو مخلوط ادارے وسائل کو موثر انداز میں استعمال کرتے ہیں، اور طلباء کو وسیع نصاب کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لینے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ ان سرگرمیوں میں ٹیم ورک، قائدانہ صلاحیتوں اور ذاتی نشوونما پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ البتہ، مذہبی یا اخلاقی تعلیم کا نصاب میں شامل ہونا ادارے کے ثقافتی اور قانونی پس منظر پر منحصر ہوتا ہے۔ بعض سیکولر نظاموں میں مذہبی تعلیم یا تو سرے سے موجود نہیں ہوتی یا محض اختیاری مضمون کے طور پر پیش کی جاتی ہے، جبکہ دینی بنیادوں پر قائم ادارے اسے لازمی جزو تصور کرتے ہیں۔

تعلیم میں مذہبی اقدار کی اہمیت: تعلیم میں مذہبی اقدار کا مقصد طلبہ کی فکری و اخلاقی تربیت کرنا ہے، تاکہ وہ اپنی زندگی میں دیانت، حیا، احترام اور ہمدردی جیسے اوصاف کو اپنا سکیں۔ یہ اقدار نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی کو سنوارتی ہیں بلکہ معاشرتی ضوابط اور اجتماعی رویوں پر بھی گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اسلامی تعلیمات میں حصول علم کو عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔ اسلامی تناظر میں تعلیم کا دائرہ صرف علمی مہارتوں تک محدود نہیں بلکہ روحانی تربیت اور حیا جیسے اصولوں کی پاسداری بھی اس کا لازمی حصہ ہے۔ اسی طرح، مسیحی تعلیمات میں محبت، بخشش اور خدمت کو بنیادی اقدار کے طور پر سکھایا جاتا ہے۔ ہندو اور بدھ مت روایات میں بھی تعلیم کو فرض شناسی، ذہنی سکون اور روحانی بیداری کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ مذہبی اقدار تعلیمی ماحول اور تدریسی طریقہ کار پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں، جیسے کہ استاد اور شاگرد کے تعلقات میں احترام کا جذبہ، اور جماعت میں پاکیزہ رویوں کا فروغ۔

مخلوط تعلیم اور مذہبی اقدار کا امتزاج: مخلوط تعلیم اور مذہبی اقدار کا امتزاج بیک وقت مواقع اور چیلنجز پیش کرتا ہے۔ ایک طرف مخلوط تعلیم میں مساوات، انصاف اور باہمی احترام جیسی دینی تعلیمات کی جھلک نظر آتی ہے۔ بہت سے مذاہب تمام انسانوں کی برابری اور عدل پر زور دیتے ہیں، اور اس لحاظ سے مخلوط تعلیم ان نظریات کی عملی تصویر بن سکتی ہے۔ دوسری جانب، مخلوط تعلیم بعض مذہبی اصولوں سے ٹکرا سکتی ہے جو صنفی تفریق یا سخت اخلاقی ضابطوں پر اصرار کرتے ہیں۔ اسلامی معاشروں میں، خاص طور پر قدامت پسند طبقات، مخلوط تعلیم کو حیا اور اسلامی معاشرتی اقدار کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں۔ اسی طرح بعض عیسائی اور یہودی روایات میں بھی صنفی علیحدگی کو اخلاقی تربیت کا اہم جزو تصور کیا جاتا ہے۔ یہ کشمکش عموماً انہی معاشروں میں زیادہ گہری ہوتی ہے جہاں مذہب سماجی ڈھانچے کی بنیاد ہے۔ وہاں والدین اور مذہبی رہنما مخلوط تعلیم کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس کے اخلاقی اثرات کے بارے میں فکرمند رہتے ہیں۔

مطالعہ کیسز: عملی تجربات۔ مختلف ممالک میں مخلوط تعلیم اور مذہبی اقدار کے امتزاج کی عملی صورتیں مختلف انداز میں سامنے آتی ہیں۔

پاکستان: پاکستان میں شہری علاقوں میں مخلوط تعلیم نسبتاً عام ہے، مگر دیہی یا مذہبی لحاظ سے قدامت پسند علاقوں میں یہ اب بھی متنازع مسئلہ ہے۔ کئی تعلیمی ادارے لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے علیحدہ نشستوں یا پردے کے انتظامات کرتے ہیں۔ بعض اسکول دینی تعلیم کو نصاب کا لازمی حصہ بنا کر والدین کے تحفظات کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

امریکہ: امریکہ میں مذہبی بنیادوں پر قائم مخلوط تعلیمی ادارے، جیسے کیتھولک اسکول، مذہبی تعلیمات کو نصاب میں شامل رکھتے ہیں مگر لڑکے اور لڑکیوں کو ایک ساتھ تعلیم دیتے ہیں۔ وہاں تعلیم کا مرکز علم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی ہے، جس کے لیے عبادتی تقریبات، اخلاقیات کی کلاسیں اور سماجی خدمت کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

بھارت: بھارت میں، جو کہ ایک کثیر المذاہب معاشرہ ہے، مخلوط تعلیم عام ہے۔ ہندو اکثریتی اسکول عموماً سیکولر نصاب اختیار کرتے ہیں مگر اخلاقیات اور روحانی تعلیمات جیسے عناصر شامل کر کے مذہبی اقدار کا کچھ پہلو محفوظ رکھتے ہیں۔ اقلیتی برادریوں کے اسکول، جیسے سکھ یا جین ادارے، اپنے مخصوص مذہبی نظریات کے تحت تعلیم دیتے ہوئے مخلوط تعلیم کو عملی تقاضوں کے تحت اپناتے ہیں۔

ہم آہنگی کی راہ میں چیلنجز: مخلوط تعلیم کو مذہبی اقدار سے ہم آہنگ کرنے کی سب سے بڑی رکاوٹ خود مذہبی حلقوں کے اندر مختلف تشریحات ہیں۔ بعض علما مخلوط تعلیم کو مساوات اور ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، جب کہ دوسرے روایتی اقدار کے تحفظ کے لیے یک جنس تعلیمی نظام کو ترجیح دیتے ہیں۔ مزید یہ کہ کثیر الثقافتی معاشروں میں تعلیمی اداروں کو مختلف مذہبی پس منظر کے حامل طلبہ کے درمیان توازن قائم رکھنا ایک مشکل امر ہے۔ مثلاً لباس کے ضابطے، نماز کے اوقات کا تعین، اور مذہبی تعطیلات کا احترام ایسے مسائل ہیں جن پر حساسیت سے غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

نتیجہ: مخلوط تعلیم اور مذہبی اقدار کا امتزاج ایک نازک مگر اہم توازن کا متقاضی ہے۔ ایک طرف جہاں مخلوط تعلیم جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگی پیدا کرتی ہے، وہیں دوسری طرف مذہبی اقدار کو محفوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ تعلیمی اداروں، والدین، اور مذہبی رہنماؤں کے درمیان مکالمہ اور افہام و تفہیم ہی ایسے تعلیمی نظام کی تشکیل ممکن بنا سکتی ہے جو علم، اخلاق اور مذہبی اقدار کے مابین ایک صحت مند توازن قائم کرے۔

کرکٹ کا بخار ٹھیک نہیں ہے!

مکرمی!

کھیل کود اور جسمانی ورزش انسانی زندگی کے لئے بہت اہم ہے بطور خاص نوجوان نسل میں یہ چیز بہت ضروری ہے مگر کسی عمل کا متجاوز ہونا غیر مناسب بلکہ غلط نتائج کا باعث ہے۔ برصغیر میں جہاں آج بھی کریئر ایک چیلنج ہے۔ نوجوان نسل پریشان ہے بطور خاص ملک عزیز ہندوستان کی نئی نسل کے سامنے روزگار ایک اہم مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں مروجہ کرکٹ کا مزاج اور آئی پی ایل سمیت گاؤں وغیرہ میں دن رات کھیل کا بخار نئی نسل کو برباد کر رہا ہے۔ روزگار، ہنر اور تعلیم و تجارت کے مسائل سے ذہن و دماغ کو ہٹا کر نئی نسل کا اس قدر مصروف ہونا و منحرف ہونا نہ صرف ان کا ذاتی نقصان ہے بلکہ سماج کا مستقبل تباہی کے دہانے پر ہے۔ بالخصوص شمالی ہند کے مسلم نوجوانوں کی بے جا دلچسپی قابل غور ہے۔ کئی لاکھ بچے کالج سے دور سال بھر کھیل میں لگ کر صرف امتحانات میں پہونچتے ہیں۔ نہ والدین سنجیدہ ہیں نہ قوم کی مقامی قیادت اور نہ کوئی ایسی ٹیم ہے جو تعلیمی بیداری کی عملی طور پر موثر انداز میں مہم چھیڑ سکے۔ جن علاقوں میں غربت ہے، فیس کے اخراجات کے مسائل ہیں انفاق کا جذبہ کم ہے وہاں بھی بے جا جلسے، مشاعرے اور کرکٹ کے مقابلے تو بہت نظر آتے ہیں مگر تعلیم کی جانب رغبت قابل افسوس حد تک کم ہے۔ جگہ جگہ کرکٹ کے مقابلے اتوار یا تعطیل کے ایام نہیں بلکہ عام ڈیوٹی کے ایام میں نظر آتے ہیں۔ گلف اور ممبئی کے تاجروں اور سیٹھوں کے بچے وسائل کے باوجود تعلیم سے دور ہیں یا پھر خانہ پری کے لئے اندراج کرا کے گھوم رہے ہیں۔ کوئی پارٹی کا نیتا آتا ہے، ایک دو ہزار کی رقم دے کر افتتاح کرتا ہے، ووٹ بینک بناتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ ان کے بچے سٹے کو کھیلتے ہیں اور مسلم بچے روز کھیلتے ہیں پیاسے خرچ کرتے ہیں، بھیڑ لگاتے ہیں اور اس بھیڑ سے ووٹ بینک کسی اور کا ہوتا ہے۔

نور اللہ خان
شاہین باغ، جامعہ نگر، نئی دہلی

رسم و رواج کے پیچھے بھاگتا مسلمان!!

از: جاوید اختر بھارتی

آج پیسے کا بول بالا ہے، پیسہ والوں کا بول بالا ہے، دین کی بات مذہب کی بات، شریعت کی بات بس لوگوں کے ہونٹوں تک رہتی ہے،، سب لوگ اپنے من کی روایت چاہتے ہیں اور جب نہیں ملتی ہے تو خود ہی روایت قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر ان کا چرچا ہوتا ہے اور خوب تبصرہ ہوتا ہے کہ واہ کیا بات ہے کیا کام کیا ارے وہ کام کیا جو اب تک کسی نے نہیں کیا مطلب یہ ہے کہ اب دنیا کے لوگ نام ونمود کے پیچھے بھاگ رہے ہیں، شہرت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں، ایک طرف ہم اصلاح معاشرہ کا پروگرام کراتے ہیں تو دوسری طرف معاشرے کے لوگوں کے لئے زحمت و مصیبت کھڑی کرتے ہیں، ایک طرف بارات کو غلط کہتے ہیں (اور ہے غلط) مگر دوسری طرف کوئی بارات میں شامل ہونے کے لئے کہتا ہے تو دل گارڈن گارڈن ہوجاتا ہے، ایک طرف جہیز کو لعنت کہا جاتا ہے تو دوسری طرف اس لعنت کو لڑکوں پر لاد کر لے جایا جاتا ہے، ایک طرف لڑکی کے باپ کے وہاں ولیمہ وطعام نہ کرنے کا ذکر کیا جاتا ہے تو دوسری طرف لڑکے کے ہمراہ لڑکی کے باپ کے دروازے پر دو دو چار چار سو آدمیوں کو لے کر جانے کے لئے ضد بھی کیا جاتا ہے بعض مرتبہ طے تمام کے دوران تلخیاں اس قدر بڑھ جاتی ہیں کہ رشتہ داری قائم ہونے سے پہلے ہی تعلقات تک منقطع ہوجاتا ہے،، ایک طرف کہا جاتا ہے کہ رسم و رواج میں اس قدر اضافہ ہوگیا ہے کہ جس کے پاس چار چھ بیٹیاں ہیں تو زبانی طور پر رحمت اور ماحول و کمر توڑ مہنگائی کے نتیجے میں زحمت ہی سمجھا جاتا ہے،، کیوں نہیں آواز اٹھائی جاتی ہے کہ بارات و جہیز بند ہونا چاہئے، کیوں نہیں آواز اٹھائی جاتی ہے کہ لڑکی کا باپ داماد کو نقدی رقم نہیں دے گا، کیوں نہیں آواز اٹھائی جاتی ہے کہ لڑکی کے باپ کے گھر دیگ پتیلہ ہانڈی نہیں چڑھے گی ولیمہ و طعام نہیں ہوگا،، اگر یہ آواز نہیں اٹھائی جاسکتی ہے تو پھر ہر سال ہزاروں کی تعداد میں جبہ و دستار سجانے کا کیا مطلب اور کیا فائدہ ہے،، عجیب حال ہے علماء کرام سے بڑے گہرے تعلقات رکھے جاتے ہیں، قوم وملت کے نام پر بنی ہوئی تنظیموں کو چندے دیئے جاتے ہیں، ان کی اپیلوں پر بھیڑ جمع کی جاتی ہے اور جب بیٹے بیٹیوں کی شادیاں کی جاتی ہیں تو شرعی قوانین وضوابط اور احکام خداوندی کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں شاید اسی لئے بڑی تنظیموں کو چندے کی رقم دی جاتی ہے کہ اس کے ذمہ داران اور علماء کرام کی زبانیں بند رہیں اور ہم اپنی دولت و فراوانی کے زعم و نشے میں چور ہو کر جو چاہے کریں،، اور آج مسلم معاشرے میں ایسا ہی ہو رہا ہے ،، لڑکا کالا ہی کیوں نہ ہو اسے بیوی برق دم گوری انگاری چاہئے، ایک دم نئی عمر کی چاہئے نتیجہ یہ ہے کہ جس لڑکی کا رنگ سانولا ہے تو اس لڑکی کے باپ کو دن رات پسینہ چھوٹتا رہتا ہے بے شمار لڑکیاں آج بیٹھی ہوئی ہیں صرف اس وجہ سے کہ رنگ سانولا ہے اور جو عورتیں رشتہ دیکھنے جاتی ہیں وہ بھی بے غیرت ہوتی ہیں ان کا ضمیر مردہ ہوچکا ہے انہیں اس بات کا بھی احساس نہیں رہتا ہے کہ ہم حوا کی بیٹیاں ہیں بلکہ ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ لڑکی دیکھنے نہیں بلکہ نمائش میں یا کسی مول میں سامان کی خریداری کرنے آئی ہیں ناک ٹیڑھی ہے، نظر ترچھی ہے، آنکھ چھوٹی ہے، پیشانی خوب ٹھیک نہیں ہے یہ حال ہے آج کی عورتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سانولی رنگ کی لڑکی مایوس ہوجاتی ہے اس کا باپ بھی مایوس ہوجاتا ہے اور خون کے آنسو روتا ہے اب اسی کے دل سے پوچھنے لائق ہے کہ بیٹی رحمت ہوتی ہے یا زحمت ہوتی ہے،، ایک ساتھ تو بہنوں نے خودکشی کی، انگنت لڑکیاں طوائف خانوں میں فروخت کی گئیں اور آج یہ حال ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ شادیاں کررہی ہیں آخر کب آنکھ کھلے گی، ملت کی بیٹیوں کے قدم بھٹکنے لگے کون ذمہ دار ہے؟ لائن لگا کر آج مسلم لڑکیاں مرتد ہورہی ہیں کون ذمہ دار ہے؟ ہر لڑکی کے باپ کے پاس تو اتنی دولت نہیں ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو دولت کی ڈولی میں وداع کرے پھر اس کی بیٹی سسرال جاکر کپڑا ایسے بانٹے کہ ہر کپڑے کے جوڑے کے ساتھ سونے کا زیور بھی بانٹے،، اور نہیں تو جلسہ کرائیں گے مولانا سے تقریر کرائیں گے کہ نکاح اتنا آسان کرو کہ زنا مشکل ہو جائے اور دولت کا نشہ، چودھراہٹ ایسی، سوچ اور نظریہ ایسا کہ کسی کا دل ٹوٹتا ہے تو ٹوٹ جائے، کسی کے کے لئے پریشانی بڑھتی ہے تو بڑھ جائے لیکن ہماری شادی مہنگی سے مہنگی ہوگی بھلے اوروں کے لئے نکاح مشکل ہوجائے،، یہ حال ہے آجکل مسلمانوں کے شادی بیاہ کا ،، جتنا چاہے دولت لٹا لو جتنی چاہے فضول خرچی کرلو لیکن ایک باپ کے سامنے جب قاضی لڑکی سے نکاح کا اجازت مانگتا ہے تو اجازت دیتے ہوئے لڑکی کا پورا وجود ہل جاتا ہے اور وہ لرزہ براندام ہوجاتی ہے کہ اس گھر میں پیدا ہوئی، ماں نے مجھے دودھ پلایا اور ماں باپ دونوں نے مل کر مجھے پال پوس کر بڑا کیا میری ہر خواہش کو پورا کیا لیکن آج سے ولدیت ختم،، زوجیت کا سلسلہ شروع اب کہیں نام لکھا جائے گا تو فلاں بنت فلاں نہیں بلکہ فلاں زوجہ فلاں لکھا جائے گا،، جس گھر میں میں پیدا ہوئی اسی گھر میں اب میں مہمان بن کر آؤں گی ،، آج سے میری وہ زندگی شروع ہوگئی کہ کبھی اتفاقاً میرا باپ اور میرا شوہر دونوں ایک ساتھ پانی مانگ دیں تو مجھے باپ کو نہیں پہلے شوہر کی خدمت میں پانی پیش کرنا ہوگا،، اجازت کے وقت اور نکاح کے وقت، ایجاب وقبول کے وقت باپ کے پیروں تلے زمین کھسک جاتی ہے اس کا دل دھڑک دھڑک کر کہتا ہے کہ ہارے قسمت، پالے کوئی اور لے کوئی قسمت،، صبر اس بات پر ہوتا ہے کہ یہی قانون قدرت ہے،، یاد رکھنا چاہئے کہ جس کسی کی ذات سے جس کسی کا دل ٹوٹے گا، دل دکھے گا، زندگی تباہ ہوگی تو قدرت کے وہاں دیر ہے اندھیر نہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا،، ہلدی پتائی، پیلے رنگ کے کپڑے کی پہنائی، ٹوپی کی رکھوائی، بارات کی آگوائی، آگوائی اور وداعی، جوتا کی چرائی، سہرا کی پڑھائی، نوشہ کی انگنائی اور عورتوں کے میلے کی لگوائی شریعت سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہے،، عجیب حال ہے ایک مولوی کہتا ہے کہ بارات آئے گی تو میں نکاح نہیں پڑھاؤں گا تو اسی کے ساتھ بلکہ اسی کے ادارے کا ناظم جھولا رجسٹر لے کر تیار رہتا ہے کہ میں پڑھاؤں گا، آج بہت سے مولوی ایسے بھی ہیں جو بارات کے لئے منع کہاں سے کریں گے بلکہ وہ خود انجمن بنا کر بارات میں سہرا پڑھتے ہیں بدلے میں انہیں پیسہ ملتا ہے،، لاک ڈاؤن کے دور میں سب کو شریعت یاد آرہی تھی، سب کو سنت یاد آرہی تھی، سب کے اندر فضول خرچیوں سے رکنے کا جذبہ نظر آرہا تھا جیسے ہی لاک ڈاؤن ختم ہوا تو سنت بس نکاح کے وقت تک کے محدود ہوگئی اور شادی کارڈ پر نکاح مسنون کی شکل میں تحریر تک محدود ہوگئی،، اس سے تو ایسا ہی لگتا ہے کہ مسلمانوں کو راہ راست پر آنے اور لانے کے لئے سرکاری ڈنڈے کی ہی ضرورت ہے،، بڑھتی ہوئی مہنگائی، فضولیات، رسم ورواج اور لڑکیوں کی چھنٹائی کا انجام برا ہی ہوگا لڑکیاں مایوسیوں کا شکار ہوں گی پھر باپ کی اچھالی اور روندی جائے گی اور خاندان کی رسوائی ہوگی اور یہ سب سلسلہ شروع ہوچکا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر علاقے ہر بستی میں کمیٹی تشکیل دی جائے اور یہ تجویز رکھی جائے کہ رشتہ داری پہلے خود اپنے علاقے میں قائم کی جائے، لڑکے اور لڑکیوں کو بہت زیادہ چھانٹا نہ جائے، بہت زیادہ کمی نہ نکالا جائے، امیر وغریب کا بہت زیادہ خیال نہ رکھا جائے، بارات کو فوراً ختم کیا جائے اور جہیز کا مطالبہ نہ کیا جائے اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں بڑے بڑے جلسے، بڑے بڑے اسٹیج، اصلاح معاشرہ کانفرنس یہ سب بے سود ہیں، بیکار ہیں۔

□□□□□□□□□

دیار حرم کی پکار، غزہ کی زندگی سنوار

ڈاکٹر عبدالغنی القوفی
alqoofi@gmail.com

جب بھی ملت اسلامیہ کو سخت آزمائش درپیش ہوتی ہے تو دل و نگاہ خود بخود حرمین شریفین کی جانب متوجہ ہوجاتے ہیں۔ مکہ اور مدینہ کی صدائیں صرف روحانی حرارت ہی نہیں بلکہ ایک ایسی اخلاقی توانائی بھی اٹھائے ہوئے ہوتی ہیں جو صدیوں سے امت مسلمہ کو عمل، ایثار اور وحدت پر ابھارتی آئی ہیں۔ 2024-25ء میں غزہ پر ٹوٹنے والی تازہ مصیبت نے یہ حقیقت پھر اجاگر کردی کہ مملکت سعودی عرب، اپنی دوراندیش قیادت اور فیاض عوام کے ساتھ، مصیبت زدہ مسلمانوں کا سب سے پہلا اور سب سے پائیدار سہارا ہے۔ ذیل میں انہی اقدامات کی تفصیلی روداد پیش ہے جنہوں نے محض ہنگامی امداد تک خود کو محدود نہیں رکھا بلکہ سیاسی، معاشی اور اخلاقی میدانوں میں بھی ایک روشن مثال قائم کی۔

یو این آر ڈبلیو اے کے لیے چالیس ملین ڈالر — بھوک سے لڑتی آبادی کیلئے سانس راحت:

20 مارچ 2024ء کو سعودی مرکز برائے امداد و انسانی خدمات (KSrelief) اور اقوام متحدہ کی ذیلی ایجنسی UNRWA کے مابین چالیس ملین امریکی ڈالر کے معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس رقم سے غزہ پٹی کے ڈھائی لاکھ سے زیادہ انتہائی کمزور افراد کے لیے آٹا، چاول، دالیں اور بچوں کی غذائیں بروقت مہیا کی گئیں۔ یاد رہے کہ فنڈز کی شدید کمی کے باعث UNRWA نے 2023ء کے آخر میں اپنے خوراکی پروگرام کی نصف سرگرمیاں معطل کردی تھیں؛ سعودی عطیے نے نہ صرف یہ پہیہ دوبارہ چلا دیا بلکہ ذخیرے کو آئندہ چند مہینوں تک محفوظ بھی کردیا۔

ڈیجیٹل عطیہ مہم: شہری طاقت اور شفافیت کا حسین امتزاج:

اسی مارچ میں ''سہام'' پورٹل کے ذریعے ایک قومی آن لائن عطیہ مہم شروع کی گئی۔ خادم حرمین شریفین شاہ سلمان نے تیس ملین ریال اور ولی؟ عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے بیس ملین ریال جمع کرا کے مہم کا در کھولا۔ چند ہی دن میں سولہ لاکھ سے زیادہ شہریوں نے حصہ لیا اور

مجموعی عطیات چھ سو چھہتر ملین ریال (تقریباً 180 ملین ڈالر) سے زائد ہوگئے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ہر عطیہ حقیقی وقت میں پورٹل پر ظاہر ہوتا رہا۔ اس شفافیت نے نہ صرف عوام کے اعتماد کو دوچند کیا بلکہ مستقبل کی خیراتی سرگرمیوں کیلئے ایک مثالی خاکہ بھی فراہم کیا۔

ورلڈ فوڈ پروگرام کے ساتھ پانچ ملین ڈالر — تیار خوراکی پارسل گھر گھر تک:

اپریل 2024ء میں KSrelief نے عالمی ادارہ خوراک (WFP) کے ساتھ مزید پانچ ملین ڈالر کا معاہدہ کیا۔ مقصد یہ تھا کہ جنوبی غزہ کے مسلسل منقطع علاقوں میں چھہتر ہزار سے زیادہ بے گھر خاندانوں (یعنی تقریباً تین لاکھ اٹھہتر ہزار افراد) کو فوری کھانے کے پیکیج مہیا کیے جائیں۔ یہ پیکیج اس انداز سے ترتیب دیے گئے کہ ان میں پکانے کی ضرورت کم سے کم ہو اور کمزور طبقات، خصوصاً بزرگوں اور بچوں کو فوری سہولت مل سکے۔

دو طرفہ رسل و رسائل — فضائی اور بحری پل کی حکمت عملی:

غزہ کی زمینی سرحدیں آئے دن بند یا محدود ہوتی رہتی ہیں، اس لیے سعودی حکمت عملی نے ایک بیک وقت فضائی اور بحری راستہ اختیار کیا: فضائی کارگو: ریاض اور جدہ سے اب تک 44 کارگو طیارے اڑ چکے ہیں، جن کے ذریعے 829 ٹن خوراک، ادویات، خیمے، کمبل اور حفاظتی طبی ساز و سامان غزہ پہنچایا گیا۔ بحری کارگو: جدہ کی اسلامی بندرگاہ سے چھ جہاز 5,795 ٹن امدادی اشیاء لے کر مصری بندرگاہ العریش پہنچے، جہاں سے یہ سامان زمینی راستے سے غزہ داخل کیا گیا۔ طبی نقل وحمل: اسی مہم میں 20 ایمبولینسیں بھی تحفے کے طور پر بھیجی گئیں، تاکہ اندرون غزہ ایمرجنسی کی صورت میں زخمی اور بیمار افراد کی بروقت منتقلی ممکن ہو سکے۔ نتیجتاً امداد کی ترسیل پر زمینی ناکہ بندیوں کا اثر کم سے کم ہوا اور عالمی برادری پر بھی یہ اخلاقی دباؤ بڑھا کہ انسان دوست امدادی راہیں کھلی رہیں۔

اثرات — محض ہنگامی ریلیف نہیں، ایک ہمہ جہت پیغام:

1. خوراکی تحفظ: سعودی عطیے نے UNRWA کے بند ہوتے گوداموں کو دوبارہ کھول کر بھوک کے خطرے کو فوری طور پر ٹال دیا۔
2. سوشل ٹیکنالوجی: ''سہام'' پورٹل کی شفافیت نے یہ ثابت کیا کہ جدید ٹیکنالوجی اور قائدانہ مثال مل کر چند دن میں بڑے وسائل جمع کرسکتی ہیں۔
3. لوجسٹک جدت: فضائی و بحری دو طرفہ پل نے امدادی سامان کی بروقت رسائی کو یقینی بنایا، جو مستقبل میں انسانی بحرانوں کے دوران ایک ماڈل کے طور پر اپنایا جاسکتا ہے۔
4. سیاسی وزن: بڑی مقدار میں امدادی نقل وحرکت نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا اور غزہ کے لیے رسائی بند کرنے کے امکانات کو اخلاقی سطح پر کمزور کردیا۔

عالم اسلام کا تشکر اور آئندہ کی سمت:

UNRWA اور WFP دونوں اداروں کی تازہ رپورٹس اس امر پر زور دیتی ہیں کہ اگر فنڈنگ کا تسلسل اور رسل و رسائل کی سلامتی برقرار رہی تو انسانی بحران مزید گہرا ہوسکتا ہے۔ سعودی عرب نے پہل کر کے ایک عملی نمونہ پیش کر دیا ہے؛ اب باقی مسلم اور غیر مسلم ممالک کا اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ اس کاروان خیر کو آگے بڑھائیں۔ راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال کے پلیٹ فارم سے ہم خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز، ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان اور KSrelief کی ساری ٹیم کو ان کی انتھک جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے، غزہ کے مظلوموں پر اپنے فضل کے دروازے کھولے اور مملکت سعودی عرب کو مزید امن و استحکام عطا کرے۔

ترکی و آذربائیجان سے تجارتی تعلقات ختم کرنے کا فیصلہ

شاملی سے سابق آئی جی شری وجے گرگ اور (CAIT) کے لائف ممبر امت جین نے کی میٹنگ میں شرکت

نئی دہلی: 19 مئی (عظمت اللہ خان) کنفیڈریشن آف آل انڈیا ٹریڈرز (CAIT) نے ملک بھر کے 24 ریاستوں کے تاجروں کے نمائندوں کے ساتھ دہلی میں ایک اہم میٹنگ منعقد کی، جس میں ترکی اور آذربائیجان کے ساتھ ہر قسم کے تجارتی تعلقات مکمل طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ قومی نائب چیئرمین گھنشیام داس گرگ نے بارا کھمبا روڈ، دہلی کے ہوٹل لالیت میں منعقدہ اس میٹنگ کی تفصیلات بتاتے ہوئے شاملی میں موجود تاجر حضرات کو آگاہ کیا کہ یہ قدم پاہلگام میں پاکستانی دہشت گردوں کے ہاتھوں 26 ہندوستانی سیاحوں کی شہادت کے بعد اٹھایا گیا ہے۔ اس دہشت گردی پر پورے ملک میں شدید غصہ پایا گیا، جس کے بعد ہماری بہادر افواج نے پاکستان پر ایئر اسٹرائیک کر کے سو سے زائد دہشت گردوں کو انجام تک پہنچایا۔ تاہم ترکی اور آذربائیجان نے پاکستان کی حمایت کر کے ہندوستانی عوام کے جذبات کو مجروح کیا، جس پر کنفیڈریشن نے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ اب ملک کا کوئی تاجر ان دونوں ممالک کے ساتھ درآمدات یا برآمدات نہیں کرے گا۔ میٹنگ میں سابق مرکزی وزیر محترمہ اسمرتی ایرانی، قومی صدر بی سی بھارتیہ، اور جنرل سیکریٹری پروین کھنڈیلوال سمیت تقریباً 125 تاجر نمائندگان موجود تھے۔ فیصلہ کیا گیا کہ فلم انڈسٹری بھی ان ممالک میں جا کر کسی بھی قسم کی شوٹنگ نہیں کرے گی، اور اگر کسی فلم ساز نے ایسا کیا تو اس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔ گھنشیام داس گرگ نے اعلان کیا کہ انٹرپرائز کا کوئی بھی تاجر ترکی و آذربائیجان کے ساتھ کاروبار نہیں کرے گا۔ کیونکہ کسی ملک کو کمزور کرنے کے لیے اس کی معیشت کو نشانہ بنانا سب سے مؤثر راستہ ہے۔ شاملی سے سابق آئی جی شری وجے گرگ اور کیٹ کے لائف ممبر امت جین نے بھی اس اہم میٹنگ میں شرکت کی۔

پبلک انٹر کالج کیرانہ میں رانی اہلیابائی ہولکر جی کی 300 ویں جینتی پر رنگولی مقابلے کا انعقاد

کیرانہ: 19 مئی (عظمت اللہ خان) حکومت اتر پردیش کے احکامات کے تحت خواتین کو با اختیار بنانے کی سمت میں مثبت اور متاثر کن قدم کے طور پر، آج مورخہ 19 مئی 2025 کو پبلک انٹر کالج کیرانہ، ضلع شاملی میں پ unyashlok رانی اہلیابائی ہولکر جی کی 300 ویں جینتی کے موقع پر مختلف تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ انہی تقریبات کے سلسلے میں آج رنگولی مقابلے کا اہتمام کیا گیا، جس میں شرکاء نے رانی اہلیابائی ہولکر جی کی خوبصورت اور قابل دید تصاویر رنگولی کے ذریعے پیش کیں۔

اس موقع پر پروگرام کے کنوینر اور سابق منڈل صدر شکتی کھنڈیل ایڈووکیٹ مہمان خصوصی کے طور پر موجود رہے۔ کالج کے پرنسپل اور دیگر سینئر اساتذہ نے مہمان خصوصی کا ہار پہنا کر پرتپاک استقبال کیا۔ مہمان خصوصی نے رانی اہلیابائی ہولکر جی کی متاثر کن زندگی کے اہم واقعات پر روشنی ڈالی اور اپنی مبارک ہاتھوں سے پروگرام کو باضابطہ اختتام پذیر کیا۔

نوجوان نے خود کو لگائی آگ

آگرہ: 19 مئی (پی این ایس) آگرہ کے ٹرانس یمنا علاقے کے گوتم نگر میں ایک نوجوان نے پٹرول چھڑک کر خود کو آگ لگالی۔ اس نے اس خودکشی کا اقدام کمرے میں ہی کیا۔ شعلوں کی لپیٹ میں آنے کے بعد اس نے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ گھر والوں نے دروازہ توڑ کر آگ بجھادی۔ شدید جھلسے نوجوان کو علاج کے لیے ایس این اسپتال لے جایا گیا، جہاں رات دیر گئے اس کی موت ہوگئی۔ نوجوان کی موت کی اطلاع ملتے ہی گھر والوں میں کہرام مچ گیا۔ گوتم نگر کا رہنے والا 21 سالہ انکش ٹرک ڈرائیور تھا۔ یہ واردات اتوار کی شام کو پیش آئی۔ متوفی کے بھائی دیوش نے بتایا کہ ایک پڑوسی کی موت ہوئی ہے۔ انکش نے بھی ان کی آخری رسومات میں شرکت کی۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد پتہ نہیں کیا ہوا، اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا۔ اس کے بعد اس نے خود پر پٹرول چھڑک کر خود کو آگ لگالی۔ شعلوں کی لپیٹ میں آنے کے بعد اس نے چیخنا اور چلانا شروع کر دیا۔ دروازہ اندر سے بند تھا اس لیے گھر والے کمرے میں داخل نہیں ہو پا رہے تھے۔ بڑی مشکل سے دروازہ توڑ کر کمرے میں داخل ہوئے۔ انکش میں لگی آگ کو بجھانے کے بعد اسے فوری علاج کے لیے ایس این اسپتال لے جایا گیا۔ دیر رات علاج کے دوران یہاں اس کی موت ہوگئی۔ نوجوان بیٹے کی موت سے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ مسلسل رونے کی وجہ سے انکش کی والدہ کی حالت خراب ہے۔

اعظم گڑھ میں داماد پر ساس کے قتل کا الزام

اعظم گڑھ: 19 مئی (پی این ایس) سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہیمراج مینا کی ہدایت پر اترولیا پولیس نے ایک قتل کیس کو کامیابی سے حل کرتے ہوئے دو ملزمین کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان سے قتل میں استعمال ہونے والا ایک پستول، دو میگزین اور واردات میں استعمال ہونے والی فور وہیلر برآمد کر لی گئی۔ ساتھ ہی اس واردات میں دونوں ملزمان کا کوئی کردار نہیں پایا گیا۔ مذکورہ واقعہ کا انکشاف کرتے ہوئے ایس پی رورل چراغ جین نے کہا کہ یہ واردات 16 مئی 2025 کو اترولیا تھانہ علاقہ کے نوپور گاؤں میں پیش آیا۔ متوفی کے شوہر راسکلی راج بھر نے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی اور کہا کہ ان کے داماد سنجیو پانڈے عرف سنجو اور برجیش سنگھ عرف سجیت کے درمیان کار کو آگے پیچھے کرنے پر جھگڑا ہوا۔ اس دوران اودھیش نارائن سنگھ عرف چنو اور بھگوان سنگھ بھی موقع پر پہنچ گئے، جس کی وجہ سے جھگڑا مزید بڑھ گیا۔ تنازعہ میں مداخلت کرنے آئی رام پالی کی بیوی راموتی دیوی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس معاملے میں اترولیا پولس تھانے میں کیس درج کیا گیا تھا۔ ایس پی چراغ جین نے بتایا کہ 18 مئی کو ایک مخبر کی اطلاع پر ایس ایچ او امت کمار مشرا کی قیادت میں پولیس ٹیم نے منڈوہی سے بھیرا دیومندر جانے والی سڑک پر ملزمان کو گھیر لیا اور انہیں گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان میں اودھیش نارائن سنگھ عرف چنو سنگھ ساکن نوپور گاؤں، سنجیو پانڈے عرف سنجو ساکن مصطفیٰ آباد، اہرولی تھانہ، امبیڈکر نگر ضلع شامل ہیں۔ اودھیش نارائن سنگھ کی فراہم کردہ معلومات کے بعد، اس کے پولٹری فارم کے قریب سے ایک پستول، دو میگزین اور واردات میں استعمال ہونے والی گاڑی برآمد ہوئی۔

اے ایم یو کے شعبہ میوزیولوجی کے زیر اہتمام انٹرنیشنل میوزیم ڈے کی تقریبات منعقد

علی گڑھ، 19 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ میوزیولوجی نے انٹرنیشنل میوزیم ڈے 2025 کے موقع پر انٹرنیشنل کونسل آف میوزیمز (آئی سی او ایم) کے تھیم 'تیزی سے بدلتی ہوئی کمیونٹیز میں میوزیم کا مستقبل' کے تحت ایک روزہ پروگرام منعقد کیا۔ اس موقع پر ایک نمائش، اسکولی بچوں کے لیے تعلیمی دورہ اور ایک بین الاقوامی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔

اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے نمائش کا افتتاح کیا اور شعبے کے علمی و تحقیقی معیار کو سراہتے ہوئے کہا کہ میوزیولوجی شعبہ، جنوبی ایشیا کے قدیم ترین مراکز میں سے ایک ہے جو 1953 میں قائم ہوا۔ انہوں نے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت میوزیمز کی تعلیمی افادیت پر زور دیا۔ نمائش میں ایک 75 سالہ قدیم پالکی شامل تھی، جسے شعبہ کی ایم ایس سی کی طالبہ مہران فردوس نے ڈاکٹر امیزہ وزیں کی نگرانی میں محفوظ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ریاست بھوپال کے آخری نواب اور اے ایم یو کے چانسلر (1930-1935) میر حمید اللہ خاں کی ایک آئل پورٹریٹ، 1952 کا ایک نادر مخطوطہ چہل کاف جسے ڈاکٹر دانش محمود نے محفوظ کیا ہے، نیچرل ہسٹری کے متعدد نمونے اور روایتی مشک وغیرہ نمائش میں شامل کیے گئے۔ تاریخی ورثے میں بچوں کی دلچسپی کو فروغ دینے کے لیے مقامی اسکولوں کے بچوں کو نمائش اور دیگر متعلقہ مقامات کا دورہ کرایا گیا۔ کہانی سنانے کے سیشن بھی بچوں کے لئے منعقد کیے گئے تاکہ نوادرات اور میوزیمز میں ان کی دلچسپی پیدا ہو۔ بین الاقوامی سیمینار کا آغاز شعبہ میوزیولوجی کے صدر اور آئی سی او ایم انڈیا کے سکریٹری پروفیسر عبدالرحیم کے استقبالیہ خطاب سے ہوا، جس میں انہوں نے کہا کہ میوزیمز اب جامد ذخیرے نہیں بلکہ متحرک پلیٹ فارم بن رہے ہیں جو مکالمے، شمولیت اور ماحولیاتی ذمہ داری کو فروغ دیتے ہیں۔ فیکلٹی آف لائف سائنسز کے ڈین پروفیسر نفیس احمد خان نے شعبے کی علمی سرگرمیوں کی تعریف کی۔ آئی سی او ایم انڈیا کی صدر پروفیسر امیتا پٹیل نے بین الاقوامی تعاون اور میوزیولوجیکل تعلیم کو نصاب میں شامل کرنے پر زور دیا، نیز دیہی میوزیمز کو قومی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز سے جوڑنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پدم شری پروفیسر حکیم سید ظل الرحمان نے قدیم نوادرات کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا۔ آسٹریلیا سے ورچوئل شرکت کرتے ہوئے یونیسکو چیئر پروفیسر امریشور گلاٹے نے اپنے کلیدی خطاب میں عالمی میوزیم ڈے سے متعلق اقدامات، اے آئی کے مثبت و منفی اثرات، اور پائیدار میوزیولوجی میں کمیونٹی کی شرکت کی اہمیت بیان کی۔ مقررین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ میوزیمز کو ڈیجیٹل جدت اپناتے ہوئے اصلیت کو برقرار رکھنا چاہیے، سب کی شمولیت کو فروغ دینا چاہیے، اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت تعلیم کے مراکز کے طور پر کردار ادا کرنا چاہیے۔ پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر دانش محمود نے مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

بارش سے ہونے والے نقصانات کی امداد کے لیے کارروائی کریں ایشور کھنڈرے

بیدر/19 مئی (محمد امجد حسین) بارش سے ہونے والے نقصانات کی مکمل معلومات کے لئے جنگلات حیاتیات اور ماحولیات اور ضلع انچارج وزیر ایشور کھنڈرے نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ فنڈ کے تدارک کے لیے کارروائی کی جائے آج انہوں نے کلکٹر آفس ہال میں پینے کے پانی کے مسئلے اور بارش سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں مختلف محکموں کے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی۔

شہر میں نالیاں بھری ہوئی ہیں نالیوں کی صفائی ایک ہفتے کے اندر کرلی جائے بصورت دیگر متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی ضلع کی عوام کو پینے کے پانی کی کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس موقع پر مونسپل ایڈمنسٹریشن اور حج کے وزیر رحیم خان دفتر مجلس بلدیہ کے صدر محمد غوث، اور ضلع کلکٹر شلپا شرما، ایڈیشنل کمشنر شوکمار شیلاونت اور ضلع پنچایت کے چیف ایگزیکیو افیسر ڈاکٹر گریش بدولے اور دیگر موجود رہے۔

جرائم پیشہ افراد کے خلاف پولیس کی مہم جاری، 23 وارنٹی افراد گرفتار کئے گئے

عدالت اور اعلیٰ افسران کے حکم اور ہدایات پر عمل کرتے ہوئے جرائم پیشہ افراد کے خلاف مہم جاری رکھے جائے گی: کوتوالی انچارج دھرمیندر سونکر

دیوبند: ایس ایس پی روہت ساجوان کے احکامات اور ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایس پی دیہات ساگر جین، سی او روی کانت پراشر اور کوتوالی انچارج دھرمیندر سونکر کی قیادت میں پورے علاقہ میں وارنٹ جاری ہونے والے افراد کو حراست میں لینے کی مہم کے دوران پولیس نے 23 / وارنٹیوں کو گرفتار کر کے عدالت کے سامنے پیش کیا ہے۔ الگ الگ پولیس چوکی کے علاقوں سے 23 ایسے ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے جن کے خلاف وارنٹ جاری ہیں۔ ان افراد میں سب سے زیادہ تعداد منگلور چوکی علاقہ کی ہے۔ منگلور چوکی کے انچارج سنجے یادو اور ان کی ٹیم نے سخت جدوجہد کے بعد ان لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس لئے وارنٹ جاری ہونے والے لوگوں کو گرفتار کرنے کے معاملہ میں منگلور پولیس چوکی پہلے مقام پر ہے۔ پولیس کی اس کارروائی سے ملزمان کے درمیان افراتفری کا عالم پیدا ہوگیا ہے۔ دیوبند کوتوالی کے انچارج دھرمیندر سونکر کا کہنا ہے کہ عدالت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے یہ کارروائی کی جارہی ہے، انہوں نے کہا کہ جرائم پیشہ افراد سے سختی کے ساتھ نمٹنے کے لئے پولیس ہر وقت تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ جرائم پیشہ لوگ جیل چلے جائیں یا جرائم کرنا چھوڑ دیں یا پھر دیوبند چھوڑ کر چلے جائیں ورنہ پولیس ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑے گی۔

جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ گندیوڑہ میں مدارس کی تربیت کے موضوع پر ایک پُروقار علمی مجلس کا انعقاد

جلال آباد (قاضی طارق)

متصل نانک گندیوڑہ جامعۃ الشیخ مدارس کی ترقی کا راز طلباء و اساتذہ کی صحیح تربیت میں مضمر ہے مولانا کبیر الدین فاران الحمد للہ، مدارس دینیہ کی تربیت و تنظیم کے عنوان سے جامعۃ الشیخ عبدالستار کے مہتمم الحاج فضل الرحمان نانکوی کی ایماء پر ایک نہایت اہم، بامقصد اور پُروقار علمی مجلس کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں علاقے کے جید علمائے کرام، اساتذہ و ارباب مدارس نے شرکت فرمائی۔ اس مجلس کا مقصد دینی مدارس کے نظام تعلیم و تربیت کو مزید مؤثر، منظم اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ بنانا تھا۔ اس علمی نشست کی صدارت حضرت مولانا کبیر الدین فاران مظاہری مہتمم مدرسہ قادریہ مسروالا نے فرمائی، جنہیں علمی دنیا میں ان کی دینی خدمات اور تعلیمی بصیرت کی بنا پر خاص مقام حاصل ہے۔ جامع ؟ الشیخ عبدالستار کے استاذ تجوید و قرات قاری مطیع الرحمان قاسمی کی تلاوت باسعادت سے مجلس کا آغاز ہوا جامعہ رحمانیہ للبنات کی طالبہ نے خوبصورت نعت پیش کی آپ نے صدارتی خطاب میں مولانا کبیر الدین فاران نے مدارس کی موجودہ صورتحال، تربیت مدرسین کی اہمیت، اور طلبہ کی فکری و عملی تربیت پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ مولانا نے فرمایا "محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق میں دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز ہے دنیا کی تمام کامیابیاں، چاہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی، وقتی ہوں یا دائمی، اگر کسی ایک تعلق پر قائم کی جائیں تو وہ ہے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا، گہرا اور وفادار تعلق۔ یہ تعلق محض زبانی دعوے کا نام نہیں، بلکہ محبت، اطاعت، اتباع اور ادب کے جذبات سے معمور ہونا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا مطلب ہے: ان کی سیرت کو اپنا نمونہ بنانا ان کی سنت کو اپنی زندگی میں زندہ کرنا ان کی تعلیمات کو اپنے عمل میں ڈھالنا اور ان کے لائے ہوئے دین کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرنا اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ترجمہ: "کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔" یعنی اللہ کی محبت اور رضا مندی، دنیا و آخرت کی کامیابی کا اصل زینہ، صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جس دل میں نبی سے سچا تعلق ہوتا ہے، وہ دل ظلمتوں سے پاک اور نور ہدایت سے روشن ہو جاتا ہے۔ ایسی زندگی میں برکت، محبت، سکون اور مقصد ہوتا ہے۔ اور آخرت میں اسی تعلق کی بنیاد پر شفاعت، بخشش اور جنت کی نوید ہے۔ پس آئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق تازہ کریں، ان کی سیرت کا مطالعہ کریں، ان کے اخلاق کو اپنائیں، ان کی سنتوں کو زندہ کریں اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کریں۔ اس موقع پر کنوینر اجلاس مولانا مفتی عطاء الرحمٰن جمیل قاسمی نانکوی ناظم جمعیت علماء ہند ضلع سہارنپور نے بھی نہایت وقیع اور مدلل خطاب فرمایا، جس میں آپ نے مدارس کے نظام تعلیم میں درپیش چیلنجز اور ان کے ممکنہ حل پر روشنی ڈالتے ہوئے اصلاحی نکات پیش کیے۔

.1 خالص نیت اور اخلاص: مدارس کی ترقی کا پہلا زینہ اخلاص ہے۔ جب نظام، تدریس اور خدمات صرف رضائے الٰہی کے لیے ہوں تو اللہ تعالیٰ خود اس میں برکت عطا فرماتا ہے۔

.2 معیاری تعلیم و تدریس: اساتذہ کی علمی قابلیت، تدریسی مہارت اور نصاب کی جامعیت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ جدید تدریسی طریقوں، زبان و بیان، تحقیق و مطالعہ اور تنقیدی سوچ کی تربیت دی جائے۔

.3 سیرت و اخلاق کی تربیت طلبہ کے اخلاق، کردار، اخلاص، وقت کی پابندی، اور دینی حمیت کو مضبوط بنانے پر خاص توجہ دی جائے۔ صرف نصابی تعلیم کافی نہیں، عملی و روحانی تربیت بھی ضروری ہے۔

.4 عصر حاضر کی ضروریات سے ہم آہنگی: مدارس کو عصری تقاضوں کے مطابق بھی تیار کیا جائے۔ جیسے: کمپیوٹر و انٹرنیٹ کی بنیادی تربیت، جدید زبانوں (خصوصاً انگریزی و عربی) میں مہارت، سیرت، دعوت، مناظرہ، اور معاشرتی فہم

.5 مضبوط انتظامی نظام

مدارس کا نظم و نسق شفاف، مربوط اور جواب دہ ہونا چاہیے۔ باقاعدہ میٹنگز، منصوبہ بندی، احتساب، اور مالی نظم و ضبط ترقی میں مددگار ہوتے ہیں۔

.6 رابطہ و تعلقات عامہ: مدارس کو عوام، اہل خیر، تعلیمی اداروں اور دیگر دینی تنظیموں سے مربوط رکھنا چاہیے تاکہ باہمی تعاون اور فہم و شعور کی فضا قائم ہو۔ .7 نصاب میں تدریجی اصلاح نصاب میں روایتی علوم کے ساتھ ساتھ تربیتی، اخلاقی اور دعوتی مواد شامل کیا جائے۔ نصاب ایسا ہو جو طالب علم کو علم کے ساتھ حکمت، بصیرت اور معاشرتی شعور بھی دے۔ .8 طلبہ کے لیے راہنمائی اور مستقبل سازی: فارغ التحصیل طلبہ کی راہنمائی کی جائے کہ وہ کس شعبے میں دین کی خدمت بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ ان کے لیے ترجیحی کورسز اور ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے۔ الحاج فضل الرحمان رحیمی نے فرمایا مدارس کی ترقی صرف وسائل یا جدید سہولتوں سے نہیں، بلکہ خلوص نیت، جدوجہد، حکمت اور دور اندیشی سے ہوتی ہے۔ اگر ہم اخلاص کے ساتھ صحیح منصوبہ بندی کریں، تو مدارس نہ صرف باقی رہیں گے بلکہ قیادت، دعوت، اور اصلاح امت کا حقیقی مرکز بنیں گے۔

۲۵ مئی کو وقف قانون کے خلاف امارت شرعیہ میں ارباب حل وعقد کا اجتماع

پریس ریلز پھلواری شریف پٹنہ (۱۹ مئی ۲۵ء) امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا کہ مرکزی حکومت نے نئے وقف قانون کے ذریعہ ایک خاص طبقے کو مذہبی اعتبار سے نشانہ بنانے، ان کی تہذیب وشناخت کو مٹانے، ان کی قائم عبادت گاہوں، مدارس ومساجد کو ختم کرنے اور ہزاروں ایکڑ موقوفہ جائداد کو ہڑپنے کی کوشش کی ہے، جو کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے کیونکہ یہ ترمیمی قانون دستور ہند میں دئے گئے بنیادی حقوق کے خلاف ہے، انہیں وجوہات کی بنیاد پر ملک کی ملی قیادت نے صدائے احتجاج بلند کیا، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت کی روشنی میں امارت شرعیہ نے تمام ملی جماعتوں کے ساتھ مل سے لے کر قانون بننے تک کے تمام مرحلوں میں بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال میں بہت مضبوط اور موثر انداز میں تحریک چلائی، جس کے اثرات پورے ملک میں محسوس کئے جا رہے ہیں، حالیہ دنوں میں اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال سمیت بہار کے اکثر اضلاع میں امارت شرعیہ کی زیر نگرانی اس قانون کی مخالفت میں بڑے پیمانے پر منظم انداز میں احتجاجی جلوس، نمائندہ اجلاس و کانفرنس اور بڑی بڑی ریلیاں نکالی گئیں، جن میں ہزاروں کی تعداد نے شرکت کی۔ ان تمام احتجاجی اجلاس اور ریلیوں کو کامیاب بنانے میں ملی جماعتوں کے افراد کے ساتھ امارت شرعیہ کے تمام ذمہ داران و کارکنان، چاروں ریاستوں کے سینکڑوں قضاۃ و نائبین، مبلغین کرام تنظیم امارت شرعیہ کے مقامی صدور وسکریٹری اور حضرات ائمہ کرام، مقامی علماء اور سیاسی وسماجی رضا کاران نے اپنی مخلصانہ جدوجہد پیش کی یہی وجہ ہے کہ ملکی سطح پر ریاست بہار میں سب سے زیادہ وقف ترمیمی قانون کے خلاف احتجاجی مظاہرے عمل میں آئے، شہر پٹنہ کے اصحاب علم وفضل ائمہ کرام و دانشوران اور بہار کی تمام ملی تنظیموں وخانقاہوں کے سجادگان کی مسلسل نشستیں ہوئیں جس میں مفکر ملت امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال نے مدلل انداز میں اس پورے قانون کا تجزیاتی مطالعہ پیش فرمایا اور مختلف ورکشاپ کے انعقاد کے ذریعہ اس کے نقصانات سے امت کو آگاہ کیا، جس سے امت کے ہر طبقے میں اس قانون کے خلاف بیداری پیدا ہوئی اور ملی اتحاد کا مظاہرہ سامنے آیا، اس موقع پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ اور ملک کی جملہ ملی تنظیموں کا یہ عزم ہے کہ اس قانون کی واپسی تک یہ تحریک چلائی جائے گی۔ چنانچہ آئندہ کے لائحہ عمل پر غور کرنے اور احتجاجات کے موثر بنانے کے لئے امارت شرعیہ کی سب سے بڑی اور اہم مجلس ارباب حل وعقد کا خصوصی ومشاورتی اجلاس مورخہ ۲۵ مئی کو المعہد العالی امارت شرعیہ میں زیر صدارت حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ منعقد ہوگا، تاکہ ان کے مفید مشورے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے تمام حلقوں میں اس قانون کے خلاف مضبوط تحریک چلائی جاسکے اور مسلمانوں کو اپنے مذہبی مقامات کے تحفظ و بقا کے لئے بیدار کیا جاسکے، اگر اس موقع پر اس قانون کو ہم روکنا چاہتے ہیں تو پوری قوت کے ساتھ ملی قیادت کی آواز پر ہمیں متحد ہو کر آگے بڑھنا ہوگا، قائم مقام ناظم مولانا مفتی سعید الرحمن قاسمی نے مزید کہا کہ امارت شرعیہ نے اس تحریک کو جس قوت کے ساتھ آگے بڑھایا ہے اور ملی قیادت کا فریضہ انجام دیا ہے، اس کا تقاضہ ہے کہ چاروں ریاستوں کے مسلمان بورڈ کی تجویز امارت شرعیہ و دیگر تمام ملی تنظیموں کی آواز پر لبیک کہیں اور اس کے تمام مہم کو کامیاب بنانے میں اپنا دینی وملی کردار پیش کریں، ارباب حل وعقد سے متعلق کسی افواہ پر ہرگز دھیان نہ دیں، کسی غلط فہمی کے شکار نہ ہوں، تمام اراکین ارباب حل وعقد 25 مئی 2025ء بروز اتوار ارباب حل وعقد کے عظیم الشان اجلاس میں شرکت کو یقینی بنائیں، ساتھ ہی اس ادارہ کے تحفظ و بقا اور اسکے ذریعہ چلائی جانے والی دینی وملی تحریکات کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان کا کرکٹ میں بھی ہوگا بائیکاٹ، ایشین کپ سے بی سی سی آئی نے کیا کنارہ، ٹورنامنٹ کی منسوخی طے

ممبئی: پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین محسن نقوی نے بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ 2025 میں پاکستان میں ہونے والے ایشیا کپ سے دستبردار ہو رہا ہے۔ نقوی نے کہا کہ بی سی سی آئی نے ایشین کرکٹ کونسل (اے سی سی) کو بتایا کہ وہ اپنی ٹیم کو پاکستان بھیجنے کے قابل نہیں ہوگا، جس سے ٹورنامنٹ کے انعقاد پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے اسے کرکٹ کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے فیصلے خطے میں کھیل کے فروغ کو متاثر کرتے ہیں۔ نقوی نے مزید کہا کہ پاکستان ایشیا کپ کی میزبانی کے لیے پوری طرح تیار ہے اور تمام ترقی یافتہ سہولیات فراہم کرنے کو بھی تیار ہے۔ انہوں نے بھارت کے فیصلے پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ کرکٹ کو سیاست سے الگ رکھنا چاہیے۔ ان کے مطابق، پاکستان نے ماضی میں بھارت میں ہونے والے ایونٹس میں شرکت کی ہے اور اسی طرح کے تعاون کی توقع رکھتا ہے۔

انہوں نے اے سی سی سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے پر فوری طور پر غور کرے۔ دوسری جانب، بی سی سی آئی نے ابھی تک اس معاملے پر کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا۔ ذرائع کے مطابق، بھارت کا فیصلہ دونوں ممالک کے درمیان جاری سیاسی کشیدگی کی وجہ سے ہوسکتا ہے، جو اکثر کرکٹ کے تعلقات کو متاثر کرتی ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں بھارت اور پاکستان کے درمیان دوطرفہ کرکٹ سیریز نہیں ہوئی، اور دونوں ٹیمیں صرف ملٹی نیشن ایونٹس میں ہی آمنے سامنے آتی ہیں۔ ایشین کرکٹ کونسل اب اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے میٹنگ طلب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر بھارت ایشیا کپ 2025 سے دستبردار ہوتا ہے تو ٹورنامنٹ کے انعقاد کے لیے متبادل مقام یا فارمیٹ پر غور کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ 2023 کے ایشیا کپ کے دوران ہائبرڈ ماڈل اپنایا گیا تھا۔ کرکٹ شائقین اس تنازع کے حل کا انتظار کر رہے ہیں، کیونکہ یہ خطے میں کرکٹ کے مستقبل کے لیے اہم ہے۔ ذرائع کے مطابق بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے زبانی طور پر ایشین کرکٹ کونسل (اے سی سی) کو مطلع کیا ہے کہ وہ آئندہ مینز ایشیا کپ 2025 سے دستبردار ہو رہا ہے اور اس کی میزبانی نہیں کرے گا۔ یہی نہیں، ہندوستان ویمنز ایمرجنگ ٹیمز ایشیا کپ 2025 میں بھی شرکت نہیں کرے گی، جو اگلے ماہ سری لنکا میں ہونا تھا۔

ویمنز ایمرجنگ ٹیمز ایشیا کپ بھارت کی عدم شرکت کی وجہ سے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک ستمبر میں مینز ایشیا کپ کے انعقاد کا تعلق ہے، اس بارے میں حتمی فیصلہ جلد ہی اے سی سی کے اجلاس میں کیا جائے گا۔ اس وقت ایشین کرکٹ کونسل کے صدر پاکستان کے وزیر داخلہ محسن نقوی ہیں، جو پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین بھی ہیں۔ اس قدم کے ذریعے بی سی سی آئی پاکستان کو کرکٹ میں بھی تنہا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر بھارت ایشیا کپ میں شرکت نہیں کرتا ہے تو اس ٹورنامنٹ کا انعقاد ناممکن ہے کیونکہ بین الاقوامی میچوں کے زیادہ تر سپانسرز بھارت سے ہوتے ہیں۔ براڈ کاسٹرز بھارت پاکستان میچز کے ذریعے بہت زیادہ منافع کماتے ہیں، اس لیے اگر بھارت ٹورنامنٹ سے دستبردار ہوتا ہے تو براڈ کاسٹرز بھی دستبردار ہو جائیں گے۔ آپ کو بتا دیں کہ گزشتہ سال ایشیا کپ کے حقوق سونی پکچرز نیٹ ورکس انڈیا نے 170 ملین امریکی ڈالر میں حاصل کیے تھے، جو آٹھ سال کے لیے ہیں۔ اگر ایشیا کپ 2025 کا انعقاد نہیں ہوا تو اس معاہدے پر دوبارہ کام کرنا پڑے گا۔

لکھنؤ میں آئی پی ایل مقابلے سے پہلے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ سے محمد شمی کی ملاقات

لکھنؤ: ہندوستانی کرکٹر محمد شمی نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کی ہے۔ ٹیم انڈیا کے تیز گیند باز محمد شمی نے آج پیر کے روز اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کی۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے اسے خیر سگالی ملاقات بتایا تو کرکٹر محمد شمی نے کہا کہ ان کی وزیر اعلیٰ کے ساتھ ملاقات بہت اچھی رہی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ بھی اتر پردیش کے روشن مستقبل کی سمت میں اس سفر کا حصہ بننے کے لیے پرجوش ہیں۔ ہم ساتھ مل کر ریاست کی ترقی کو حقیقت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ محمد شمی اس وقت انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کھیل رہے ہیں۔ وہ سن رائزرس حیدرآباد ٹیم کا حصہ ہیں اور ان کی ٹیم آئی پی ایل کا ایک مقابلہ کھیلنے کے لئے لکھنؤ آئی ہوئی ہے۔ سن رائزرس حیدرآباد کا آج اہم مقابلہ لکھنؤ سپر جائنٹس کے ساتھ ہے۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کے لئے یہ کرو یا مرو کا میچ ہے کیونکہ پلے آف میں پہنچنے کی اپنی امیدوں کو زندہ رکھنے کے لئے یہ مقابلہ جیتنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر تصویر کے ساتھ لکھا، "ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے اہم گیند باز محمد شمی سے آج لکھنؤ واقع سرکاری رہائش گاہ پر خیر سگالی ملاقات ہوئی۔" وہیں آئی پی ایل کے اہم مقابلے سے پہلے لکھنؤ پہنچے محمد شمی نے وزیر اعلیٰ یوگی سے ملاقات کی اور ایکس پر تصویر شیئر کرتے ہوئے کہا، "آج مجھے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملنے کا قابل فخر موقع ملا۔ ہماری بات چیت ریاست کے لئے وژن، قیادت اور تبدیلی کے امکانات پر مرکوز تھی۔" انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کی ترقی کے لئے ایک شاندار روڈ میپ بھی پیش کیا، جس میں پائیدار ترقی اور سماجی ترقی پر زور دیا گیا۔ کمیونٹیز کو بااختیار بنانے کے لئے ان کا عزم دل کی گہرائیوں سے گونجتا ہے، جو ہم سب کو مثبت تبدیلی میں اپنا تعاون دینے کے لئے ترغیب بھی دیتا ہے۔ محمد شمی نے مزید کہا، "ہمارے معاشرے کی بہتری کے لئے اس طرح کی لگن کو دیکھنا کافی اطمینان بخش ہے اور میں اتر پردیش کے روشن مستقبل کی طرف اس مشترکہ سفر کا حصہ بننے کا منتظر ہوں۔

راہل دراوڈ نے جوریل کا دفاع کیا

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) راجستھان رائلز کے ہیڈ کوچ راہل دراوڈ نے دباؤ میں حوصلہ برقرار رکھنے کے لیے نوجوان بلے باز دھرو جوریل کی تعریف کی اور انہیں اس سیزن میں ٹیم کی قریبی شکستوں کے باوجود مشکل حالات میں مسلسل اچھی کارکردگی کا کریڈٹ دیا۔ اتوار کو راجستھان کی حالیہ قریبی شکست کے بعد دراوڈ نے کہا، "ہر ایک میچ میں 13-14 رنز فی اوور کا تعاقب کرنا آسان نہیں ہے۔ اس نے واقعی اچھا کھیلا، اگرچہ ہم نے درمیانی اوورز میں بہت سی وکٹیں گنوائی تھیں۔ اس نے ہمیں ہدف کے قریب پہنچایا۔ آرڈر میں مشکل پوزیشن پر جورل کے مزاج کی تعریف کرتے ہوئے، دراوڈ نے کہا، ایسا نہیں ہے کہ وہ سات رن فی اوور کی ضرورت کے لئے میدان میں اترا اور اتنا کام رہا۔ یہ ہمیشہ 12-13 رنز ہوتا ہے، کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ۔ مجھے لگتا ہے کہ جوریل نے ہمارے لیے نمبر 5 پر اچھا کام کیا ہے۔ اس پوزیشن پر بیٹنگ کرنا بہت مشکل ہے۔ دراوڈ نے ٹیم میں شامل نوجوان ہندوستانی بلے بازوں یشسوی جیسوال، ویبھو سوریہ ونشی، ریان پراگ اور سنجو سیمسن کی تعریف کی اور کہا، ہم نے ٹیلنٹ دیکھا ہے۔ آج پھر سے جیسوال، ویبھو، جوریل، یہاں تک کہ سنجو اور ریان کی بیٹنگ دیکھی۔ ہمارے پاس نوجوان ہندوستانی بلے بازوں کا ایک مضبوط گروپ ہے۔ وہ ایک سال میں اور بھی بہتر ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سوریہ ونشی اور پراگ جیسے کھلاڑیوں کو گھریلو اور انٹرنیشنل میچز کے ذریعے مزید تجربہ حاصل کریں گے۔ دراوڈ نے کہا، "ویبھو انڈیا انڈر 19 سیٹ اپ کی طرح بہت زیادہ کرکٹ کھیلے گا۔ ریان پراگ بھی۔ یہ کھلاڑی سال بھر سخت کرکٹ کھیلیں گے۔ امید ہے کہ جب وہ اگلے سیزن میں واپس آئیں گے تو وہ زیادہ تجربہ کار ہوں گے۔

اسٹوکس نے چوٹ سے صحت یاب ہونے کے لیے شراب چھوڑی

لندن، 19 مئی (یو این آئی) انگلینڈ کے ٹیسٹ کپتان بین اسٹوکس نے کہا کہ انہوں نے اس سال کے شروع میں شراب پینا چھوڑ دیا تھا اور امید ہے کہ اس سے انہیں اپنی چوٹ سے صحت یاب ہونے میں مدد ملے گی۔ 33 سالہ اسٹوکس نے دسمبر میں نیوزی لینڈ کے خلاف تیسرے ٹیسٹ کے دوران انجری کا شکار ہونے کے بعد اپنے بائیں ہیمسٹرنگ کی سرجری کرائی تھی۔ ابتدائی طور پر انہیں کم از کم تین ماہ کے لیے باہر کر دیا گیا تھا لیکن ابھی تک انہوں نے کاؤنٹی چیمپئن شپ میں ڈرہم کے لیے نہیں کھیلا ہے۔ انگلینڈ کا بین الاقوامی موسم گرما 22 مئی کو ٹرینٹ برج میں زمبابوے کے خلاف واحد ٹیسٹ سے شروع ہوگا۔ آل راؤنڈر اسٹوکس کو گزشتہ موسم گرما میں دی ہنڈریڈ کے دوران بھی ایسی ہی انجری کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ انہوں نے کہا میری پہلی بڑی چوٹ کے بعد، مجھے اس کا صدمہ یاد ہے۔

دیو کے گھوگھلا بیچ پر بیچ سوکر گروپ میچوں سے کھیلو انڈیا بیچ گیمز کا آغاز

دیو، 19 مئی (وس)۔ کھیلو انڈیا بیچ گیمز 2025 کا پہلا ایڈیشن پیر کو دیو کے گھوگھلا بیچ پر شروع ہوا۔ بیچ ساکر اس دن سب سے زیادہ توجہ کا مرکز تھا۔ گوا اور راجستھان نے بحیرہ عرب کی چمکتی لہروں کے درمیان دن کا پہلا لڑکوں کا میچ کھیلا۔ تاہم نتیجہ یکطرفہ رہا۔ ساحلی کھیلوں میں ماہر گوا نے 9-13 کی جیت کے ساتھ اپنی فاتح مہم کا آغاز کیا۔ گوا ساحلوں سے بھرا ہوا ہے، جبکہ راجستھان میں کوئی ساحل نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ گوان گھر میں محسوس کر رہے تھے اور راجستھان کے کھلاڑی جدوجہد کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ اس سے سوال پیدا ہوتا ہے: کیا غیر ساحلی ٹیموں کے لیے کھیلو انڈیا بیچ گیمز 2025 میں مشکل وقت گزرنے والا ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے، کیونکہ پچھلے سال دیو بیچ گیمز میں مدھیہ پردیش (جو ایک غیر ساحلی ریاست ہے) نے سب سے زیادہ تمغے جیتے تھے۔ تاہم یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ غیر ساحلی ریاستوں کے لیے چیلنجز ضرور ہوں گے۔ راجستھان ٹیم کے منیجر ہری اوم نے کھیلو انڈیا بیچ گیمز کے تحت ان کی ٹیم کو درپیش چیلنجوں کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا، یہ ہمارے لیے آسان نہیں ہے۔ ایک غیر ساحلی ریاست کے لیے ساحل پر کھیلنا ہمیشہ مشکل رہا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہم راجستھان میں مصنوعی کھیل کے میدان پر مشق کرتے ہیں۔ ہم جنوبی راجستھان سے ٹرکوں میں بہت سی ریت لاتے ہیں، لیکن ہم جو کرنا چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں، یہ ریت اس ریت سے بہت مختلف ہے جسے ہم اپنی مشق کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہری اوم نے مزید کہا، ہم نے گوا کے خلاف بہت اچھی شروعات کی لیکن پھر ہم تھک گئے اور وہ ہم پر اتر آئے۔ آگے بڑھتے ہوئے، ہمیں اسٹیمنا پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں خود کو ہائیڈریٹ رکھنے پر بھی توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ آج ایک کھلاڑی بیمار ہو گیا ہے۔ تو، یہ وہ چیلنجز ہیں جن کا سامنا ہم جیسی غیر ساحلی ٹیم کو کرنا پڑتا ہے۔ اتر پردیش کی لڑکیوں کے کوچ مکیش کمار بھروال نے بھی اسی جذبات کی بازگشت کی۔ تاہم ان کی ٹیم نے اپنی مہم کا آغاز اچھا کیا تھا۔ مکیش کمار کہتے ہیں، ہم ریت پر نہیں گھاس پر پریکٹس کرتے ہیں۔ آج ہم نے راجستھان کی لڑکیوں کی ٹیم کے خلاف کامیابی حاصل کی، جو کہ ایک غیر ساحلی ریاست ہے، لیکن ایک بار جب ہم ساحلی ٹیموں کے خلاف جائیں گے تو یہ بالکل مختلف میچ ہوگا۔ بھروال کے خوفزدہ ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں، لیکن ساحلی ٹیموں کا کیا ہوگا؟ وہ غیر ساحلی ٹیموں کے خلاف اپنے میچوں کے دوران کیسا محسوس کرتے ہیں؟ گوا کے گول کیپر اور کپتان پرتیک کنکولکر نے اس تجسس کو پورا کیا۔ پراتیک نے کہا، جب ہم غیر ساحلی ٹیموں کے خلاف کھیلتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح جیت جائیں گے۔ ہم ساحل کے لڑکے ہیں، ریت اور سمندر سے واقف ہیں، اس لیے ہم ان ٹیموں کے خلاف جیتنے کے لیے ہمیشہ پراعتماد رہتے ہیں۔ تاہم، ہمیں یہ میچ بڑے مارجن سے جیتنا چاہیے تھا۔ بے خبر لوگوں کے لیے، بیچ ساکر گھاس کے میدان میں کھیلے جانے والے فٹ بال سے مختلف ہے۔ ایک بات یہ ہے کہ اس کے ایک طرف پانچ کھلاڑی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک بہت ہی مختصر کھیل ہے جس میں ہر ایک میں 12 منٹ کے تین وقفے ہوتے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے زمرے میں آٹھ ریاستیں ہیں اور انہیں دو پولز میں تقسیم کیا گیا ہے، اور ہر پول سے سرفہرست دو ٹیمیں سیمی فائنل میں جائیں گی۔

بنگلہ دیش کا ہدف یو اے ای کے خلاف ٹی ٹوئنٹی سیریز پر قبضہ کرنا

شارجہ، 19 مئی (یو این آئی) بنگلہ دیش کے کپتان لٹن داس نے اپنی ٹیم سے بہتر کارکردگی کی توقع کرتے ہوئے کہا کہ وہ پیر کو یو اے ای کے خلاف سیریز کے دوسرے ٹی20 میچ میں سیریز پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہفتے کے روز سیریز کے افتتاحی میچ میں متحدہ عرب امارات کے خلاف 27 رن سے جیت درج کرنے والے بنگلہ دیش کو میچ کے اختتام پر کچھ پریشان کن لمحات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بنگلہ دیش نے سیریز کا پہلا میچ نوجوان اوپنر پرویز حسین ایمون کی شاندار سنچری اور اپنے گیند بازوں کی پختہ کارکردگی کی بدولت جیت لیا۔ لٹن داس چاہتے ہیں کہ ان کی کپتانی میں ٹیم مزید جارحانہ ہو اور پیر کو اس سے بھی بہتر کارکردگی کی امید کر رہے ہیں۔ داس نے کہا، "وکٹ بلے بازی کے لیے بہت اچھی تھی اور ایمون نے جس طرح سے بیٹنگ کی وہ شاندار تھی لیکن ہمیں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ ہم آخری تین اوورز میں زیادہ رن نہیں بنا سکے۔ میں ہمیشہ جانتا ہوں کہ میرے گیند باز کسی بھی وقت واپسی کر سکتے ہیں، کیونکہ مجھے اپنی باؤلنگ یونٹ پر بھروسہ ہے، اس کے ساتھ ساتھ یو اے ای کے بلے بازوں کو بھی کریڈٹ دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مڈل اوورز میں اچھی بیٹنگ کی اور ہمیں اس سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا، "یہ سمجھنے کے لیے کہ اس پچ پر کس قسم کی بولنگ کارآمد ثابت ہوگی۔ تمام گیند بازوں نے جس طرح گیند بازی کی اور صبر کا مظاہرہ کیا وہ متاثر کن تھا۔ درمیانی اوورز میں اسکور 50-50 لگ رہا تھا، لیکن انھوں نے زبردست واپسی کی۔" سیریز کے افتتاحی میچ میں ایمون کی اننگز اس نئی جارحیت کی عکاسی کرتی ہے جو داس چاہتے ہیں کہ بنگلہ دیش اگلے سال ہونے والے آئی سی سی مینز ٹی 20 ورلڈ کپ سے پہلے دکھائے۔ 22 سالہ ایمون ٹی ٹوئنٹی مقابلے میں سنچری بنانے والے ملک کے دوسرے کھلاڑی بن گئے۔ ایمون نے متحدہ عرب امارات کے حملے کے خلاف پانچ چوکے اور ریکارڈ توڑ نو چھکے لگائے۔ میچ کے بعد انہوں نے اعتراف کیا کہ وہ بنگلہ دیش کے بلے بازوں کے ایک خصوصی کلب میں اقبال کے ساتھ شامل ہونے پر بہت خوش ہیں۔ ایمون نے اپنی 54 گیندوں کی اننگز کے بعد کہا، "میں تمیم بھائی کے (ریکارڈ) سے اچھی طرح واقف تھا کیونکہ انہوں نے عمان کے خلاف (2016 کے ٹی20 ورلڈ کپ میں) سنچری بنائی تھی اور میں ان کے تمام میچ دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔" وطن واپسی کے بعد مجھے تمیم بھائی کی پہلی سنچری یاد آئی۔ میں خوش ہوں کیونکہ بچپن میں میں تمیم کے گیمز دیکھتا تھا اور اب میرا نام ان کے ساتھ ہے۔

آئی پی ایل 2025: پلے آف میں گجرات، پنجاب اور بنگلورو، چوتھی پوزیشن کے لیے 3 ٹیمیں مدمقابل ہوں گی

نئی دہلی، 19 مئی (وس)۔ اتوار کو انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل 2025) کے ڈبل ہیڈر کے نتائج نے پلے آف کی تصویر بالکل واضح کر دی ہے۔ گجرات ٹائٹنز اور پنجاب کنگز کی جیت نے دونوں ٹیموں کو پلے آف کا ٹکٹ یقینی بنا دیا جبکہ رائل چیلنجرز بنگلورو بھی آخری چار میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو گئی۔ دفاعی چیمپئن کولکاتا نائٹ رائیڈرز ہفتے کے روز بنگلورو میں بارش کی وجہ سے میچ ضائع ہونے کے بعد باہر ہو گئی۔ اب باقی پلے آف اسپاٹ کے لیے ممبئی انڈینز، دہلی کیپٹلس اور لکھنؤ سپر جائنٹس کے درمیان سخت مقابلہ ہے۔

گجرات ٹائٹنز (کوالیفائی کر چکے ہیں)

باقی میچز: ایل ایس جی، سی ایس کے خلاف

اس وقت پوائنٹس ٹیبل میں سرفہرست گجرات ٹائٹنز ٹاپ-2 میں جگہ بنانے کے لیے سب سے مضبوط دعویدار ہیں۔ اگر وہ اپنے دونوں میچ جیت جاتے ہیں تو ٹاپ 2 کا مقام یقینی ہو جائے گا۔ ایک جیت اور ایک ہار کی صورت میں، انہیں پنجاب یا بنگلورو میں سے کسی ایک کو شکست دینے کی ضرورت ہوگی۔ گجرات اپنے دونوں میچ گھریلو میدان پر کھیلے گا جہاں اس سیزن میں اس کا ریکارڈ 1-4 سے رہا ہے۔

پنجاب کنگز (کوالیفائی کر چکے ہیں)

باقی میچز: دہلی اور ممبئی کے خلاف

پنجاب کنگز نے 2014 کے بعد پہلی بار پلے آف میں داخل ہو کر اپنے مداحوں کو بڑی خوشی دی ہے۔ اگر وہ اپنے بقیہ دونوں میچ جیت لیتی ہے تو وہ ٹاپ ٹو کی دوڑ میں بھی برقرار رہے گی۔ اس کے لیے انہیں امید کرنی ہوگی کہ گجرات یا بنگلورو کم از کم ایک میچ ہارے۔ بنگلور (+482.0) کو فی الحال خالص رن ریٹ کے لحاظ سے پنجاب (+389.0) پر تھوڑا سا برتری حاصل ہے۔

رائل چیلنجرز بنگلورو (کوالیفائی کر چکے ہیں)

باقی میچز: حیدرآباد، ایل ایس جی کے خلاف

اتوار کے نتائج کے ساتھ ہی بنگلورو نے بھی پلے آف میں اپنی جگہ یقینی کر لی۔ پنجاب کی طرح بنگلورو بھی ٹاپ-2 کے لیے جدوجہد کر رہا ہے۔ ان کا راستہ قدرے آسان ہونے کی امید ہے کیونکہ وہ حیدرآباد اور لکھنؤ جیسی ٹیموں سے مقابلہ کریں گے جو خراب فارم میں ہیں۔ اگر بنگلورو ایک میچ ہارتا ہے تو پنجاب اور گجرات اسے پیچھے چھوڑ سکتے ہیں۔

ممبئی انڈینز

باقی میچز: دہلی، پنجاب کے خلاف

ممبئی انڈینز کے پاس پلے آف کی دوڑ میں رہنے کا بہترین موقع ہے۔ اگر وہ اپنے دونوں میچ جیت جاتے ہیں تو ٹاپ 4 میں پہنچنا یقینی ہے۔ اگر وہ دہلی کے خلاف جیت جاتے ہیں اور لکھنؤ اپنا میچ ہار جاتے ہیں تو ممبئی کوالیفائی کر لیں گے۔ تاہم، شکست مساوات کو پیچیدہ بنا سکتی ہے۔ اگر وہ دہلی سے ہار جاتے ہیں اور پنجاب کو ہرا دیتے ہیں تو دہلی انہیں پیچھے چھوڑ بھی سکتا ہے۔ ممبئی کے پاس بھی ٹاپ-2 میں جگہ بنانے کا بیرونی موقع ہے، بشرطیکہ وہ 18 پوائنٹس تک پہنچ جائے اور پنجاب اور بنگلورو دونوں 17 پوائنٹس پر رہیں۔

دہلی کیپٹلز

باقی میچز: ممبئی، پنجاب کے خلاف

دہلی نے شاندار آغاز کے بعد بیک فٹ پر ہے۔ گزشتہ آٹھ میں سے پانچ میچ ہارنے والی ٹیم اب ڈوبتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ اگر وہ بدھ کو ممبئی سے ہارتے ہیں تو وہ ٹورنامنٹ سے باہر ہو جائیں گے۔ دہلی کے پاس اب ایک ہی آپشن ہے دونوں میچ جیت کر 17 پوائنٹس تک پہنچ جائیں اور دوسری ٹیموں کی شکست کے لیے دعا کریں۔

سی ایس کے جیت کے ساتھ کھویا ہوا اعتماد دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گی

نئی دہلی، 19 مئی (یو این آئی) کرشماتی کپتان مہندر سنگھ دھونی کی قیادت میں چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کے 62ویں میچ میں منگل کو دارالحکومت کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں راجستھان رائلز (آر آر) کے خلاف جیت کے ساتھ کھویا ہوا اعتماد حاصل کرنے کے مقصد کے ساتھ میدان میں اترے گی۔ سنجو سیمسن کی قابل قیادت میں راجستھان رائلز اپنی شاندار بلے بازی کی وجہ سے حال ہی میں سی ایس کے پر اپنا دبدبہ بنانے میں کامیاب رہی ہے اور اس میچ میں بھی اس کا ارادہ جیت کا مزہ چکھنے کا ہوگا۔ دونوں ٹیمیں اب تک اپنی مہم میں صرف تین جیت کے ساتھ پلے آف کی دوڑ سے باہر ہو گئی ہیں۔ اس طرح آئی پی ایل 2025 کا یہ میچ اس سیزن کا شاندار اختتام اور اپنے پسندیدہ کپتان کی ساکھ کو برقرار رکھنے کے بارے میں ہوگا۔ چنئی نے کولکتہ نائٹ رائیڈرز کو دو وکٹوں سے شکست دے کر اپنی مہم کا آغاز کیا تھا لیکن اس کا ٹاپ آرڈر غیر مستحکم رہا۔ پنجاب کنگز سے دس رنز سے ہارنے کے باوجود، آر آر نے اپنے آخری دو میچوں میں 400 سے زیادہ رنز بنائے ہیں اور واضح طور پر ایک زیادہ متوازن بلے بازی یونٹ کی طرح دکھائی دے رہے ہیں۔ دوسری طرف راجستھان نے چنئی کے خلاف اپنے آخری پانچ میچوں میں سے چار میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یشسوی جیسوال، ویبھو سوریہ ونشی اور دھرو جورل جیسے اہم کھلاڑی اچھی فارم میں ہیں۔ ان کی باؤلنگ تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے، جس میں تشار دیشپانڈے اور فضل الحق فاروقی پر کامیابی دلانے کی ذمہ داری ہے۔ سی ایس کے کے لیے نوجوان اوپنرز آیوش مہاترے اور شیخ رشید سے مضبوط آغاز کی امید کی جائے گی، جب کہ تجربہ کار رویندر جڈیجہ، ڈیوالڈ بریوس اور دھونی خود مڈل اور لوئر آرڈر میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ٹیم میں باؤلنگ اٹیک خلیل احمد اور انشول کمبوج پر انحصار کرے گا، جب کہ اسپنرز روی چندرن اشون اور جڈیجہ سے کسی بھی ٹرن کا فائدہ اٹھانے کی امید ہے۔ دہلی کے موسم کی پیشن گوئی کے مطابق ابر آلود رہنے کی توقع ہے۔

چنئی سپر کنگز: ایم ایس دھونی (کپتان اور وکٹ کیپر)، آیوش مہاترے، ارول پٹیل، شیخ رشید، رویندر جڈیجہ، ڈیوالڈ بریوس، روی چندرن اشون، انشول کمبوج، نور احمد، خلیل احمد، متھیشا پاتھیرانا، شیوم دوبے (امپیکٹ پلیئر)

راجستھان رائلز: سنجو سیمسن (کپتان اور وکٹ کیپر)، یشسوی جیسوال، ویبھو سوریاونشی، ریان پراگ، شمرون ہیٹمائر، دھرو جورل، وینندو ہسرنگا، کوینا مفاکا، تشار دیشپانڈے، آکاش مدھوال، فضل الحق فاروقی، شیوم دوبے (امپیکٹ پلیئر) کے طور پر ہوں گے۔

Printer Publisher & Owner Mohammad Khan Printed at J.K Offset Printers, 315 Garaiya Street Bazar Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 and Published from C-107 1st Floor Shaheen Bagh Abul Fazal Enclave-II, Okhla New Delhi-110025, Ph:-011-65445045,Whats App No:9871676801,7827196932, E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com, Editor: Mohammad Khan